

مولانا محمد حسین پٹاوی

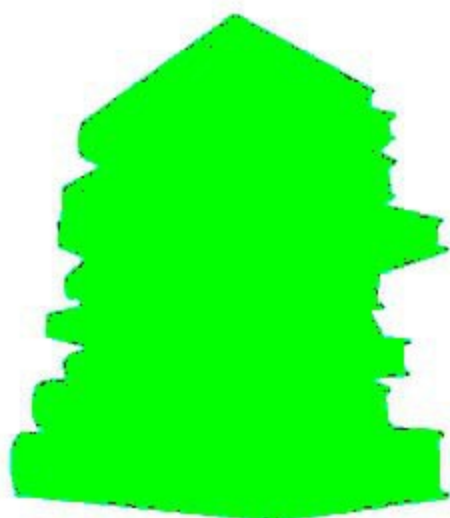
یک وقت کے
علمائے اسلام کا اوپر بہتفقہ فتویٰ

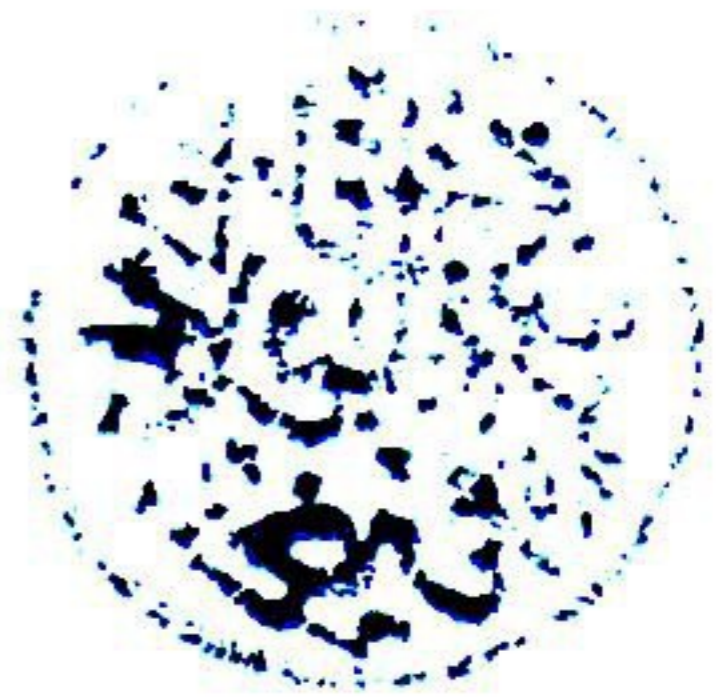
”میرزا غلام احمد قادیانی
اور اس کے پیروکاروں کی دائرہ اسلام خارج ہیں“

دار الدعوة السنیة لاہور

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبًا أَحَدٍ مِّنْ ذَكَرْنَا فِي كِتَابِنَا مِنَّا وَلاَ نَحْنُ بِأَبْنَاءَ وَلاَ بَنَاتٍ لِّمُحَمَّدٍ

پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتوے

”میراعلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرۃ اسلام کے خارج ہیں“

مُرتَباً



مولانا محمد حسین بٹالوی

ایڈیٹر "اشاعت السنۃ" لاہور

ناشر

دائرۃ الدعوة السنیۃ، لاہور

137253

سلسلہ اشاعت ۲۸

مصنّف _____ مولانا محمد حسین بٹالوی رح
طالب _____ محمد سلیمان انصاری
تاریخ طبع _____ نومبر ۱۹۸۶ء
مطبع _____ طفیل آرٹ پریس
طبع _____ اول
ناشر _____ دارالذمّة السلفیة

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۵	تصدیر
۹	فتوٰی علمائے پنجاب و ہندوستان
۱۷	فتوٰی
۲۵	الجواب از میاں نذیر حسینؒ محدث دہلوی
۵۶	مہر سید نذیر حسینؒ دہلوی
۸۷	تصدیق علمائے دہلی و آگرہ و عرب و حیدرآباد بنگال وغیرہ بلاد
۹۲	علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ
۹۴	علمائے بنارس و اعظم گڑھ وغیرہ
۹۵	علمائے غازی پور مہدانوں وغیرہ
۹۶	علمائے رحیم آباد و ضلع دربھنگہ تربت
۹۹	علمائے بھوپال و عرب وغیرہ
۱۰۰	علمائے لدھیانہ
۱۰۰	علمائے امرتسر و سوجان پور وغیرہ
۱۰۲	مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ غزنوی
۱۰۷	مواہیر علمائے لاہور
۱۱۰	علمائے و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گرداسپور
۱۱۸	علمائے شہر پٹیالہ ریاست
۱۲۰	علمائے لکھو کے ضلع فیروز پور
۱۲۸	دستخط و مواہیر علمائے تھری پشاور
۱۳۰	علمائے راولپنڈی ہزارہ
۱۳۳	علمائے جہلم و قرب و جوار

صفحہ	عنوان
۱۲۵	علمائے کجرات و حوالی اُن
۱۲۶	سیالکوٹ
۱۲۷	وزیر آباد
۱۵۰	علمائے کپورتھلہ
۱۵۲	علمائے دیوبند و سہارن پور
۱۵۷	علمائے صنلع پٹنہ و عظیم آباد
۱۵۹	علمائے کانپور و لکھنؤ
	مجموعہ فتاویٰ عا شائع کردہ انجمن اہل حدیث و وزیر آباد
	فتویٰ شریعت غرا نمبر اول مرزا غلام احمد قادیانی
۱۶۳	اور اس کے مریدوں کی بابت سوال
۱۶۴	مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت
۱۶۶	توہینیات انبیاء
۱۶۷	عقائد مرزائے قادیانی
۱۶۹	فتویٰ شریعت غرا نمبر دوم
۱۸۶	ضمیمہ رسالہ ہذا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصدیق

حضرت شیخ اکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شرف تلمذ سے بہرہ ور مولانا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" (متوفی ۱۹۲۰ء) کی شخصیت بھی اپنے نامور اُستاد کی طرح محتاج تعارف نہیں۔ مولانا موصوف رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ذہانت و فطانت، فہم و ذکاوت اور علم و تفقہ سے حظ وافر عطا فرمایا تھا۔ اور ساتھ ہی اس توفیق سے بھی نوازا کہ انہوں نے ان خداداد صلاحیتوں کو اللہ کے نازل کردہ دین اسلام، خالص اور بے آمیز اسلام — کی تبلیغ، اس کی نشر و اشاعت اور اس کی وکالت و دفاع میں بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ چنانچہ اپنے وقت کے تمام اہم فتنوں کے استیصال میں وہ سرگرم رہے اور اسلام کی ترجمانی اور دفاع کا فرضیہ پوری قوت اور تندہی سے سرانجام دیا۔ جزاۃ اللہ عن الاسلام و المسلمین خیر الجزاء۔

مولانا مرحوم کے دور میں حسب ذیل فتنے نمایاں تھے۔

● سرسید اور ان کے رفقاء کی نیچریت (جو معجزات قرآنی اور احادیث کے انکار کی تحریک تھی)

● عیسائی مشنریوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں۔

● مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی اور خود ساختہ نبوت۔

● علمائے احناف کا فقہی جمہور پر اضرار اور تحریک احواء عمل بالحدیث کے خلاف ان کی جارحانہ مساعی

ان چاروں علمی محاذوں پر مولانا بٹالوی مرحوم نے بیک وقت چوکھی جنگ لڑی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو

تحریر و النشاء کا سلیقہ، قوت استدلال کا جوہر اور نقد و تحقیق کا ملکہ خوب خوب عطا کیا تھا۔ انہوں نے مذکورہ

فتنوں کے استیصال کے لئے اپنے پرچے "اشاعۃ السنۃ" کو وقف کئے رکھا۔ اور اس کے صفحات پر اپنے

علمی جوہر اور نقد و تحقیق کے لوہے لالہ بکھیرتے رہے۔ لطف یہ ہے کہ پورا پورا پرچہ مولانا بٹالوی ہی کے زور قلم

کا شہکار ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے،

● رو نیچریت پر بھی بھرپور علمی وار کیا۔

● عیسائیت کی تردید بھی خوب خوب کی۔

● اہل تقلید سے بھی برد آنا رہے۔

● اور فتنہ مرزائیت کے استیصال کے لئے بھی شب و روز سرگرم رہے۔
 ● آخر الذکر فتنہ چونکہ ان کے سامنے ہی پیدا ہوا تھا، ان کے دیکھتے دیکھتے ہی اس نے بال و پر نکالے تھے۔ اور اپنے عواقب کے لحاظ سے بھی یہ نہایت خطرناک تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مولانا مرحوم نے اس کی تردید میں پورا زور صرف کیا، اس کے دلائل کا تار و پود بکھیرا اور ہر محاذ پر اس سے ٹکرتی۔
 ● براہ راست مرزا غلام احمد قادیانی سے مباحثہ کیا۔

● اس کو دعوتِ مباہلہ دی۔

● اس کے علمِ کلام کا علمی پوسٹ مارٹم کیا۔

● اور جب اس نے ان تینوں محاذوں سے گریز اور پسپائی اختیار کی تو پھر مولانا بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماہیستحقہ کے بارے میں ایک مفصل باحوالہ استفتاء مرتب کیا، جس میں اس کی کتابوں سے اس کے عقائد نقل کئے۔ اور سب سے پہلے یہ استفتاء اپنے اُستادِ محترم حضرت شیخ الکل کی خدمت میں پیش کیا جس کا انہوں نے مفصل اور زوردار جواب لکھا جس میں انہوں نے واضح کیا کہ استفتاء میں درج عقائد کا حامل اور اس کے پیروکار اہل سنت سے خارج ہیں۔ نہ ان کی نماز جنازہ جارہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن کیا جائے۔

پھر اس فتویٰ تکفیر کی تائید و تصویب مولانا بٹالوی نے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) کے تمام سربراہ اور ممتاز علماء سے کرائی۔ اور تقریباً دو صد علماء کے مواہیر اور دستخطوں کے ساتھ اس فتوے کو شائع کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُمتِ مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متفقہ فتوے ہے۔ جو مولانا بٹالوی اور حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں ظہور میں آیا۔
 یہ فتوے مرزائے قادیانی کی وفات (۱۹۰۸ء) سے کئی سال قبل شائع ہوا تھا اور اس نے ایوانِ مرزائیت میں ایک زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ فتوے ایک تو تمام ہندوستان کے علماء کا متفقہ تھا جس سے مرزائیوں کو سب سے پہلے یہ احساس ہوا کہ اب ان کا رشتہ اُمتِ محمدیہ سے بالکل منقطع اور عوام کو گمراہ کرنے کے لئے انہوں نے اسلام کا جو ظاہری لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ وہ جامہٴ نفاق اب چاک ہو گیا ہے اور ان کے دامِ ہم رنگ زمین کی حقیقت آشکار ہو گئی ہے۔

دوسرے یہ استفتاء (جسے مولانا بٹالوی نے مرتب کیا تھا) اور اس کا مفصل جواب حضرت شیخ الکل کے قلم گوہر رقم سے تھا، انتہائی مدلل، نہایت زوردار اور نہایت مُشکلت تھا۔ جس کا جواب مرزا

غلام احمد قادیانی اور اس کی پوری اُمت سے نہ بن پڑا اور پوری اُمت مرزائی اپنے ہی سمیت قبرِ ہست
الذی کَفَرَ کا مصداق بن کر رہ گئی۔

چنانچہ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی مولانا محمد حسین بٹالوی اور ان کے شیخ حضرت میاں
نذیر حسین محدث دہلوی کے خلاف یہ ہڈیاں تو بکتارہا کہ میری تکفیر کے بانی یہی دو شخص ہیں اور دوسرے
مولویوں نے بغیر سوچے سمجھے ان کی تائید کر دی ہے۔ لیکن وہ اس فتویٰ کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکا
جیسا کہ وہ ایک کتاب میں لکھتا ہے جس سے اس فتویٰ کے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

” چونکہ علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے

اور نہ فقط علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں

مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ایسا ہی ان لوگوں کے انخواء سے ہزار ہا لوگ ایسے

پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور ہنود سے بھی اگفر سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس تکفیر کا

بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے

اس نازک امر تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ

فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا۔ بغیر تحقیق و تنقیح کے ایمان لے آئے ہیں۔“

(انجامِ آئتم۔ از مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۴۵۔ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

” مولوی محمد حسین لے یہ فتویٰ لکھا اور میاں نذیر حسین دہلوی سے کہا کہ سب سے پہلے اس پر

مہر لگا دے اور میرے کفر کی بابت فتویٰ دے دے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا

شائع کر دے۔ سو اس فتویٰ اور میاں صاحب منگور کی مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب

(براہین احمدیہ) تمام پنجاب اور ہند میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس بعد

اول المکفرین بنے۔ بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام

ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔“ (تحفہ گولڑویہ از مرزائے قادیان۔

ص ۱۲۱، مطبوعہ قادیان ۱۹۱۴ء)

یہ فتویٰ مولانا بٹالوی کی زندگی میں شائع ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اشاعت پذیر نہ ہو سکا

جس کی وجہ سے یہ اہم تاریخی فتویٰ مرور ایام کی دبیر تہوں میں دب کر اور گردِ خمبول میں اٹ کر رہ گیا حالانکہ

اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ اسے بار بار شائع کیا جاتا اور زیادہ سے زیادہ اسے لوگوں تک پہنچا

جاتا۔ تاکہ ایک تو لوگ فتنہ مرزائیت سے آگاہ ہوتے اور دوسرے مولانا بٹالوی، میاں نذیر حسین اور

جماعت اہل حدیث کی علمی خدمت بھی آجا کر ہوتی اور مرزائیوں کی تکفیر میں اولیت کا وہ شرف بھی ان کی پیشانی کا جھومر بنتا جو دوسروں نے اپنے زیب گلو کر لیا ہے۔

بہر حال اب اسی ضرورت اور جذبے کے تحت اس کی اشاعت عمل میں آرہی ہے۔ امید ہے کہ اہل علم و اہل تاریخ اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

اس فتویٰ کے بعد ایک اور فتویٰ انجمن اہل حدیث وزیر آباد کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک تو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت و مسیحیت کی بنیاد پر اس کی اور اس پر "ایمان" لانے والوں کی تکفیر کی گئی تھی۔ دوسرے ان اشخاص کی بابت بھی فتویٰ تکفیر صادر کیا گیا۔ جو مرزائی نہ ہونے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی و مجدد ماننے والوں کی تکفیر میں شامل کرتے ہیں۔ دونوں کی بابت الگ الگ استفتاء اور پھر ان کا جواب ہے۔

یہ فتویٰ بھی اب نایاب ہے۔ اسے بھی اس مجموعے میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ یہ بھی محفوظ ہو جائے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو زیلع و منلل سے محفوظ رکھے اور پیغمبر آخر الزمان ختمی مرتبت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پیروکار بنائے اور ختم نبوت کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حافظ صلاح الدین یوسف

رفیق ادارہ دار الدعوة السلفیہ، شیش محل روڈ۔ لاہور

محرم الحرام _____ ۱۴۰۷ھ

ستمبر _____ ۱۹۸۶ء

فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان بیتحق مرزا غلام احمد ساکن تادین

تمہید: از مولانا محمد حسین بٹالوی مرتب

کادیانی نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک میں ایک عام شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اس دعوے کی توضیح کے لئے اس نے ایک رسالہ "توضیح مرام" مشہر کیا، تو اس نے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ "فتح اسلام" میں تو اس نے "مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا" "توضیح مرام" میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور علاوہ برآں بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہیں اور عقائد نیچریہ، فلاسفہ، ہنود اور یہود و نصاریٰ کے عین مطابق و موافق۔

اس رسالے کی اشاعت سے وہ شور بڑھا تو اس کے ازالے کے لئے اس نے ایک اور رسالہ "ازالہ اوہام" کے بعض حصص و مضامین کو اپنے حواریوں میں متداول کیا اور انہوں نے بذریعہ رسائل و مجالس ان کو پبلک میں مشہر کیا۔ ان مضامین نے اس شور کی بھڑکتی ہوئی آگ پر کرو سین آئل (مٹی کا تیل) ڈال دیا۔ کیونکہ اس رسالے میں اس نے مسیحیت اور نبوت کے سارے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ رسالت بھی کسی! جس کی بشارت و شہادت نصیر قرآن دو مبشر آبرسول یاق من بعدی اسمہ احمد) میں آچکی ہے۔ اور علاوہ برآں بہت سے کفریات کا زہرا گلا۔ معجزات حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سے بتاویل و تحریف انکار کیا۔ حضرت مسیح وغیرہ انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اقیاء اور ان کے اتباع باصفا پر علم و فہم میں ذوقیت کا دعویٰ کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا۔

پھر تو وہ شور عالم گیر ہو گیا اور چاروں طرف سے نعرہ تکفیر و نفرین بلند ہونے لگا۔ ان رسائلِ ثلاثہ سے ہر ایک کا دیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا تو اشاعتِ رسالہ "توضیح مرام" ہی کے وقت سے مباحثہ کا بھی اشتہار دے دیا۔ اور اشتہار ۲۶ مارچ ۱۹۸۱ء میں منتشر ہوا کہ عکالت وقت جب تک میرے عقائد و مقالات میں، جن کو وہ کفر و گمراہی سمجھتے ہیں۔ مجھ سے مباحثہ نہ کر لیں؛ تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکھیں اور اس مباحثے کو ایسی سچیدہ اور مشکل اور ناممکن الوقوع شرط و مقیدہ کر دیا کہ نہ وہ شرطیں وقوع میں آویں اور نہ مباحثے کی نوبت پہنچے۔ جس سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جتنے دنوں تک مباحثہ ملتوی رہے اور ٹل سکے، اتنے ہی دن طعن و تحقیر سے لوگوں کی زبان بند رہے۔ اور اس کے عقائد و دعادی کا کچھ نہ کچھ اثر اس کے اتباع اور نادانوں مسلمانوں پر ہوتا رہے۔

علمائے وقت نے وقتاً فوقتاً اس کی ناجائز شرط کے ابطال اور جائزہ کی تسلیم و اقبال سے مباحثہ کے لئے مستعدی کا اظہار کیا۔ مگر کا دیانی سے بجز گریز و فرار جو اس کی اصلی نشا و مقصود تھا کچھ ظہور میں نہ آیا۔ یہاں تک کہ قضا و قدر نے اس کو اس دوڑنے اور بھاگنے کے ساتھ جبراً پنجے میں پھنسا دیا اور لہھیانہ کے مقام میں ہمارا اس سے مباحثہ کرادیا۔ جس کی قدر کیفیت نمبر ۴ وغیرہ جلد ۱۳ میں شائع ہوئی ہے۔

اس مباحثے میں جو اس نے شکست و ہزیمت پائی وہ ناظرین پرچہ ہائے مذکور پر مخفی نہ ہوگی۔ مگر اس کی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اس پر صد آفرین کہو کہ شکست پا کر بھی وہ دعوائے مباحثہ سے دست بردار نہ ہوا۔ اور اشتہار یکم اگست اور اکتوبر ۱۹۸۱ء میں پھر مدعی مباحثہ ہوا۔ اور دہلی جا کر خم ٹھوک کر کھڑا ہو گیا اور اس پر دہلی پہنچ کر اس کا تعاقب کیا گیا اور اس کی جملہ شرطِ جائزہ کو منظور کر کے منظوری مباحثہ کا اشتہار دیا گیا تو پھر اس نے مباحثہ سے انکار کیا جس کی تفصیل نمبر ۴، جلد ۱۴ میں ہے۔

مگر پھر اس کی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اس پر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر کا دیاں میں پہنچ کر وہ اس شکست و ہزیمت کو بھول گیا۔

اور ایک آسمانی فیصلہ (جو درحقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اس نے لکھا۔

اور اس میں پھر مباحثہ کا مدعی بن بیٹھا اور اٹا گریز و فرار کا الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اس پر لاہور و سیالکوٹ پہنچ کر اس کا تعاقب کیا اور متحدہ نوٹسوں کے ذریعہ اس کو مباحثے کی طرف بلا یا گیا۔ مگر وہ میدانِ مباحثہ میں نہ آیا بلکہ جہاں خاکسار پہنچا وہاں سے وہ فوراً بھاگا۔ جس کی کیفیت نمبر اتالیق کے جلد ۴ میں ہے۔

خاکسار ابتداء ہی سے اس کی بے جا اور ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اس کے مباحثہ سے مایوس ہو چکا تھا مگر قطعِ حجت کا دیانی کی غرض سے لدھانہ کے مباحثہ تک اس کے حق میں تمام علماء اہل اسلام کی رائے ظاہر و مشہر کرنے سے رکا رہا۔ اور جب لدھانہ کے مباحثہ کو وہ نامتو چھوڑ کر بھاگا تو اور بھی مایوسی نے جلوہ دکھایا۔ تب خاکسار نے بمقام دہلی پہنچ کر ایک استفتاء مرتب کیا جس میں کا دیانی کے خیالات و مقالات درج کر کے ان کی تصدیق و شہادت کے لئے اس کی تصنیفات کی اصل عبارات کو بقید صفحات نقل کر دیا۔

اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجتہ الخلف شیخنا و شیخ الکمل حضرت مولانا

سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیات سے حاصل کیا اور پھر ایک خاص سفر از دہلی تا بقریب کلکتہ و بھوپال وغیرہ اختیار کر کے اکثر مشہور بلاد ہندوستان کے علماء و فضلاء مختلف مذاہب کا توفیق رائے حاصل کیا۔ پھر لاہور پہنچ کر اس استفتاء اور اس کے جواب کو رسالے کی صورت میں چھپوا کر دروازہ مقامات ہندوستان و پنجاب میں جہاں خاکسار خود نہیں پہنچا تھا۔ متداول کیا اور اس پر ان مقامات کے سکناہ کی شہادات و تائیدات کو مرتب کرایا۔ فتویٰ پر مکمل اتفاق علمائے ہندوستان و پنجاب ہو چکا تھا۔ مگر اس اشاعت عام میں اس وجہ سے توقف و التواء ہوا کہ اگر کا دیانی کو ان باتوں کی نسبت جن کو علماء وقت نے کفر و ضلالت کا دیانی پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اس کو مجمع علماء میں پیش کرے اور ان میں وہ مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے اور اس پر پالیہ تکفیر و تفسیل کو جو بہ اتفاق علماء اس کے لیے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ملاوے یعنی ان باتوں کا اپنی تعانیف میں پایا نہ جانا یا اگر وہ ان میں موجود ہیں تو ان کا موجب کفر و ضلالت نہ ہونا ثابت کر دے۔ آخری دفعہ اس امر کی طرف اس کو جواب فیصلہ آسمانی میں بلا یا گیا اور اس جواب

کو چھاپ کر اس کے پاس بھیجا گیا۔ اور انتظار مدت جواب تک اشاعتِ فتویٰ کو ملتوی کیا گیا مگر پھر اس نے اس طرف رخ نہ کیا اور مباحثہ کا نام لینا بھی چھوڑ دیا۔ لہذا اس فتویٰ کا اب عام اہل اسلام میں مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ فتویٰ سے پہلے چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے۔ ناظرین پہلے ان کو ملاحظہ فرمائیں گے تو فتویٰ سے زیادہ حفا اٹھائیں گے۔

آمر اول :- اس مجموعہ فتاویٰ میں گو کادیانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اس کے پہلے اور اصل جواب میں کفر کادیانی سے تعرض نہیں ہوا۔

اصل سوال :- صرف یہ ہے کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہیں یا نہیں؟ اور ان عقائد میں کادیانی پابند و پیرو اسلام ہے یا اس کی پابندی سے خارج۔ اور ایسے عقائد والاولیٰ۔ مجدد ملہم۔ محدث ہو سکتا ہے یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے؟

اس کا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے کہ یہ عقائد اسلامی نہیں اور کادیانی ان عقائد میں پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والامحدث۔ مجدد ملہم۔ ولی نہیں ہو سکتا بلکہ من جملہ دجالین ایک دجال ہے۔ اس جواب کی تائید و شہادت میں جو اور فتوے و جوابات لکھے گئے ہیں ان میں بڑے زور و شور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے۔

اصل سوال اور اس کے پہلے جواب میں اس کی تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہیں کیا گیا کہ اس جواب میں کسی شخص کا اختلاف نہ ہو۔ اس میں کادیانی اور اس کے عقائد کا کم سے کم درجہ حال و حکم بیان ہوا ہے تاکہ اس سے اور کوئی کمی نہ کرے۔ زیادتی جس قدر کوئی مناسب سمجھے عمل میں لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء کادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہیں کہتے صرف مستدع و گمراہ جانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا اور اس کے عقائد کو خطا و گمراہی قرار دے کر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہیں اور جو علماء اس کو کافر، مرتد، زندیق، منافق جانتے ہیں۔ انہوں نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھایا اور اس کو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھول کر اپنے علم و قلم کا زور دکھایا۔ لہذا یہ مجموعہ فتاویٰ اس وقت کے

دونوں قسم کے مسلمانوں کے ۱۱ نئی روشنی و نئے خیالات کے جنٹلمین جو نیوفیشن کے مہذب کہلاتے ہیں اور وہ لفظ کفر و کافر کے استعمال کو خواہ کیسا ہی با محمل و حسبِ موقع ہو کسی کے حق میں پسند نہیں کرتے۔ اور وہ دنیا میں کسی کو خواہ منکر انبیاء علیہم السلام ہو خواہ منکر قطعی احکام حلال و حرام کافر نہیں جانتے اور موجودہ قیود و احکام اسلام کو غیر مہذب (ان سولائزڈ) اور وحشی اور ملکوں کے لئے مخصوص مناسب سمجھتے ہیں اور اس وقت کی مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہیں (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جن کو قسم اول اولڈ فیشن کہتے ہیں۔ اور وہ بلاچون و چرا احکام و ہدایات اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ فتوے کفر سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے نیوفیشن کے مہذب غیر مہذب قیود سے ڈرتے ہیں۔ لالین ملاحظہ ہے۔

قسم اول :- صرت اصل سوال اور اس کے پہلے جواب کو دیکھیں۔

اور کادیانی کے اقوال و عبارات کا قرآن و حدیث کے بیان سے مقابلہ و موازنہ کر کے کادیانی کو کافر نہ سہی مرتد نہ سہی اتنا تو کہیں کہ جو عقائد و مقالات اس نے ظاہر کئے ہیں وہ اسلام کے عقائد نہیں ہیں اور اگر اس میں ان کو کچھ اختلاف ہو تو اس سے ہم کو آگاہ کریں اور قسم دوم کے مسلمان ان سب فتووں کو اول سے آخر تک ملاحظہ کریں اور اس ذریعہ سے کادیانی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچائیں۔ یہ فتویٰ ان ہی انخوان دین کی صیانتِ اعتقاد کے لئے ہیں۔ پہلے حضرات تو خود مفتی ہیں وہ تو ایسے ایسے فتویٰ اپنی عقل سے یا قوانین قدرت (لازآف نیچراسے بنا سکتے ہیں۔ ان کو ان فتووں کی چنداں حاجت نہیں۔ وہ اس مجموعہ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو ہم پر بارِ منت و احسان رکھیں گے۔ اور بے شک ہم ان کے ممنون احسان ہوں گے۔

امردوم یہ فتویٰ کسی خاص شخص یا فرقہ کی رائے نہیں ہے بلکہ تمام قوم اہل اسلام کی سپک اوپینین (عام رائے) ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں مختلف فرقہ یا طرق کے فقراء، علماء حنفی، شافعی، اہلحدیث، اہل فقہ، مقلدین، تارکین تقلید اہل سنت، اہل تشیع سب کی تحریرات و جوابات شامل ہیں۔ لہذا یہ فتوے شخصی طرفداری یا پارٹی فیڈنگ

کی تہمت سے بری ہے۔ اور اس پر وہ الزام عائد نہیں ہو سکتے۔ جو شخص یا کسی خاص فرقہ کے فتویٰ کی نسبت عائد کئے جاسکتے ہیں کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہیں۔ ایک دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تو گمان عناد و طرفداری و خطا کاری ہو سکتا ہے۔ صد ہا اشخاص اور تمام فرقوں پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے۔

امر سوم: اس فتویٰ پر بعض ایسے اشخاص کے دستخط و شہادت بھی ہیں جن کو ہم عالم لائق افتاء نہیں سمجھتے۔ ان کے دستخط صرف ان لوگوں کی فہمائش و طمانینت کے لئے کرائے گئے ہیں جو ان کے پیرو ہیں اور ان کے اتفاق سے ان لوگوں کی ہدایت متصور ہے۔ اور بعض مولوی مفتی۔ قاضی و اعظ مشہور ہیں۔ اور ان کے دستخط اس فتوے پر نہیں ہوئے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ وہ اس فتوے کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہیں ان کے دستخط نہ ہونے کی وجوہ مختلف ہیں۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں وہ فیس پانچ روپے یا اس سے کتر لے کر جو کوئی چاہے فتوے لکھ دیتے ہیں۔ لہذا ان کے دستخط اور مہروں کو عموماً حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم نے ایسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا۔ بعض ایسے ہیں کہ عقائد کادیانی کو برا کہتے ہیں۔ مگر کادیانی کے حواری حکیم نور الدین رکن ریاست جموں کے لحاظ اور حصول فتوحات کی طمع سے جرات نہیں کر سکتے۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کی طرف ہم نے رجوع ہی نہیں کیا۔ ان کے پاس فتوے نہیں بھیجا۔

امر چہارم: ان جوابات، شہادات کی ترتیب (تقدیم یا تاخیر) میں رتبہ درجہ اہل شہادات کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ کیفما اتفق (جیسا اتفاق ہوا) شہادات کو درج کیا گیا۔ اس سے مقدم الذکر کا افضل ہونا اور مؤخر کا مفضل ہونا نہ نکال لے۔

امر پنجم: کادیانی اور اس کے اتباع اس فتوے کے جواب میں یہ تین باتیں کہہ رہے ہیں۔ اور کہیں گے۔

اول یہ کہ جو باتیں ہمارے ذمہ لگانی گئی ہیں ہم نے نہیں کہیں۔
دوسری بات۔ (جو پہلی کے مخالف ہے) یہ کہ ہاں کہی تو ہیں مگر ان کے معنی اور ہیں۔
تیسری بات۔ یہ اس قسم کے فتوے علماء ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہیں مگر آخر وہ فتوے نامعتبر سمجھے گئے۔ اور جن کے حق میں وہ فتوے لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گئے۔ ان باتوں کا جواب حسب تفصیل ذیل ہے۔

اول کا جواب: جن باتوں کو کادیانی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ان کے ثبوت میں ہم نے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتیں اس کی کتابوں میں نہ نکلیں اور ان کی نقل میں ہماری غلط بیانی

ثابت ہو تو فی عبارت ایک شور و پے جبرمانہ دینے کو ہم حاضر ہیں۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کا دیانی اور اس کے اتباع سے نہیں ہو سکتا ان کا یہ انکار محض کذب ہے۔ اور کذب ان کے مذہب اور ہر ایک عمل و درآمد کا اصل اصول ہے۔ اس کے تصفیہ کے لئے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے جس میں ہم ان عبارت کا تصانیف کا دیانی میں پایا جانا ثابت کریں۔ اور وہ انکار کی وجہ بتا دے اور روز روشن میں آفتاب کو چھپا کر دکھا دے۔

دوسری بات کا جواب: معنی کا تصفیہ بھی اسی مجلس میں ہو سکتا ہے۔ اس مجلس میں اگر اس کی عبارت کے وہ ظاہری معنی لہذا لغت، محاورہ اہل لسان نہ نکلے جو مفتیوں نے سمجھے ہیں تو اس پر بھی ہم فی عبارت شور و پے جبرمانہ دینے کو حاضر ہیں۔ کادیانی تو ان عبارات کے جو معنی چاہے بنا سکتا ہے۔ جو شخص خنزیر سے انسان مراد لے اور دمشق سے قادیاں وغیرہ اس کو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر کے مخالف اور معنی در لطن شاعر کا مصداق ہوں بیان کرنا کیا مشکل ہے۔

تیسری بات۔ کا جواب مضمون امر دوم میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتویٰ کسی شخص یا خاص فرقہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس لئے وہ ان سابق فتوؤں کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ کے حق میں لگائے ہیں۔ اور وہ شخص عناد یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوے ہے۔ اس فتویٰ کا آخر کو غلط و نامعتبر نکلنا کوئی شخص تجویز کرے تو زمانہ سابق میں اس کی کوئی مثال و نظیر بتا دے۔ کادیانی کے ایک فرضی یا مستور حواری مسافر تارگ نے جو اپنی مراسلت مطبوعہ ہنیمہ پنجاب گزٹ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۱ء سیکورٹ میں اس کی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے۔ اس وقت ایسے شخص کا مجھے خیال آیا جس کے لئے کسی زمانہ میں مکہ شریف سے مولوی صاحبان نے کفر کے فتویٰ منگوائے تھے۔ اور جس کی زیارت کے لئے میں علی گڑھ پہنچا تھا۔ اور جس کی صداقت سچی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم معترف ہے۔ مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس فتویٰ کا مسلمانوں کے نزدیک غلط و نامعتبر ہونا اب تک ثابت نہیں ہوا۔ اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اس فتویٰ کو غلط نہیں سمجھتا اور اس شخص کو جس کے حق میں فتویٰ دیا گیا تھا وہ مسلمان خیال نہیں کرتا اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے کہ وہ شخص بھی کادیانی کے نئے خیالات سے متفق نہیں اور اس کا خلاف اخباروں میں شہر ہو چکا ہے۔ لہذا کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجھنے میں وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔

اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے۔ تو اس کے فتویٰ کو کادیانی کے خلاف مان لے اور مثل مشہور ”بٹھے سے سنانا سودیوانہ“ پر غور کر کے یہ سمجھے کہ ایسا برل اور نیچرل خیال کا آدمی بھی کادیانی کے

نتے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے تو پھر وہ کیونکر مسلمان خیال ہو سکتے ہیں۔ اور اگر قادیانی کی رائے تو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتویٰ علماء حرمین کو اس کے حق میں صحیح سمجھتا ہے تو اس فیصلے کو واپس لے۔ اور اس فتویٰ کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و خطا و طرفداری سمجھے۔ اس ضروری تمہید کے بعد آئندہ صفحات میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد حسین بٹالوی

فتویٰ

سوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَامًا

علمائے حفظہ دین و حجة شرع رسول امین، میزرا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشرکوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں، جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شامل سوال ہیں۔

۱۔ ملائکہ تباروں کی ارواح ہیں۔ وہ تباروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہذا وہ ان تباروں

لے جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

۲۔ یہ عقائد از نمبر اول لغایت ہنتم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو بہ ترتیب رسالہ نہ بہ ترتیب عقائد مذکورہ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ اس کے صفحہ ۲۱ میں لکھا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے (باقی اگلے صفحہ)

سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قوائے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے متعدد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بنش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل میں بارادۃ الہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نرا در مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہنیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادۃ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادۃ الہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافع المحبت ہے استعارہ کے طور پر اہمیت کا علاقہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبعیتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔

اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے: اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروز ختمہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القوی بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتِ وحی ہے جس سے قوی تر وحی منظور نہیں اور اس کا نام ذوالانق الاعلیٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الہی کے انتہائی درجہ کی تخلیق ہے۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۔ جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذاتِ خود اور حقیقتہً زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں

(دقیقہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور اس کے صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے ”مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر انبیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں“

اور اس کے صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے ”اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں منافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بے ہدایت عقل باطل بھی ہے۔ مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزار ہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد و ممالک میں ایک دوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اولیٰ پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جا دے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی ہینوں کی ہمت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین میں یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہیں۔ اور اس کے صفحہ ۳۲ میں ہے ”پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور دید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کو اکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر رہتے۔ جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔“

اور اس کے صفحہ ۳۸ میں ہے: ”اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا۔ انھیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

کی انبیاء دیکھتے تھے وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں تمثیل ہو جاتی تھی جیسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کو اکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ان کے جدا ہوجانے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جاننا لازمی و ضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں۔۔۔ تمام نباتات و جمادات اور حیوانات، پرآسمانی کو اکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے۔

اور اس کے صفحہ ۴۰ میں ہے۔ "قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کو اکب اپنے اپنے قابلوں کے متعلق ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کو اکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔ اور جیسے کو اکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قابلوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواع اقسام کے خواص ہیں جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے تمثیل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۶۴ میں ہے۔ جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثرات سماویہ کام کر رہی ہیں۔ اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور پر اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگر چہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یا درکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔

اور اس کے صفحہ ۶۵ میں ہے "اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ اقتراں مجتہدین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معاً اس نالی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متشکل ہو جاتی ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس متعدد دل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفیٰ آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آدسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری میں لگا ہوتا ہے تو اگر چہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائیں گے۔

اور اس کے صفحہ ۷۹ میں ہے۔ ”جب جبرائیل نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخ نورانی سے جنبش میں آجاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محسب صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے۔ اور اس کی محبت صادق کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس لیے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پیہے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے اور اس کے صفحہ ۸ میں لکھا ہے ”اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دور سے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر بیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو (باقی صفحہ آئینہ)“

۳- ملک الموت بھی بذاتِ خود زمین پر اتر کر قبض ارواح نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

۴- دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

۵- روح القدس، روح الامین، شدید القوی، ذوالافق الاعلیٰ۔ جن کا ذکر شرع میں وار ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

۶- ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

۷- آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

دقیقہ ماشیہ صفحہ گزشتہ) تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پر لے درجے کے بد معاش اور شریہ آدمی اپنے لیے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بد چلنیوں اور بد معاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو بنیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے۔

ادب جبریلی نور کا چھیا لیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور ناجو اور پر لے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات بھی کہ جب وہ بادہ بسرو آشنا یہ برکام صدق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا

چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوآرڈر ہے۔ تمام معجزہ عالم پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ شریعت (باقی برصغور انیم)

137253

۸۔ آپ ایک معنی سے نبی ہیں کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ) میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام نبی آدم پر بیان تک کہ ان کے مجاہدین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع بے بھی۔

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزا کی از نمبر (۱) لغایت (۴) تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نچرلوں اور برہم سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، بیان تک کہ ناچنے والی کسی (زندی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحبِ وحی کے دل و داغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ و علیٰ ہذا القیاس۔

۱۰۔ توضیح مرام میں صفحہ ۱۰۰ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا ثبیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولانا نے نبوت فرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور لعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ غدیر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مرگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ زمین کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے (باقی صفحہ آئندہ)

ایسی نبوت مراد ہے جو حاملِ وحی شریعت اور جمیع اقسامِ وحی کی جامع ہونہ مطلق نبوت۔

(لقبیہ ماشیہ صفحہ گزشتہ) اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر ہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضورِ دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت نامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقدار سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت نامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم اشدك الله تعالى ان النبى محدث والمحدث نبى باعتبار حصول نوع من انواع النبوة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبق من النبوة الا المبشرات اى لم يبق من انواع النبوة الا نوح واحد وهى المبشرات من اقسام الرويا الصادقة والمكاشفات الصحيحة والوحى الذى ينزل على خواص الاحياء والنور الذى يتجلى على قلوب قوم موجه فانظروا فيها الناقد البصير الفهيم من هذا سدا باب النبوة على وجهه كل بلى الحديث يدل على ان النبوة التامة الحاملة لوحى الشريعة قد انقطعت ولكن النبوة التى ليس فيها الا المبشرات فهى باقية الى يوم القيامة واما النبوة التى تامة كاملة جامعة لجميع کمالات الوحي فقد امتا بانقطاعها من يوم نزل فيه وما كان محمد ابا احد من رجالكم وكن رسول الله وخاتم النبیین۔ اب اور اس سے بڑھ کر نہیں۔ اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۳۲ میں آپ لکھتے ہیں: ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی (باقی پر صفحہ)

سہ ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہ "معرفة کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوة) لائے ہیں۔ اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (الذی) نثار دہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا مصدر نثار دہے تی عبارت یہ تھا "واما النبوة التى تامة" جس شخص کا عربیت میں یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے کیا استخراج دقائق و معارف کیا کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام و علم لدنی اس کا مددگار ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں کیوں اس کا مددگار نہ ہوا۔ اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

- ۹۔ آنے والے مسیح ابن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں نہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔
- ۱۰۔ آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کرے گا۔ اور وہ دوزخ پر کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو ٹوٹے گا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا۔ اور اس کے وقت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کر کے بھی بیان کیا گیا ہے۔۔ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامرہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے نفلوں میں محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامرہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ حدیث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامرہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی اس عبارت میں تو آپ نے اپنے آپ کو کھلا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس سے بڑھ کر نیسے رسالہ ازالہ آپ نے چھپوایا تو اسی کے مرقع پر صاف لکھوا دیا ہے ازل تصانیف مرسل یزدانی مزا غلام احمد دایانی اس میں تو آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اس صورت میں آپ کا شعور منہستم۔ سوا دنیا و مردہ ام کتاب میں جو سنہ میں منقول ہے دعویٰ رسالت کے لگا کر نامزد مسلمان کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی ادا ہوا اس سے بھی اور بڑھ کر نیسے ازالہ کے صفحہ ۶۲ میں اپنے رسول بشر زبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ

وان کے آیت و مبشرا بوسول یا قی من بعدی اسمہ احمد میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ کی۔ اسل عبارت ازالہ صفحہ میں منقول ہوگی۔

۱۱۔ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ میں ہے سجدات سجلاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے آتے تھے اے (باقی بر صفحہ ۱۱)

میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافر اس کی خوشبو سے مر جاٹے گا۔ اور اس کے وقت میں یا جوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفت صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع ہیں اور بہ فرض صحت کل یہ صفت سب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بزرگ آیا گزر گئے اور بے شمار رو عین اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پایا.... میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔“

اور اس کے صفحہ ۱۵ میں ہے مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے۔ ”بلکہ ایک دفع اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک نوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔“ اور آپ نے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۳ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۱۴ میں موجود ہے۔

اس موضوعیت احادیث۔ بعض صفت مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفات کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ میں آپ لکھتے ہیں۔ خیال مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام و نشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ بے جا حاشیے لگا دیے ہیں۔ اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔“ اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے۔ ”اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال مہود کی پیشانی پر ک ف د لکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔ پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال مہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے پھر جاٹے گا مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف د لکھا ہوا نہیں دیکھا... اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف د لکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن میاد کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں

کی سب سبجبت تاویل و تفصیل ذیل آپ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا کہ شاید ہی دجال معبود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک کہ ف و اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجال معبود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن مبیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معبود کی نسبت نبوت میں سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا۔ اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا۔ اور مردوں کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو آگانا اور تر باغ کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات درپیش آتی ہیں کہ اگر ہم نجادی اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع کھڑتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل تو یہ آ پڑی ہے کہ انھیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ تب عقل خدا داد ہم کو یہ طریقی فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انھیں کو صحیح سمجھنا چاہیے۔

۱۰ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ میں ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے: آپ کا ایک حواری اپنے رسالے قول فصیح کے صفحہ ۲ میں کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے

۱۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا منہ افترا ہے۔

ہے اور دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے۔ اور زرد کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت صحت اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں)۔

اور دجال سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے مراد ہیں اور ان کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وہ زمین کی آنکھ میں چار پائی پر بستر بچھاٹے سوتا ہے مگر اس کی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا دورہ آسمانوں کا کرتی ہے۔

۱۸۶ صفحہ ۱۸۶ میں لکھا ہے: "ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک و کل امر مبارک يجعل فیہ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی

کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ میں ہے

از کلمہ منارہ شرقی عجیب مدار چوں خود مشرق است تجلی نیرم

ایک منم کہ حسب بشارات آدم علیہ کجاست تا نہد پا بہ منبرم

۱۵۷ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ میں ہے اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔

۱۵۸ فتح الاسلام نے صفحہ ۴ میں لکھا ہے "اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ

عہ جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اعتقاد ہے۔ سے اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل اقدار کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ مکرہی یا پتھر کا منبر اس لیے کہ یہ منبر آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں یعنی کیا تہہ رکھتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنی تہہ کو پہنچ سکے۔

قتل سے ان کا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یادِ جال سے با اقبال تو میں د یعنی
انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگوں کو آپ لائل سے
مغلوب کر رہے ہیں۔

اور صلیب توڑنے سے اعتقادِ صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے جو آپ کر رہے ہیں نہ
لاٹھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا۔ اور خنازیر سے خنزیر صفت انسان مراد ہیں۔ اور ان کے
قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیروں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا
جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

اور مال کے بت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے یہ مراد ہے جو آپ سے
ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر
رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے یہی مقابلہ سے عاجز آنا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہیں رکھتا حجتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۲۶
میں لکھتے ہیں: "مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال تو میں ہوں۔ اور گدھا ان کا یہی ریل
ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکوں ہزار ہا کوسوں تک چلتی دیکھتے ہو۔"

اور فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا
گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے
لیے بھیجا گیا ہوں۔ اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۳ میں کہتا ہے کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ
نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے۔

اور خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں خنزیروں کی عادتیں ہیں وہ نہ در حجت اور دلیل سے مغلوب کیے
جائیں گے اور دلائل بئینہ کی تلوار انہیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگوں میں خنزیروں کا شکار
کرتا پھرے گا۔

۳۰ یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امر وہی ملازم ریاست بہوپال نے آپ کی
روح القدس سے فیض پا کر اور قدرتِ نادانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ

کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے۔ اور یا جو ج ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات اسی بیان ہوتی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہی نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱) اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو پہرہ رنگ کے تھے اور ان کے گھونگر والے بال تھے (۲) آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرد مسلمان مسلمانوں کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اعلام الناس کے صفحہ ۵۵ میں ہے عیسیٰ صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلاوے گا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اس حدیث کو لید مَوْنًا اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدًا تم سمجھو اس کے کیا معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ ”براہین احمدیہ“ تمام دنیا کی اطراف میں شہر کیا ہے اور ثانیاً پانچ سو روپیہ کا اشتہار مندرجہ محل الجواہر شائع کیا ہے اور ثالثاً ہر ایک پادری کلاں کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں اور اس کے صفحہ ۵ میں کہا ہے ”نوان نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار دیے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلے کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اس کے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صدق رسولہ اکرم فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسه الامات و نفسه ینتھی حیث ینتھی طرفہ رواہ مسلم۔“

۳ یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جمونی بھیروی کے ذریعہ سے اس کے رسائل فصل الخطاب و تصدیق براہین احمدیہ میں شہر کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے کی پٹری جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے آزالہ کے صفحہ ۵۰۸ میں لکھ دیا ہے ”ان دنوں تو ہوں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔“

۳۲ توضیح مرام میں صفحہ ۱۱۶ آپ نے لکھا ہے ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں ماہر الامتیاز

سہ آپ جس معنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم المرسلین سمجھتے ہیں اس کا بیان صفحہ ۸۰ میں ہو چکا ہے۔

البقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) قائم کرنے کے لیے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور ثنویت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة وغیرہ احکام قرآنی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے علیہ میں بھی فرق بین ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا علیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۲۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا علیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگر والے نہیں ہیں اور کانوں تک ٹلکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں معجزات جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ثانی اور ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دونوں آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اور اپنے آزار کے صفحہ ۵۷ میں لکھا ہے ۵

”موجودم و بحلیہ ما ثور آدم
 حیف است گر بدیدہ نہ بیند منظم
 رنگم چونگندم است و بفرق بین است
 زانساں کہ آمدت ددا اخبار سردم
 این مقدم نہ جائے شکرت التباس
 بید جدا کند زمیجائے حموم“

اور آپ تو صیح مرام میں فرماتے ہیں۔ ”اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مسیح ابن مریم ہی اترائے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم

(۳) آنے والے مسیح کا نسب، حدیث میں فارسی الاصل بیان ہوا ہے جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے

(لغیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔ اور آپ نے ازالہ میں بصفحہ ۲۴ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل ہو امام مکہ منکھ اور اسی میں بصفحہ ۲۰۱ اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اسے متی لوگو) پیدا ہوگا۔ ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے۔ اور ان کے معانی کے بیان میں جس افترا سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں بصفحہ (۱) و صفحہ (۲) آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۷ آپ فتح الاسلام بصفحہ ۲۴ فرماتے ہیں "تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان شریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔"

آپ کا اپنے تئیں اپنی اس خیالی حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا، صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔ چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۵ میں کہا ہے "نسب اس کا صحیح مسلم وغیر میں یہ لکھا ہے سو کان العلم معلقا بالشریاء لئلا رجلی من ابناء فارس۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة وغیر احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لاوے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں۔"

آپ نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ میں لکھا ہے "جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو رجال مہرہ

سے خیالی حدیث ان ایہ کہا گیا ہے کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہیں۔"

نہیج بن مریم میں (۱۱) دجال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشترکاً نہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

(لغیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال موعود کی نسبت لکھے ہیں عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشق حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر عمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوتِ خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا۔ بارش و برف گناہ ہو، تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے نباتات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین کو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اس کے اشارے سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کرے گی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اَللّٰمَ اُمَّةٌ اِذَا اَرَادَتْ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا نارا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آجائیں گے۔ اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف میں دیتا ہے۔ کیا صد ہا آیات، قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ ناطق نہیں ساتیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر عمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔ اور اس کے صفحہ ۲۳ میں اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں: سوچنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ اتنا بھی ہے۔

ہے اور وہ حقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے
 حاشیہ صفحہ گذشتہ

مردوں کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آپ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک
 جو شخص اس میں سے پیے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ
 نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا، اور اس
 کے صفحہ ۲۹۵ میں ہے: "بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح
 بن مریم انواع و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس
 عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا
 کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلائیے۔ ان تمام ادہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے
 متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ
 کو صفاتِ خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات
 خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔ اور صفحہ ۳۰۲ میں
 ہے: "اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح
 صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات بھٹکے ہوئے
 تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون
 کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر
 کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں
 پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس
 بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر
 اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز
 کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ
 یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام
 درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں گلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل نیز

مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کو ڈھکی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہو جاتی ہے۔ اور صفحہ ۳۰۵ میں ہے: "اسو اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے

ایسے اعجاز طریق عمل التزیب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ

عمل التزیب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق

کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان

کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی

ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔ اور صفحہ ۳۰۶

میں ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل التزیب سے اپنے

روح کی گرمی اس کو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے

صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔" اور صفحہ ۳۰۹ میں ہے "پہر حال مسیح

کی یہ تزیب کا ردوایاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل

ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت

نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم

سے کم نہ تھا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا ہے۔

اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کے فطرت

میں مرکوز تھی باذن و حکم الہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل

جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے پیش اس مشغولے میں ڈالے اور جسمانی مرنوں کے

رفع دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح

پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بہت ضعیف اور کم ہوتا ہے اور امر تنویر باطن اور

تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت

مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں

کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب

(۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترتیب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ میں مر جاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترتیب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی اور اس کے صفحہ ۲۲ میں ہے: "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترتیب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا... بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی۔"

۱۰ توضیح کے صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں: کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت ناقم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے رد برو چڑھیں اور رد برو ہی اتریں اور انہیں جواب ملا تھا قَدْ سُبْحَاتِ رَبِّيَ یعنی خدا تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دارالابتلا میں دکھائے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرنے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے اور صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں: قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں: ماسوائے اس کے اور کسی طریق سے ان پرانے خیالات پر سخت اعتراض عقل کے اور ہونے میں جن سے غلطی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی... اور انجیل ایک یہ اعتراض کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہر تریک پنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس پر کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے

(۱۴) لیلۃ القدر سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو لوحِ
ظلمتِ رات کا ہمزنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ
کے بعد آتا ہے۔

(۱۵) آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا مراد نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمتِ انسان
کامل بجالانا۔

(۱۶) صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع
بھی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ اگر جسمِ خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ میر معراج اس جسمِ کثیف کے ساتھ نہیں تھا
بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ اور اس کے صفحہ ۱۴۶ میں ہے ”پھر صبح کے بارے میں یہ بھی
سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں سنسے گے کہ جب کہ تیس چالیس ہزار فٹ تک
زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت صبح اس جسمِ عنقریب کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے؟“
۱۷ آپ فتح الاسلام میں صفحہ ۵۵ لکھتے ہیں ”تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی
زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ
ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر کہا گیا ہے مگر
درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمتِ رات کا ہمزنگ ہے۔“

۱۸ توضیح مرام میں صفحہ ۴۹ کہا ہے کہ جانا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ
جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائکہ کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ
تک پہنچے اور اعتدالِ انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم
اس کمال کے آگے سجدہ میں گرا کر یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو سو یہ قدیم
قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔“

۱۹ حاشیہ صفحہ (۱۰ - نمبر ۱) اور حاشیہ نمبر ۱۶ ملاحظہ ہو۔

(۱۷) آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا سکتے ہیں۔

(۱۸) حدیث صحیح کی بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہوں یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفتخر و مبتین ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر نہ یادتی کر سکے۔

(۱۹) نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتا۔

(۲۰) جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) بائیں کمالات مسیحا ثبیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک

بلکہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۴) میں آپ فرماتے ہیں۔ "اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیوں کر ہم ایسی حدیثوں کو ہم بائیں قرآن کریم جان لیں گے۔ ہاں ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔" (ملاحظہ ہو اشاعت السنہ ص ۲۳۱)

عہ جلد ۱۳ (ع-ح)

۳۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۵) میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔

والیضا اشاعت السنہ ص ۱۲۴ (ع-ح)

۴۔ یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

۵۔ یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ حاشیہ صفحہ (۱۱۰ و ۱۲) ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام کے صفحہ ۵ میں آپ لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خامیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔ اور تو ضیح مرام کے صفحہ ۱۴ میں حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور قح جزیرہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی

ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشرکوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور
مشتے نمونہ خروار و اندک کے از بسا یہ؛ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔
اب ان کے طریق عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس
سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

رقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاک کھینچنا
ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے سچا تعالیٰ کے کلام نے بھی جو ابلاغ الکلام ہے
جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے اور فتح الاسلام کے صفحہ ۸
میں آپ لکھتے ہیں "صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث
نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا (وغیرہ وغیرہ) یہ ایسے امور نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی
طور پر تجدید کہا جائے ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک با علم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں
ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں اور صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے "پس کمال انوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی
باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف
تمہارا خیال نہیں۔"

۱۷ فتح اسلام میں صفحہ ۴۲ آپ لکھتے ہیں "اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت
مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی
میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش
ہے۔" اور صفحہ ۵۸ فرماتے ہیں "اس زمانہ میں حصنِ حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں
اور قزاقوں اور دزدوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف
سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی" اور صفحہ ۶۷ میں لکھتے ہیں "بلکہ بعض
نشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں
پھینک دے گا"

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلا تردد رد کرتے وغیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ کی جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں (ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچر لوں اور باطنیوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں۔ اور علاوہ برائ

چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) آپ نے احادیث متضمنہ ذکر و جلال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اس کے یعنی ابن صیاد کے (حال میں ابھی تک اشتباہ ہے) یہ فقرہ بقلم علی آپ کے رسالہ از الہ کے صفحہ ۲۲۵ میں بعینہ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معبود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کے مروی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مروی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲) اس حدیث کو موضوع ٹھہرنے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افترا کیا اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معبود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ

لے یہ تحریری مباحثہ مراثی قادیانی اور حضرت مولانا محمد حسین ثمالوی رحمۃ اللہ علیہ میں ہوا تھا اور مجلہ

لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معبود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف وہاں کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں بہت صحابہ کا جن میں خود ابوسعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال معبود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال معبود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳) صحیح مسلم کی اس حدیث کو جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے، موضوع قرار دینے کی غرض سے آپ نے ایک افتراء بعض علماء امت پر کیا اور ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ میں لکھا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔ حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علماء اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں صفحہ ۳۰۶ لکھا ہے قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد في بعض الاحاديث ان عيسى عليه السلام سينزل بيت المقدس وفي رواية بالاردن وفي رواية بمعسكر المسلمين فانه اعلم قلت حديث النزول ببیت المقدس عند المصنف وهو عندى ارجح ولا ينافى سائر الروايات لان بيت المقدس هو شرقي دمشق وهو معسكر المسلمين اذ ذاك والاردن اسم لكورة كذا في الصحاح وبيت المقدس داخل له فاتفقت الروايات فان لم يكن في بيت المقدس الان مناة بيضاء فلا بد ان تحدث قبل نزوله (حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۰۶)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اشاعت السنہ جلد ۱۳ ص ۱۰ تا ۱۱ مہرہ ۱۳۰۸ھ (۱۸۹۰ء) اور ص ۵ تا ۱۲ جلد ۱۴ میں طبع

ہو چکا ہے (ع-ج)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اردن ہی کے علاقہ

میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔ (مخلص)
 اور حیانہ کے مباحثہ میں آپ سے اس قول بعض علماء کا ثبوت طلب کیا گیا۔ تو آپ نے ایسا جواب

دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کیا اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے (ازالہ صفحہ ۲۰۶) اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے (ازالہ صفحہ ۲۰۷) اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں۔ (ازالہ صفحہ ۲۳۲) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقوال مروی نہیں۔ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا۔ اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق ہو اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور صاف و صریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو آپ نے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشق وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں جو کمال جرات و محض افتراء ہے۔
 (۵) ان احادیث نزول حضرت مسیح میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ کے صفحہ ۲۰۱ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا۔ اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ اور ازالہ کے صفحہ (۱)

اس کی تفصیل مباحثہ حیانہ کے حواشی میں ہے۔

میں لفظ "بل" ہو اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی از کتاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم نبی سمجھ لو "بل" ہو "امام کو منکم" حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال و جواب منقول نہیں ہے اور نہ لفظ "بل" ہو اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اس سوال و جواب کے اقتراء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعویٰ کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں۔ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال و جواب بنایا اور جواب میں لفظ "بل" ہو بڑھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اقتراء کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم ینقول امیرہم تعال صلی لنا فیقول لان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة رصیح مسلم ج ۱) کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ حاکما بشریعة نبینا۔

"عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم آتائیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر یعنی امام ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔"

اس قسم کے تاویلات و تحریفیات اور رد و نصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عملی ایسی بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں ان چند ائمہ و عقائد و مقالات و طریق عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و مقالات و طریق عملی میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔

یا اس سے خارج بیشق اول علمائے ربانی نصوص کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہل قرونِ ثلثہ اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرونِ ثلثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل میں نہ لادیں و بیشق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اس کے دعوائے نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ و رد احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو منجملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ایک دجال اور اس کے ان عقائد و خیالات و طریق عملی میں اس پیروان و ہم مشربوں کو ذریعہ دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بیتنا ووجروا۔

الجواب

ان عقائد و مقالات اور اس طریق عملی میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض ہندوؤں پیروان وید کے بعض نیچریوں کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے اور اس کا طریق عملی ملحدین باطنیہ و غیر اہل ضلال

۱۔ باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے جس کی تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحظہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ ذات نبی علیہ السلام اور صفامروہ سے جناب ابامین حن حین علیہما السلام اور احتلام سے اٹھانے اور امام وقت اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد و بیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش آرام دینا اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحظہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص۔ بدعت عمری ہے۔ ملاحظہ منصور یہ کہتے ہیں کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابو بکر و عمر وغیرہ وغیرہ (باقی رکھنا)

کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور شاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشرکوں کو ذریعہ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیث نبویہ کا جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہو سکتا۔ اور اس اعتقاد و عمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً اولیٰ و ملہم و محدث نہیں ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیاء و ملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے۔

قادیانی کا کوکب و سیارات و افلاک کے لیے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ اشرقیین و ہندوانِ پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا صفحہ ۳۳ تو ضیح المرام میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن و حدیث میں جو اسلام کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بتقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کتاب و سنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا ان صوفیوں کا مکاشفہ سے وجود ان ارواح کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی نادانف اس مذہب و اعتقاد کو جزء اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث من احداث فی امرنا هذا مالیس فیہ فہسو لا در یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہیں ہے) قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہو گا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اشاعرہ میں فرماتے ہیں کہ مطیع بادشاہ عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انھوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندیوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔

لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ و ارواح کو اکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔
جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تنزیہ
میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا
نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر کے صفحہ ۳۷۷ جلد ۱ میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان
کیے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کو اکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔
ثانیہما قول الفلاسفة وہی انہا جواهر قائمة بانفسہا لیست بمتحیضة البتة
وانہا بالماہیة مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشریة وانہا اکمل قوۃ منها واکثر
علما منها وانہا للنفوس البشریة جاریة مجری الشمس بالنسبة الی الاضواء ثم ان
ہذہ الجواهر علی تسمین منها ماہی بالنسبة الی اجرام الافلاک واکو اکب کنفوسنا
الناطقۃ بالنسبة الی ابداننا و منها ماہی لاعلی شیء من تدبیر الافلاک بل ہی
مستفرقة فی معرفۃ اللہ و محبتہ مشغلة بطاعتہ و ہذا القسم من الملائکة
ہم المقربون و نسبتہم الی الملائکة الذین یدبرون السموات کنسبة اولیک المدبرین
الی نفوسنا الناطقة فہذا ان القسمان قد اتفقت الفلاسفة علی اثباتہما و منهم
من اثبت نوعاً اخر من الملائکة وہی الملائکة الارضیة المدبنة لاحوال ہذا العالم
السفلی ثم ان المدبرات لہذا العالم ان كانت خیرة فہم الملائکة وان كانت شریرة
فہم الشیاطین (تفسیر کبیر)

دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذات خود قائم ہیں مگر وہ کسی چیز کا مکان
میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے
وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو
روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں جن کو افلاک
کو اکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض

ایسے ہیں جن کو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی سجاوڑی میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں۔“

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو تاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور ثنویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود تو ضیح مرام کے صفحہ ۳۳ میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس و ثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر صفحہ ۳۷ میں فرماتے ہیں۔ وثانیہا قول طوائف من عبادة الاوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنصات ملائكة العذاب والاشها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين اذيين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضاد الجنس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجواهر النور فاضل خير تلقى طيب الريح كدولما النفس يسر ولا يضر وينفع ولا يمنع ويعي ولا يبلى وجوه الظلمة على ضد ذلك ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لاعلى سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضيئ وجوه الظلمة لم يزل يولد الاهداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفه لاعلى سبيل التناكح (تفسیر کبیر من ۳۷۷ - جلد ۱۹)

”دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ تارے ہیں جو

سعد اور نحس کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں۔ اور گویا ہیں اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو نحس ہیں وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور تمذیب کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں عالم در حقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جو ہر شفاف میں خود مختار قادر جنس و صورت میں باہم مختلف فعل و تدبیر میں جدا گانہ۔ سو نور کا جوہر بہتر اور سنہرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا۔ زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا۔ اندھیرے کا جوہر اس کے مخالف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔“

تو دیا تھی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے۔ اس جرأت میں قادیانی خدا پرافر کیا ہے۔ کسی آیت قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کو اکب و سیارات کے لیے ارواح ہیں اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو نبی اور غیر ملہین کی روحانی تربیت کر رہے، اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اور اعتقاد تاثیر کو اکب کو تو قرآن شریف میں اشارہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً ناشکری و کفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے

نَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ اَنْكُمْ تَكْفُرُونَ (الواقفہ ۲۴) (کیا تمہاری یہی شکر گزاری ہے کہ تم خدا کو بھٹکتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہ نے روایت کیا ہے عن زید بن خالد البھنی انه صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح بالعدیۃ علی اشرف السماء کانت من اللیلۃ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل علی الناس فقال هل تدعون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من ہبادی مومن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مومن بی و

کافرو بالکوکب و اما من قال بنوء کذا فذلک کافر بی دھومن بالکوکب ر بخاری
 ص ۵۹ مسلم ص ۵۹

”مقام حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب
 کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیاتم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے
 کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے
 بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے
 فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور تاروں سے
 منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں تارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ
 تاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔“

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ عن ابن عباس قال مطر
 الناس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اصبح من الناس شاکرو ومنہم کافر قالوا ہذا رحمۃ اللہ وقال بعضهم لقد
 صدق نوح کذا وکذا قال قال فنزلت ہذہ الایۃ فلا اقسام بمواقع النجوم حتی یبلغ
 ان یجعلون رزقکوا انکم تکذبون (مسلم ص ۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بارش ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 میرے بندوں سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض
 کافر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں تارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری جو
 بصفحہ ۳۳ منقول ہے۔“

امام نووی شرح مسلم کے ص ۵۹ میں فرماتے ہیں اما معنی الحدیث فاختلف العلماء فی کفر
 من قال مطرنا بنوء کذا علی قولین احدہما ہو کفر باللہ تعالیٰ سالب لاصل الایمان
 مخرج من ملة الاسلام قالوا وهذا فی من قال ذلك معتقدا ان الکواکب فاعل
 منشی للمطر کما کان بعض اهل الجاہلیۃ یزعمون اعتقدوا فلا شک فی کفرہ و
 هذا القول السنی ذهب الیہ جباہیر العلماء والشافعی منہم وهو ظاہر الحدیث قالوا

وعلى هذا القول مطرنا بنوء كذا معتقدا انه من الله وبسحمته وان النوء ميثقات
 له وعلامة اعتياد بالعادة فكانه قال مطرنا في وقت كذا افهنا الا يكفروا ختلفوا في
 في كراهته والظاهر كواهته لكنها كراهة تنزيهة وسبب الكواهتها كلمة
 مترددة بين الكفر وغيره فيسأما لظن بصاحبها ولا نها شعرا بالجاهلية ومن سلك
 مسلكه والقول الثاني في اصل تاويل الحديث ان المراد كفر نعمة الله تعالى لاقتصاده
 على اضافة الغيث الى الكواكب وهذا فيمن لا يعتقد تدبير الكواكب (شرح معلوم ۵۹)

”جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں

اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکلنے والا

یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے

اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا دوسرا قول یہ

کہ اس سے کفر ان نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو

ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے (مخلص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ وكانوا في الجاهلية يظنون ان انزل الغيث

بواسطة النوء اما لصنعه على زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم

وجعله كفرا فان اعتقد قائل ذلك ان النوء صنعا في ذلك فكفره كفر تشريك

وان اعتقد ان ذلك من قبيل التجربة فليس بشرك لن يجوز اطلاق الكفر

عليه واردة كفر النعمة لانه لم يقع في شيء من طرق الحديث بين الكفر والشكر

واسطة فيحمل الكفر فيه على المعنيين لتناول الامرين (فتح الباری ص ۲۳ ج ۲)

”ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقررہ) علامت

سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ٹھہرایا سو اگر یہ

اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو

کہ تجربہ کی مدد سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر یعنی ناشکری کہہ سکتے ہیں۔“

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں موثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر قرار دیا ہے۔ اس کو کفر ملت سمجھیں خواہ کفر نعمت اب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد رواه ابو داود واحمد وابن ماجه (مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

”آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا“

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا۔ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتبس بايا من علم النجوم لغير ما ذكر الله فقد اقتبس شعبة من السحر المنجوكا من دالكاهن ساحر والساحر كافر رواه ذين (مشکوٰۃ ص ۳۸۶)

”جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنی اس کی تاثیرات و فوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کیے ہیں (چنانچہ قتادہ کی روایت میں ان کی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کافر ہے اور کافر ہے اور ساحر کافر ہے“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کتاب حجۃ اللہ الی البغیر میں فرمایا ہے واما الانواع والنجوم فلا یبعد ان یکون لهما حقیقة ما فان الشرع انما اتى بالنهی عن الاشتغال به لانهی الحقیقة البتة وانما توارث السلف الصالح نورا الاشتغال به ودم المستغلیین وعدم القول بتلك التاشیرات لا القول بالعدم اصلا ولكن الناس جميعا توغلو فی هذا العلم توغلا شديدا حتى صار منظره لكفر الله وعدم الايمان به فعسى ان لا يقول صاحب توغل هذا العلم مطرنا بفضل الله ورحمته من صميم قلبه بل يقول مطرنا بنوء كذا وكذا فيكون صادرا عن تحققة بالايان الذي هو الاصل في النجاة واما النجوم فانه لا يضر جهله اذا الله مدبر للعالم على حسب حكيمته علمه

احدا ولم يعلم فلذلك وجب في الملتان يخلص ذكره وينهى من تعلمه ويجهربان
من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ومثل ذلك مثل
التوراة والانجيل شد النبي صلى الله عليه وسلم على من اراد ان ينظر فيهما لكونهما
معرفة ومظننة لعدم الاقبياد للقران العظيم ولذلك نهوا عنه هذا ما ادعى اليه
والنا وتفحصنا فان ثبت من السنة ما يدل على خلاف ذلك فالامر على ما
في السنة رجبنا الله بالافه ص ۳۴)

حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور ان کی تاثیرات کو غیر متبعد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے
شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل و معتقد نہ ہونا سلف
صالحین سے متواتر چلا آیا ہے اور اس علم میں تو عمل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا
فرض تھا کہ اس کے ذکر کو مٹا دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ
دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے۔

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات
کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے۔ گو نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ
واقعی و ممکن وغیرہ متبعد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منع ذکر کے اس میں قتادہ سے نقل کیا
باب في النجوم وقال قتادة لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح خلق هذه النجوم
لثلاث جعلها زينة للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدي بها فمن تناول
فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه وتكلف ما لا علم له به بخاری ص ۴۵۴ وفي رواية
لذين تكلف ما لا يعينهم وما لا علم له به وما عجز عن علمه الانبياء والملائكة
وعن الربيع مثله وذا قال الله ما جعل الله في نجره حيوية احدا ولا ذوقه ولا موته
وانما يفترون على الله الكذب ويتعللون بالنجوم (مشکوٰۃ ص ۳۲) وصله عبد بن حميد
من طريق شيبان عنه به وذا في اخره وان ناسا جهلة بامر الله قد احدثوا في
هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان كذا

ولعمری ما من النجوم نجم الا ویولد به الطویل والقصیر والاحمر والابيض
والحسن والدمیم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شیء من هذا
الغیب انتهى۔ وبهذه الزیادة تظهر مناسیبة ایاد المصنف ما اوردت من تفسیر
الاشیاء التي ذكرها من القرات وان كان ذكر بعضها وقع استطراداً والله اعلم
قال المد اعدى قول قتادة فی النجوم حسن الاقوله اخطأ واضاع نفسه فانه قصر فی
ذلك بل قائل خلك كافرانتهی ولم یتعین الكفر فی حق من قال ذلك وانما
یکفر من نسب الاختراع اليها واما من جعلها علامة على حدوث امر فی الارض
فلا (فتح الباری ج ۲ ص ۶)

”یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱) خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں
کے لیے زینت بنایا ہے (۲) ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے
ہیں۔ مارا جاتا ہے (۳) وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگوں اور دریاؤں میں راستہ
پہچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اعراض و فوائد کا ہونا بیان کرے تو
وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف
کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس
امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔
ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ
نجد خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا
نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب مؤثرہ بنتے ہیں۔ فتح الباری میں
کہا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا
دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ
فلان ستارہ کے وقت درخت لگاوے تو یہ ہوگا۔ فلان ستارے کے وقت سہر کرے تو
ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی درازہ قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست
قامت، کوئی سرخ کوئی سفید۔ کوئی خوب صورت کوئی بد صورت۔ اور ستاروں اور

چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کو اکب کو صرف علامات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو موثر جانتے ہیں امدان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستاروں کا خالق و موجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے لہذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدا تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز وہ یہ کہے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو یا اس ہمدردی اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جاوے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا یہ یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اسباب و مسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو قانون قدرت

دیا انگریزی والے لاز آف نیچر کہتے ہیں اور اس کی تبدیل اور تغیر سے خدا تعالیٰ کو عاجز و غیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل، با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسباب عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ الغرض اہل اسلام کے نزدیک مؤثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیرات نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہونہ خواہ کفر ان نعمت۔ اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انہیں کاپیروں اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام۔ اور قادیانی کا حضرت جبریل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جانا بھی اسی فلسفیوں اور نیچر لوں کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا بھی بیان ہوا ہے اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہ نیچر لوں کی تجویز ہے جو سر سید احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و روایت جبریل میں یہ تاویل کرنا معافی نصوص میں تخریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی لصفحہ ۱۱۹ میں لکھا ہے۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل علی

ظواہرہا ما لم یصرف عنہا دلیل قطعی والعدول عنہا ای عن الظواہر الی معانیہا
اہل الباطن وہم الملاحدة وسموا بالباطنیۃ لادعائهم ان النصوص لیست علی ظواہرہا
بل لها معان باطنیۃ لا یعرفها الا السعیر و قصد ہم بذالك نفی الشریعۃ بالکلۃ المحاد
ای میل و عدول عن الاسلام و اتصال و التصاق بالکفر لکونه تکذیباً للنبی علیہ السلام

۱۔ دیکھو تفسیر صفحہ ۴۹، ۲۰ وغیرہ جلد ۲، کا مقام رویت مریم علیہا السلام کا صورت جبریل کو۔

فما علم مجيئه به بالضرورة واما ما ذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص
مصروفة على ظواهرها ومع ذلك فيها اشارات خفيفة الى دقائق تنكشف على ادبائ
السلوك يمكن التطبيق بينها وبين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان و محض
العرفان -

”قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے
جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی
کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔
باطنیہ ملحد لوگ ہیں اس کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت
یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہیں جن کو ان کا معلم
سکھاتا ہے۔ ان کا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بے کار ہو
جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام
اشارات کے جو بطور ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں تکذیب پائی
جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد
ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض معنی اشارات بھی پاتے جاتے ہیں اور
وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں سو کمال ایمان
اور عرفان کی بات ہے۔“

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں
کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہر یہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور معنی ہذا اس کے اسرار و معانی
لطیفہ بیان کرتے ہوں وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے حقیقتہً
نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈ کو اڑا کر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے
اور ملک الموت کا بذاتِ خود زمین پر آنا ناممکن ہے وعلیٰ هذا القیاس انھیں اصول مسلمہ اہل اسلام

۱۔ اس کے مثالیں ص ۱ میں گزر چکی ہیں۔

کی شہادت سے تادیبانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت مسیح و معجزات مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و سجود آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف و الحاد ہے اور ان سب امور کو اہل اسلام انہیں معافی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔
 امام نووی شرح مسلم جلد ثانی میں فرماتے ہیں۔ قال القاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نزل عیسیٰ علیہ السلام وقتلہ الدجال حق و صحیح عند اهل السنة للاحادیث الصحیحة فی ذلك و لیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجی اثباتہ وانکر ذلك بعض المعتزلة والیہمیتہ ومن وافقہم و ذموا ان ہذا الاحادیث محدودۃ بقولہ تعالیٰ و خاتم النبیین و بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی و باجماع المسلمین انہ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤیدۃ الی یوم القیمۃ لا تنسخ و ہذا الاستدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزل عیسیٰ علیہ السلام انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ہذا الاحادیث ولا فی غیرہا شیء من ہذا بل صحت ہذا الاحادیث ہنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرہا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم لبشرنا و یحیی من امور شرعنا ما ہجرۃ الناس انتہی (شرح نووی ص ۲۰۳ ج ۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حتیٰ اور صحیح ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہذا اس کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزکہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہو کر آئیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کریں گے۔ یہ بات نہ

ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہمارے ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔

اور اس کے جلد اول میں یہ صفحہ لکھا ہے۔ والصواب ما قد مناہ وهو انه لا يقبل الا الاسلام فعلى هذا قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان المكتابي اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجز قتله ولا اكواه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس مستمرا الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام و اخبر النبي صلى الله عليه وسلم في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا صلى الله عليه واله وسلم هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد صلى الله عليه وسلم (شرح ملو ص ۸)

ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجز اسلام کچھ (جزیرہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیرہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے نسخ حضرت عیسیٰ نہ ٹھہرے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰ اس وقت اس حکم کے نسخ کے بیٹھے ہوں گے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے جزیرہ موقوف کریں گے اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیرہ نہ قبول کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔

اور اس کے جلد دوم کے صفحہ ۳۹۹ میں فرمایا ہے۔ قال القاضي هذه الاحاديث التي

ذکرها مسلم وغیرہ فی قصۃ الدجال حجۃ لمدہب اہل الحق فی صحتہ وجودہ وانہ
شخص بعینہ ابتلی اللہ بہ عبادہ و اقدارہ علی اشیاء من مقدورات اللہ تعالیٰ من احیاء
الموتی الذی یقتلہ ومن ظہورہ زہوۃ الدنیا والخصب معد وجنتہ و نارا وتہریہ
واتباع کنوز الارض لہ وامور السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت
فیقع کل ذلک بقدرۃ اللہ تعالیٰ ومشیئہ ثم یعجزہ اللہ تعالیٰ بعد ذلک فلا یقدر
علی قتل ذلک الرجل ولا غیرہ ویبطل امرہ ویقتلہ عیسیٰ علیہ السلام ویثبت اللہ
الذین امنوا ہذا مذہب اہل السنۃ و جمیع المحدثین والفقہاء والنظار خلافاً
لمن انکرہ و ابطل امرہ من الخوارج والجهمیۃ و بعض المعتزلۃ وخلافاً للعیائی
المعتزلۃ وموافقیہ من الجہمیۃ وغیرہم فی انہ صحیح الوجود کمن الذی یدعی
مخادف و خیالات لاحقائق لہا وزعموا انہ لو کان حقاً لم یوثق بمعجزات الانبیاء
صلوات اللہ وسلما علیہم و ہذا غلط من جمیعہم لانہ لم یدعی النبوتہ فیكون مامعہ
کالتصدیق لہ وانما یدعی الالہیۃ و ہو فی نفس دعواہ مکذب لہا بصورۃ حالہ
ووجود دلائل الحدوث فیہ ونقص صورۃ و عجزہ عن انالۃ العور الذی فی عینہ
ومن انالۃ الشاہد بکفرہ المکتوب بین عینہ و لہذا الدلائل وغیرہا لا یغتر
بہ الادعاع من الناس لسد الحاجۃ والفاۃ رغبۃ فی سد المرق و تقیۃ وخوفاً من
اخا لاف تفتنہ عظیمۃ جدا تدهش العقول وتحیر الاباب مع سرعتہ مرورہ
فی الامر ولا یملک بحیث یتامل الضعفاء حالہ ودلائل الحدوث فیہ والنقص
فیصدقہ من یصدقہ فی ہذا الحالہ ولہذا احدثت الانبیاء صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین من فتنہ ونبہوا علی نقصہ ودلائل البطلانہ واما اہل
التوفیق فلا یفترون بہ ویخضعون بما معہ لما ذکرناہ من الدلائل المکذبیۃ
لہ مع ما سبق لہم من العلم بحالہ ولہذا یقول لہ الذی یقتلہ ثم یحییہ ما ازدت
فیك الابصیرۃ (شرح مسلم ۳۹۹ جلد ۲)

”قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے

اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو جس کو وہ مارے گا زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فراخی اور بہشت اور آگ اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے ماننے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین و فقہاء اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلیہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ امور واقعی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کوشاںات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تا کہ ان امور سے اس کے اس دعویٰ کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں شبہ و شک ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارج کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہر ہی اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارج سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش و حیران کر دے گا اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے

اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا اور جن لوگوں کو
خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور جو مخلوق اس سے
صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے قریب میں نہ آئیں گے کیونکہ وہ اس کے کذب
اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ
سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلاوے گا وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے
میرا یقین بڑھ گیا ہے۔“

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریم کا نزول اور دجال و
یا جوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا
ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاری نے اس کی شرح میں
فرمایا ہے۔ وخرج الدجال ویا جوج و ماجوج كما قال تعالى حتى اذا فطعت یا جوج
وما جوج وهم من كل حدب ينسلون۔ وطلوع الشمس من مغربها كما قال تعالى
يوم ياتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا ايمانا لها لم تكن امت من قبل او كسبت في
ايمانها خيرا ونزول عيسى من السماء قال الله تعالى انه لعلو للساعة وقال و
ان من اهل الكتب الا ليو منن به قبل موته اى قبل موت عيسى عليه السلام بعد نزوله
عند قيام الساعة فيصير الملل واحدة وهى ملة الاسلام الخنيفة وفى نسخة قدم
طلوع الشمس البقية وعلى تقديره قالوا او المطلق الجمعية والافتريب القضية
ان المهدي يظهر اولاً فى الحرمين الشريفين ثم ياتي بيت المقدس فيساقى
الدجال ويحصره فى ذلك الحال فينزل عيسى عليه السلام من المنارة الشرقية فى
دمشق الشام ويعيى الى قتال الدجال فيقتله بضربة فى الحال فانه يذوب كالملح
فى الماء عند نزول عيسى عليه السلام من السماء فيجتمع عليه السلام بالمهدى وقد
اقمت الصلوة فيشير المهدى لعيسى عليه السلام بالتقدم فيمتنع معلابان هذه
الصلوة اقيمت لك فانت اولى بان تكون الامام فى هذا المقام ويقتدى به ليظهر

متابعۃ لنبیننا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما اشار الی هذا المعنی صلی اللہ علیہ وسلم
 بقوله لو کان موسیٰ حیاً لَمَا وَسَعَدَ الا اتباعی وقد بینت وجه ذلك عند قوله
 تعالیٰ واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لَمَا اَتیتکم من کتُب وحکمۃ ثم جاء کما رسول
 الایة - فی شرح الشفاء وغیرہ وقد ورد انه یبقی فی اللدض اربعین سنتہ ثم یموت
 ویصلی علیہ المسلمون ویدفنون علی ما رواه الطیالسی فی مسندہ وروی غیرہ انه
 یدفن بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصدیق وروی انه یدفن بعد الشیخین
 فہنیاً للشیخین حیث اکتفا بالنبیین وفی رواية انه یمکت سبع سنین قبل وہی
 الاصح والمراد باربعین فی الروایۃ الاولی مدۃ مکثہ وبعده فانہ رفع ولہ ثلاث
 وثلاثون سنتہ... بحق کاین ای ثابت وامر قوی (شرح فقہ اکبر)

”رجال اور یا جوج وما جوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلند
 سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر
 ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آویں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ
 لایا ہوگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ
 قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم
 شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت
 عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس
 وقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور
 ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی ائمہ
 سے پہلے ہوا ہے۔ اس صورت میں واؤ حرف عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور
 ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اول امام مہدی حریم میں ظاہر ہوں گے
 پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے۔ اس وقت رجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کر لے گا
 پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی کنارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور رجال کے
 قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے

وقت تک کی طرح لکھنے لگے گا (مگر اس کی جان انہیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسیٰ اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جاویں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعین میں سے ہیں۔ پچنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قول خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آوے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی سند میں روایت ہے اور روایات میں ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ ازاں جملہ تینتیس برس انہوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس سال کی عمر تھی۔“

اور شرح عقائد لسنفی میں ہے۔ وما اخبر به النبي عليه السلام من اشراط الساعة اي من علاماتها من خروج الدجال وداية الاوص ويا جوج وما جوج ونزول عيسى من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممكنة اخبر بها الصادق قال حذيفة بن اسيد الغفادي طلع النبي صلى الله عليه وآله وسلم علينا ونحن نبتن اكر فقال

ما تذکرون قلنا. نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبلاها عشوايات فذکر
الدخان والدجال والدا بة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسی بن مریم و
خروج یاجوج وماجوج وثلاثة خسوف الخ شرح عقائد ص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق واقع ہونے والے ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ خذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لو گے۔ پھر آپ نے دخان، دجال، دا بة الارض، طلوع آفتاب از جانب مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج یاجوج ماجوج اور زمین کا خسوف اور عین سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔

یہ حدیث خذیفہ بن اسید کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں صفحہ ۲۹۳ مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں نادیدنی اور اس کے حواریوں کی تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منقذ کر کے اس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده

ليوشكن ان ينزل فيك ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير
ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبل احد حتى تكون السجدة الواحدة خيرا
من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة واقربوا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن

به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا رنجاري منكم، مسلم ص
”عقرب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے

جز یہ موقوف کریں گے وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابو ہریرہ کا یہ قول منقول ہے کہ چاہو تو اس حدیث کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑھ لو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے گا۔“

اور اس میں بالاتفاق اہل اسلام و گروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع و بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابو ہریرہ اور اس کے خضر عین امام بخاری و مسلم کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ قوله ثم يقول ابو هريرة اقرؤ ان شتمت فان من اهل الكتاب الا يومئذ به قبل موته ففيه دلالة ظاهرة على ان مذهب الجاهريّة في الاية ان الضمير في موته يعود على عيسى صلى الله عليه وسلم وشرح مسلم

”ابو ہریرہ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو وان من اهل الكتاب الا يومئذ به قبل موته صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ کا اس آیت میں یہی قول تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ کی طرف پھرتی ہے۔“

اولیٰ صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشق میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جابجانبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فیحصو نبی اللہ ایک جگہ ثم یهبط نبی اللہ دو جگہ ہے فیروغب نبی اللہ چنانچہ ارشاد ہے۔ ویحصو نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ حتی یكون راس الثور لاحدہم خیرا من مائة دينار لاحدکم الیوم فیروغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ فیروسل اللہ علیہم التقف فی رقابہم فیصیبون فرسی کتوت نفس واحدة ثم یهبط نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام یدعوا اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرا لا ملأه ذمهم و ننتہم فیروغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ الحدیث و صحیح مسلم۔)

”خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یا جو جابجوج) کے محاصرہ میں

آجائیں گے اس وقت گائے کی سری دکھانے کے لیے) سو دنیا سے ان کو بہتر معلوم ہوگی۔
 پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے
 تو خدا تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب
 ایسے مرجائیں گے جیسے ایک جان مرقی ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اترائیں گے
 اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر باشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی
 نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ
 والے خدا سے دعا مانگیں گے۔“

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ
 اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسیٰ یا مثالی مسیح۔

اور سنن البوداؤد میں صفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے
 مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہ سے روایت ہے۔
 عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لیس بینی و بینہ یعنی
 عیسیٰ علیہ السلام) نبی و انه فانک (ابوداؤد ۲۳۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں)
 کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔
 اس قسم کی روایات کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی سابق تاریخات
 کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ بر ملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نہی تاویل کریں
 کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور
 محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو

لے ابن ماجہ کے صفحہ ۲۰۹ میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے
 کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں۔
کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلتہ القدر اور سجد آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح و خروج دجال و یاجوج ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرونِ ثلاثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) اولہ شریعہ سے ثابت ہوں اور قرونِ ثلاثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نپایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔ تجدید یا حیات و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آئیو آئے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان

لہ یعنی زماۃ صحابہ کرام، عہد تابعین اور عہد تبع تابعین (ع - ح)

میں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ منغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے جس کو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے۔ جس کا بیان بضم سوال بصفحہ (۲۷) کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ بصفحہ (۵۱) منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا بھی علیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجب ادم کا حن ما تری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکیہ رجب الشعر یقطر اسہ ماء واضعا یدیه علی منکیہ رجلین وهو یطوف بالبیت فقلت من هذا فقالوا هذا المسیح بن مریم صحیح بخاری

”میں نے خواب میں ایک خوب صورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا

تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔“

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری میں ہے۔ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو سرخ رنگ و جعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افتر کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ نبی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہو سکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ

ان کا گندمی رنگ مائل بر سرخی تھا اور جودت آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے
 ووقع فی روایتہ سالم الأتية فی نعت عیسیٰ انه ادم سبط الشعر و فی الحدیث الذی
 قبلہ فی نعت عیسیٰ انه جعد والجعد ضد البسط فیمكن ان یجمع بینہما بانہ سبط
 الشعر و وصفہ بالجعودۃ فی جسمہ لانی شعرة والمراد بذلک اجتماعہ واكتنازة
 وهذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم او حمرا والاحمر عند العرب الشدید
 البیاض مع الحمرة والادم الاسود یمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونه
 بسبب کالتعب وهو فی الاصل السمور وقد وافق ابو ہریرة علی ان عیسیٰ احمر الخ۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی
 حدیث میں آیا ہے کہ وہ جعد تھے جو اس کی قدم سے مگر ان دونوں روایتوں میں یوں ہوا
 ہو سکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد
 ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپ کی
 رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندمی رنگ تھے عیا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہو
 سکتی ہے وہ تھے تو گندمی رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا“

عبدالرحمن بن آدم کی روایت میں ہے وفی رواية عبد الرحمن بن آدم عن ابی ہریرة
 فی نعت عیسیٰ انه مولوع الی الحمرة والبیاض (فتح الباری ص ۳۵ ج ۶)

”ان کے رنگ میں سرخی و سپیدی دونوں موجود تھیں“

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے ویجوز ان یأول ویجمع بینہما بانہ لیس
 احمر صرافا بل هو مائل الی الادمۃ (حاشیہ بخاری ص ۳۹)

حضرت عیسیٰ کو سرخ و گندمی رنگ کہنا یوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے

بلکہ سرخ رنگ مائل گندمی گونی تھے۔“

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسم اور خفیف کا ورود

ہے جس کو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے۔ لامانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحو جیسا بالنسبة

طوله ولو كان غير طويل لاجتماع لحمه وكان جسيماً (فتح الباری ص ۳۵ جلد ۲)

”وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔“

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و علیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپ کو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں ابوطالب کا شعر منقول ہے جس میں آپ کو ابیض کہا گیا ہے۔

وا بیض لیستقی الغمام بوجہہ

ثمال الیثقی عصمة للادامل (بخاری ص ۱۳)

اور شامل ترمذی میں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کا ثنا صیغ من فضة

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربعة اسمر اللون (شامل ترمذی)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً مربعاً (شامل ترمذی ص ۱)

لم یکن بالجد القطط ولا بالسبط کان رجلاً جعداً (شامل ترمذی ص ۱)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شامل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر بال بصرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آچکا ہے۔

ایسا ہی آپ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شامل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے

اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف

رنگ اور موٹے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تھے۔

ایک گورے رنگ کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں۔

قادینانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے علیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) نادیا اور

یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گوں ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گوں ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف ننگت سے مسیح ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

اتباعِ قادیاہنی سے کوئی شخص منصف و طالبِ حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیاہنی کی تجویزِ پاکِ تثلیث، نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیاہنی صاحبِ خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (مال) اور ان دونوں سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو صرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیاہنی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نحن ابناء اللہ واجیادہ (المائدہ) بائبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے۔ اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقتاً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیاہنی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

اور قادیاہنی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختمِ نبوت

سہ مرزائے قادیاہنی کی اصل عبارت صفحہ ۳ پر گزر چکی ہے۔ (ع-ج)

کو نبوت کلی و شرعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت و خاتم النبیین اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك بنی خلفہ بنی وانہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء ربخاری ص ۲۹۱

”نبی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفائے ہوں گے“

ابو داؤد کی حدیث میں آپ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ سَیْکُونُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَا بَوْنِ ثَلَاثُوْنَ کَلْهُمُ یُذَعْمَانَهُ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لانی نبی بعدی میں لفظ نبی نکر ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جاسکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلكم من الامم ناس معدثون فان یک فی امتی احد فانه عمر۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلكم من بنی اسرائیل رجال یکلون من غیوان یکنوا انبیاء فان یک فی امتی منهم احد فعمرو قال ابن عباس من

تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروق ہے۔ یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام و مخاطب ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔“

ابن عباس کی روایت میں آیت وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ فِيهِمْ لَفِظِ نَبِيٍّ كَيْفَ لَفِظِ وَلَا مَحْدُثٌ بَلْ هِيَ مُطَابِقَةٌ لِمَا فِيهِمْ۔ اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔ یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناطق ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمیر ابن الخطاب (ترمذی ص ۲۳) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جب کہ آیہ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم و خصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے و بناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریحی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند جو نبی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے (نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدہ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جواز الہ کے صفحہ ۱۶۲ وغیرہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے۔

حکم است ز آسمان بز میں وے سانش گم بشنوم نگو میش آں را کجا برم

من می زیم لوجی خدائے کہ با من ست پیغام اوست چوں نفس روح پرورم
 من نیستم رسول دند آدرده ام کتاب ہاں ملہم ہستم و ز خداوند مندم
 یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، مندر ہیں، پیغمبر ہیں سب
 کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح
 پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم و خصوص نصوص قرآنیہ و نبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے
 اور یہ دعویٰ نبوت و تکذیب نصوص قادیانی کے دجال و کذاب ہونے پر بڑی روشن و قوی دلیل ہے۔
 ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ
 حدیث مذکورہ ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے منقول ہے

سہ ہرچندان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ ابام پر اپنے حق میں لفظ
 مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ
 ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ازالہ
 کے صفحہ ۶۷۳ میں اپنا رسول مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزعم خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے
 اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفت
 سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللہ علی کل
 شیء قذیراً اور اس آئے ۱۲ لے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مشیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ
 محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ
 ہے وبتشرا بوسول یاتی من بعد اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد
 بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطریق پیش گوئی مجرد احمد خود بدولت جو اپنے اندر
 حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔ اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ کے صفحہ ۵۳، ۵ میں آپ نے
 بیان کیا اور فرمایا ہے۔ اس عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے ابہام میں فرما دیا جعلناک المسیح ابن مریم
 یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو شہادہ قرآن رحل سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے
 انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے۔

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلاثين كلهم يزعوا انه رسول
الله

ربيعارى ص ۵۹، مسلم ص ۳۹۷ جلد ۲)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب

پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔“

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم سيكون في آخر السموات دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث

بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم فاياكم وايا هم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (مسلم ص ۳۹۷ جلد ۱)

”آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جن کو تم

نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور کسی

بلا میں نہ ڈال دیں۔“

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے۔ قال ثعلب كل كذاب فهو دجال وقيل

المدجال الممولا يقال دجال فلان اذا مولا ودجل الحق بساطله اى غطاه۔

(شرح مسلم ص ۱۱۱ جلد ۱)

”ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پرستی کا

ملع چڑھا دے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔“

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ قد ظهر مصداق ذلك في آخر زمن النبي

صلى الله عليه وسلم فخرج سيلمة باليمامة واسودا لعنسى باليمن ثم خرج في

خلافة ابي بكر طليحة بن خويلد في بنى اسد بن خزيمية وسجاح التميمية في بنى تميم۔

وقتل الاسود قبل ان يموت النبي صلى الله عليه وسلم وقتل الميلمة في خلافة ابي بكر۔

وتاب طليحة ومات على الاسلام على الصخيخ في خلافة عمرو ونقل ان السجاح ايضا

ثابت واخبار هؤلاء مشهورة عند الاخباريين ثم كان اول من خرج منهم المنقار

بن ابي عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة بن زبير۔ فظهر محبت اهل البيت

ودعا الناس الى طليح قتلة الحسين فبعضهم قتل كثير ممن باشر ذلك او اعان عليه

فاجبه الناس ثمانه زین لدا شیطان ان ادعی النبوة و زعم ان جبرائیل یاتیه - فروی
 البوداؤد الطیالیسی باسناد صحیح عن دفاعه بن شداد قال کنت ابطن شیئ بالمختار
 فدخلت علیه یوما فقال دخلت وقد قام جبرئیل قبل من هذا الکرسی - وروی یعقوب
 بن سفیان باسناد حسن عن الشعبي ان الاخنف بن قیس اراه کتاب المختار الیبرید کثر
 انه نبی وروی البوداؤد - فی السنن من طریق ابراهیم النخعی قال قلت لعبيدة بن عمير
 اتري المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين و
 منهم الحراث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في
 خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری ص ۴۵ ج ۶)

اس حدیث کا صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یہاں
 میں کہ کذاب ایسا نکلا۔ یمن میں اسود غنسی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں طلحہ اور سجاح نکلا۔
 اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسلمہ خلافت ابو بکرؓ میں اور
 طلحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ ان کے حالات
 اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے فتخار بن عبید نکلا اس نے ابن زبیر کی
 شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا
 اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں چنانچہ
 البوداؤد طیالیسی نے دفاع سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن فتخار کے پاس گیا تو وہ
 بولا کہ ابھی اس کہ سی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شعبی سے
 نقل کیا ہے کہ اخنف ابن قیس نے ان کو فتخار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے نبی
 نبوت کا ذکر کیا تھا۔ البوداؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ فتخار ان
 مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ فتخار ۶۰ھ میں مارا گیا اور من جمدان کے حادثہ کذاب
 ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال بنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے

کہ جبریل میرے سامنے کھڑے ہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں وہی لوگوں کو سنا تا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے سوا کسی اور عذر پیش کریں۔ اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ حقیقتہً اور معنی نبی ہونے کا دعویٰ۔ اس میں اس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اس میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقتہً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت خاتم النبیین کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل ہی کہلا دیں جیسے میلہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع میں آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستفاد کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبوت کرتے ہیں۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ دجال و کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونوں عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگر قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

اس کی عبارت تو ضیح مرام میں جو بصفحہ ۱۱۴ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جبرئیل طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے اور غیبیہ

لہ جبرائیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جبرائیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرائیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید اپنے پاس جبرائیل کا بذات خود آنا جائز رکھتے ہوں مگر یہ آپ کے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیڈ کو اڑھ سے جدا نہیں ہوتا۔

اس پر کھولے جاتے ہیں اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک متوجہ سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

الی قال ان النبى محدث والمحدث بنى باعتبار حصول نوع من انواع النبوة۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ معنی نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقتاً اور معنی نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ اور عبارت منقولہ صفحہ ۴۲، میں آپ کا مرسل رسول کہلوانا بھی اس کا مؤید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ او کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال و کذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابوداؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق و سرائح سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو شریعت لائے بلکہ کھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرمایا کہ اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال و کذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو متشنی قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال

ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدوں میں بلا خلاف مانا گیا تو دعویٰ نبوت مستقل بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ فقہار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ واما الذی یدعیہ فانہ یخرج اولاً فی دعویٰ الایمان والصلاح ثم یدعی النبوة ثم یدعی الالہیۃ کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبد اللہ ابن المعتمد وكان صحابياً فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال الدجال لیس فیہ حقاً یجئ من قبل المشرق فیدعوا الی الدین فیتبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفۃ فیظہر الی الدین والعمل بہ فیتبع وبعث علی ذلک ثم یدعی انہ نبی فیفرغ من ذلک کل ذی لب ویفادقہ فیمکث بعد ذلک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ وتقطع اذنه ویکتب بین عینہ کافر فتح الباری)

”دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوائے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوائے خدائی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔“

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوت تبعی ہے۔ پھر دعوائے نبوت مستقل ہوگا۔ پھر دعوائے الوہیت۔ یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔

زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور تم

(خود بدولت) روحانی اور معنوی طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا تھا کہ جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب آپ کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم میں پھیل جائے گا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۸ جلد ۴) یہ بات آپ کی مسلمانوں میں نانی گئی تو آپ اب یہ فرما رہے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آسکتے اور جو مشینگویاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سب سب آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپ سے ظہور پاوے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی رحمت کے اب آپ پر ملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ رہے تو اس کی فہمائش کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں دینی دین کے متعلق سناوے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقاد یہ ہیں ایسی باتیں کہنا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریحی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریحی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔ قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا مثبت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی بے علمی و ناانصافی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مومنوں کے سچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزو قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت

لے چنانچہ بخاری کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھ لیسواں حصہ ہے (باقی بر صفحہ ۸۲)

اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء اور ہے جزئی اور۔ کسی چیز کی جزء پر اس کے کل کا حقیقہً اطلاق نہیں ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقہً ہوتا ہے۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں۔ اور یہ امور جزء میں پائے نہیں جلتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نے اپنی بے علمی اور نا فہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکارِ نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امر وہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریاٹے ناپیداکنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے۔

دلاینتھی بجرہ الذی لاساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے۔ اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پھپھٹائے گا اور آخر اس کی کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سوئی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن و مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچر لوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی تصدیق کر لو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وحی ہیں یعنی وحی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرق کرنا اور مومنوں کے خواب کو جزء نبوت اور نبیوں کے خواب کو وحی یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مومنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں۔ بلکہ وہ جزء نبوت ہیں۔

قادیانیوں! سمجھو! سمجھو! سمجھو! نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

سہ سر سید احمد خان کی تفسیر جو خود کو "نیچر" کا متبع کہتے تھے جس کی وجہ سے ان کو نیچری کہا جاتا تھا (ع-ح)

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے تبادلہ الکار کرنا قرآن کا الکار کرنا ہے۔ اور ان کی تاویلات میں نیچر لوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانون قدرت سے استثناء کرنا بھی اسی اعتقادِ نیچریت کو ظاہر کر رہا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہو سکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقرر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب سر مٹہ چشم آریہ کے صفحہ ۷۰ وغیرہ میں اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ حجة اللہ بالغة میں ہے۔ اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انہما متواتران الی مصنفیہما و انہ کل من یہون امرہما فهو مبتدع یتبع غیر سبیل المؤمنین ر حجة اللہ بالغة ص

صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مومنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔ اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے۔ غیر نبی کا کشف والہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ شرع عقائد نسفی میں صفحہ ۵۴ ہے۔ والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفة بصحة الشیء عند اهل الحق۔

الہام جس کی تفسیر یہ ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ آقا ہو۔ اہل حق (یعنی اہل سنت

کے نزدیک حقیقتِ اشیاء کے علم و معرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔

ایسا ہی ملویح وغیرہ کتب اصول میں ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا

مبطل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں تو وافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت

میں مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مُبْتَن۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۶ میں باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوعہ نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام سجستانی ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور اس کے صفحہ ۲۸ میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ عن عمر ابن الخطابؓ قال انہ سیاتی مناس یعادونکم لشیبہات القرآن فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلو بکتاب اللہ۔

”لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں۔“

اور امام شعرانی نے منہج میں کہا ہے۔ اجتمعت الامة علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ۔

”امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔“

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدارِ نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں درپردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سو خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو ولی کیوں نہ ہوں اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں۔

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔ قال ابن ابی ملیکہ ادرکت ثلاثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یخاف النفاق علی نفسہ۔ (صحیح بخاری ص)

”اسود نے کہا میں نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔“

لہٰذا یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی
 ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔
 شرح عقائد کے صفحہ ۲۳ میں ہے۔ والامن من اللہ تعالیٰ کفر لانه لا یامن مکر اللہ
 الا القوم الخاسرون۔

”خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے

وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں“

اور اس کے صفحہ ۲۳۱ میں ہے۔ لا یبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون

ما مونیون من سوء الخاتمة (شرح عقائد)

”ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ براہونے سے با امن ہوتے ہیں“

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان و

لیس هذا فی اصل شارح تصدیر لہذا الیہ ان لکونہ ظاہراً فی معرض البیان ولا یحتاج

ذکرہ لعلوہ فی هذا الشأن ولعل مراد الامام علی تقدیر صحیحہ وروود هذا الکلام انہ

صلی اللہ علیہ وسلم من حیث کونہ نبیاً من الانبیاء وھم کلھم معصومون عن الکفر

فی الابتداء والانتہاء نعتقد انہ مات علی الایمان واما غیرہ من الاولیاء والعلماء

والاصفیاء بالاعیان ولا تجزم بموتھم علی الایمان وان ظہر منہم خوارق العادات

وكمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی

افراد الانسان ولہذا کانت العشرۃ المبشرۃ واما لہم خائفین من انقلاب

احوالہم وسوء اعمالہم فی مالہم (شرح فقہ اکبر)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں

اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی ہیں اور

نبی سب کے سب ابتداء و عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم یقین رکھتے

ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے

کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات و کمال حالات اور انواع طاعات ظاہر

ہوں کیونکہ یہ یقیناً تب ہو جب کہ ان کا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے افعال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔“

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے (یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوال سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب و سنت و اقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداءً سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلاویں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں اور نہ اس کی نماز جازہ پڑھیں۔ اگر انھیں اعتقادات و اقوال پر یہ رحمت کرے۔
واللہ الموفق للعمل والقبول۔



الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

جواب صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

لے یہ حضرت شیخ الکل کے قلم خود دستخط ہیں۔ (از مرتب فتویٰ ایڈیٹر اشاعت السنۃ)
لے مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب روم کے محدثی تھے۔

تصدیق علماء دہلی واگرہ و عرب حیدرآباد و بنگال وغیر بلاد

لادیب فی ابن القادیانی الغبی الغوی ابتداء بدعة ضلالة وایزنی تحریراتہ
سفاہة و جهالة و زاد فی قلبہ و عقیدتہ موضا و علالة قد حرف عن مواضعہ
الکفر والنصوص وانکو ما هو من ضروریات الدین فهو وامثاله من سرقة
الدین والنصوص انی لاشک ان هذا من الدجالین الکذابین والشیاطین
الملاعین تاب الله علیه او ابتلاہ بالعداب المہین۔ امین یا رب العالمین۔

”اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی
تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھالی ہے۔ کلمات
شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بدہمتا ثابت ہیں انکا
کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذابین اور ملعون
شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔“

محمد عبد الجبار عمر پوری مدرس آگرہ سکول

لاشک فی ان من اعتمد ما بین فی جواب المجیبین الذین صرحوا
مطالب ذلک المعتقد فهو ملحد لان ذلک المعتقد منکر اکثر ظواہر الشرع
وحکم مثل المنکر مما لا یحفی۔

”اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔
وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر
ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔“

کتبہ احمد حسن دہلوی کلکٹر حیدرآباد دکن

طریقة هذا البدجال طریقة ضالة یشهد علی ردھا النصوص

اصاب من اجاب عنى الله عنه۔

”اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رد کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے
حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے“

اسحاق بن عبد الرحمن عربی

الجواب صحیح (جواب صحیح ہے)

محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لاریب فیہ ومن انکرفہو ملحد ذنلیق۔
”جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو اس کے ضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا ہوا ہے“

الوعید المنان محمد عبد الرحمن

الحق لا یتجاوز عما فی ہذا الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

”حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا“

سید محمد ابوالحسن^{۱۳۰۵} سید محمد عبد السلام

هذا حکم صحیح لاریب فیہ (اس فقرے کا حکم صحیح ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں)

سید احمد شالہ پوری

من اعتقد ما فی السؤال لاریب فیہ انہ مضل وضال وکذاب مفسد دجال

لیس فی ردتہ وزندقۃ وکفرہ مقال قاتلہ اللہ المتعال۔

”جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ

خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا اس

کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں۔ خدا اس کو ہلاک کرے۔“
 حرمة الراجی وحمز اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ اللکھوی شاہ پوری

اقول بتوفیق اللہ الوہاب انہ لاریب فی صحۃ ہذا الجواب وانہ لا شک
 فی کفر موزا الکذاب۔

”میں خدا و ہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس
 کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔“

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں فقط ۱۲
 قادر علی عفی عنہ

حضرت اساذنا و شیخنا و شیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ
 برکاتہ نے جو کچھ زبیر رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔
 محمد حسین پٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے

عبد الکریم محمد کرامت اللہ محمد یحییٰ الوالحات محمد الطاف حسین عفی عنہ
 محمد زکویا عفی عنہ ابو الفضل محمد عبدالرحمن ابو الفضل محمد نصیر الدین ابو محمد عبدالعزیز
 محمد بنیامین خان خادم العلماء محمد عیسیٰ ابو محمد ثابت علی

افاد المجیب اجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو نائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسعید یوسف خان پوری

اصاب المجیب - جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح - جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک
مرزا قادیان اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال و جالون مخبر عنہا سے ہے اور
پیرواس کے گمراہ ہیں۔ فقط

فقیر مسعود دہلوی
سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم۔ رمہڑ چھڑ۔ پنجاب

الجواب صحیح - یہ جواب صحیح ہے۔

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السؤال لاشک انہ الدجال۔ جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں ہے وہ بلاشک دجال ہے۔

فتح محمد فتحپوری مدرس ہلی

ومن کان اعتقاده مخالفاً لاهل السنة والجماعة فهو بلا ریب خارج عنہ سیما من
کان اعتقاده مساہوناً فی هذا السؤال مرقوم فهو قطعاً زندیق وموتد۔

”جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلا ریب ان کی جماعت سے خارج
ہے اور خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے۔“

محمد امان اللہ

ان کا کذا فکذا۔ اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے جو
جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔
حدیث عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ ”جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار“

محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص منجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا علم و حال
ہے اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیولی بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی
سادہ لوحی اس بات کی متفہمی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جاوے۔ مذہب بیکو کہ بھی محمد حسین
نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی کھڑی
جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب لوں
نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کہیے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض
جاہلانہ جگر بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات، صحیح مان لی جاویں
کہ مسیح ابن مریم سے یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ الخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا تزییح ہے کہ وہ مسیح موعود
مانا جاوے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے
تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا
کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اٹائیں۔ اگر یہی آزادی اور
الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروزہ فردا میں کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا

لے مولوی عبدالحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل تو ضیح مام و ازالہ اوبہم
نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے (مترتب)

ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں
پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ
قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

ابو محمد عبد الحق (ترلف تفسیر حقانی)

علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے، وہ بے شک دائرہ اسلام
سے خارج اور ملحد و زندقہ ہے۔ نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ

محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکة علی وجه جاءنا به النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وینکر نزول جبرائیل علیہ السلام ویقول ان الملائکة عبارة عن ارواح السیارات
والنفوس الفلکیة ویقول ان لیلۃ القدر عبارة عن الزمان الظلمانی الذی ینقطع
فیه البرکات السماویة ویقول نزول عیسیٰ ابن مریم ورفعه الی السماء بجسده العنصری
من المستحیلاً ومن الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشریع جدید
لا ختم مطلق النبوة ویقول ان سلسلة مطلق النبوة جاریة غیر منقطعة یعد نبینا صلی
علیہ وسلم الی یوم القیامة ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعة المحمدیة لیس هو
عیسیٰ ابن مریم الذی فات بل الموعود مثیلہ وهو انا الذی انزلنی اللہ فی القادیان
وانا الذی نطقت به السنة والقرات ویقول المراد بالرجال الذی نطقت به السنة
منکرى عقیدتی ویقول ان ظواہر

النصوص مصروفة عن ظواہرها وان اللہ تعالیٰ لم یزل یبین مرادہ بالاستعدادات و

الکنایات ومثل ذلك من الاباطیل الخرافات اعادنا اللہ من کل ذلك فلا شبهة عندی

فی کفرہ فهو کافر متعنت معاند للشریعة المحمدیة یرید الباطل ہا سواد اللہ وجہہ۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ تاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکات آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے اس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدائے قادیان میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار شریعت محمدیہ کا مخالف۔ اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔“

محمد اسماعیل

ما اتی بہ المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد
لاصول الشریعة الغرامہ المحمدیة ومن جاحدہا فلا ریب فی کفرہ اللہم ارنا
الحق حقاً وانذقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا ووفقنا لاجتنابہ وانا العبد
الکئیب المستغفر للذنوب محمد ایوب الکولوی صانہ اللہ عن المذنب الجلی الخفی

جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہوا ہے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی

نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔
 میں ہوں بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار
 محمد ایوب ساکن کول

علمائے بنارس و اعظم گڑھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے
 ہیں دیکھے اور ان میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان
 عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطہ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔
 حکیم محمد حسین بنارسی

مجھ کو بھی مولوی حافظ محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔
 محمد عبد الرحمن عفی عنہ (کام مسجد جامع الہدیت بنارس)

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔
 محمد عبد المجید حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم
 فقیر محمد عبد القادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
 عبد الغفور ولی اللہ

بے شک ان عقائد کا مقتدو مجال و کاذب ہے۔

شہید الدین احمد بنارسى

علمائے اڑہ و غازی پور و مہدالواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام

سے خارج ہے۔ واللہ اعلم۔

ابوالخیر محمد ضمیر الحق الادوی

الجواب صحیح۔ "جواب صحیح ہے"۔ جواب با صواب ہے۔

محمد اسماعیل

الفتاحین

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔

وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں

ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں سنت کہ مرزا دارد دائے گرد پس امر و زبور و فر دائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد الغفار

میں نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل
تصانیف میں بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر و مجال و کذاب ہے۔
اور پابندی اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔

کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔

ابو عبد اللہ دودا دریس

علمائے رحیم آباد ضلع درجہ تہمت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساد
وهو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الخفية السمحة
البيضاء وهوذا الجلال والاکرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا في آياته فبعث
فيهم رسولا منهم ومعجزاته فاسس قواعد الشرع والادكان ووضح لهم سبيل
السلام باوضح البيان فرزقوا بالسواء على منهاج الهداية وفاضوا باتباعه
معارج السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه واقتدى على الله كذبا وكذب
على رسوله فكانوا لجهنم خطبا فاتي الله ليقوم اذلة على المؤمنين واعزة على الكافرين
فانصروا الحق وهايبوهم وجادلوهم فكذب المفترون على مناخروهم خاسرين منهم
الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوق الله من عباد الناصرين
المنصودين على الحق لتثايش ما لكهرو حرم نطقهم فاستاصلوا بينا ثم رما
اسسوا ومحووا عن صفحات الدهر ابا طيلهم وما تنفسوا المرشدا الى الذي يدعى
انه المسيح الموعود ونزوله وما تفوه من المفتريات التي ياتيها الله عنها ورسوله
كيف اجتري على ذلك وتبوء مقعدا من النار والنصوص في الباب واضحة ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة في نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة فقتل

الانسان ما اكفرا ولا يرمى ان في بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح و في بعضها
 عيسى ابن مريم و في بعضها ابن مريم فقط و في بعضها عيسى نبي الله و في بعضها
 جملة و اما مكرمته و وقعت حالا فلوك ان اطلق المسيح على سبيل الاستعارة فلا
 معنى لهذه القيود و التصريحات يا للعجب من اجترار شرار المخلوق الذي يفضل
 الناس في حلية اهل الصلاح و المدايق قلله و من شر عن ساق جده في البطال
 من خرافاته و شيد ميذبه لانه اتى بشئ عجيب لا يدركه الا المدرب
 اللبيب و جاهده مجاهدة اللسان و شوش مسلكه بالقلوب و البيات و قعد له كل مرصد
 حتى احجبه و انهزم عدا الله و هرب عن كل مشهد جناة الله عنا و عن سائر
 المسلمين خيرا لجزاء و افاض عليه البركات بكرة و عشيا و انا العبد المفتقر
 عبد العزيز-

” سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا
 اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور دین
 یکسو آسان۔ روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی
 نصرانی اور ملحد بن گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ
 ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیے اور سلامتی کے راستے
 خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی
 سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے
 لگے اور رسولِ خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا
 کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق
 کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدوں منقریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری
 اذہمے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ
 بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد
 اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و متحقق ہو چکا تھا سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں

سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہیں۔ ان مخرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی مکر بند توڑنے کی توفیق دی۔ پس ان حقایقوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحہ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا دیں۔ ان مخرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں انکاری ہیں نہیں سنا اس نے اس افتراء پر کینہ کر جرات کی اور اپنے لیے آگ میں جگہ بنائی۔ مسیح موعود کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن بیان ہیں۔ جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہیں۔ انسان مدعی مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیسیٰ بن مریم۔ بعض میں ابن مریم۔ بعض میں عیسیٰ نبی اللہ۔ بعض میں یہ جملہ وارد ہیں۔ کہ حضرت مسیح ایسے حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدوں اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس بدترین غلطی کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہن کر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی طمع سازبیلوں کے ابطال کے لیے نڈی کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ اس کے جواب میں ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں سکتا۔ وہ اس سے نہ بانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات نازل کرے۔“

عبد العزیز رحیم آبادی

ہکذا قولی فیہ واعتقادی وبہ ثقتی وعلیہ اعتمادی۔
 ”یہی قادیانی کے حق میں میرا قول و اعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق و اعتماد ہے۔“
 عبد الرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیروان و ہم مشرکوں کو ذریعات دجال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہیں ہو سکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون في اخر الزمان دجالون كذابون یا تو نکرو من الاحادیث بما امرت سمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رجاء مسلماً

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمان میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا و تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکانہ دیں۔“

(مولانا) محمد بشیر سہسوانی

مجدد بولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے۔ بے شک یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولانا صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔ مولانا سلامت اللہ جیرا چیری
 طریقہ الکذاب الدجال مرزا قادیانی طریقۃ اهل الضلال لاشک فی ذلك ومن نبتلہ
 فی ضلالہ فهو مثلہ وقد حدثت فی رسالۃ رد ما افتراه جازاہ اللہ بما هو اہلہ۔

۱۰ حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب صدیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیف الحق الصریح فی حیات المسیح ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

”کذاب و جال مرزا قادیانی کا طریق مگر اہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔“

علامہ شیخ حسین بن معین الانصاری عوبنی یمانی

علمائے لودھیانہ وغیرہ

هذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔“

مشتاق احمد

الجواب حق والحق يعلو ولا يعلى۔ یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔“

حورۃ نور محمد

الجواب صحيح۔ ”جواب صحیح ہے۔“ الجواب صحیح ”جواب صحیح ہے۔“

قویان علی لکھنوی

عبد القادر

قد صح الجواب۔ تحقیق جواب صحیح ہے۔ المجیب مصیب۔ ”مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔“

نوالدین خان

محمد حسن رئیس و سرگودہ المہریت لودھیانہ

علمائے امرتسر، سوہانپور وغیرہ

ماقالہ القادیانی خلاف ما قالہ اهل الاسلام۔ جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے

غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں۔ اللہ

جل شانہ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔

عبد اللہ الغنی غلام رسول العنقی

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہیں۔

انا السراجی رحمتہ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلہ و اقاویلہ عاقلہ۔ ”مرزا قادیانی کے عقائد باطل ہیں اور اس کے اقوال بے کار ہیں۔“

احقر العباد غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان مہوم

ماقال المرزا فهو مخالف لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ۔ ”مرزا قادیانی نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔“

غلام معی الدین

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ کفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمعیل جنجھانوی

ماقال مرزانی اقوالہ فهو باطل عند اہل الاسلام۔ ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اس کی دینی مرزا قادیانی کی عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف

عقائد اہل سنت جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ

رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل سنت جماعت کا ہے۔

الربیب احمد اللہ

مواہب خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی

بب سد دلسانی واسلل سخیمۃ قلبی واجر قلبی بما تحب وترضی

”اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری تلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔“

لا ریب فیہ ان مدعی الہود المذکورۃ فی السؤال مخالف رسول رب العالمین

یتبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول بعد ما تبین لہ الہدای ویتبع غیر

سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ متبع فی الاسلام طریقتہ

الجاهلیۃ ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وهو فی الآخرۃ من الخسیرین۔ من الذین

قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی آخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکو

من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

رواہ مسلم۔ قال علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر ودعوی الجنۃ بعد نبینا صلی اللہ

علیہ وسلم کفر بالاجماع واضراخہ فحایت الہنود والنصارى اکثرہم فمن اضلہم

اللہ علی علم فمن یہدیہم بعد اللہ اسأل اللہ الہدی لی ولہم وسائر المسلمین

اللہما ہدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنتک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

”اس میں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہے رسول خدا مخالف ہے، اس

راہ کا پیرو جو مومنوں کی راہ نہیں۔ اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) جو شخص رسول خدا کی مخالفت

کرے۔ بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو۔ اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر

چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کریں گے

اور وہ برسی پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخصوں سے

خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اختیار کرتا ہے۔ اور

(خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ

دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں سے

جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں وہ جال کذاب پیدا ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ کے مخنت ہیں۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان کو کون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“

عبد الجبار ابن شیخ عبد اللہ الغزنوی

قولی فی صاحب قادیانی ما قالہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ حیث قال کما ان خیر اللنا
الانبیاء فشر الناس من تشبه بهم من الکذابین و ادعی انہ منہم لیس منہم فحیر
الناس بعدہم العلماء والشہداء والصدیقون والمخلصون فشر الناس من تشبه
یوہم انہ منہم و لیس منہم انتھی۔ و فی لفظ الحدیث فهو لا اعادل خلق اللہ تسعیرہم
النار یوم القیمة عیاذ باللہ۔

”قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں
سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں
اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء
اور شہید اور صدیق اور باخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ بتائیں کہ ہم
ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے
اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں سمجھ لکا جائے گا
خدا اس سے بچائے۔“

احمد بن عبد اللہ الغزنوی

المحمد لله اما بعد فيقول الراعي الملتجى الى رحمت ربه القوي ابو محمد عبد الصمد
الغزنوي ان غلام احمد قادياني الغوي الغبي صاحب العقيدة الفاسدة والرأى
الكاسد ضال مضل زنديق بل هو اضل من شيطانه الذي لعب به وان مات على
ذلك فلا يصلى عليه ولا يدفن في مقابر المسلمين لان لا يتاذى به اهل القبور۔

”سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار اور ملتجی رحمت رب قوی عبد الصمد غزنوی
کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ
ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے
جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی
جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پادیں۔“

عبد الصمد

لا یدب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندق باطنی قسوطی وانہ من الذین
قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیخوذج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلتک
الاهواء کما یتجادی الکلب بصاحبہ لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخلہ وانہ من
الذین قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینیدای الساعۃ کذا بین فلحدوہم

”اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد باطنی قسوطی۔ اور وہ
ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری
امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کریں گی
جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ
اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچو۔“

الوادریس عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم - ملك يوم الدين - اياك نعبد و
اياك نستعين - اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين - آمين - اللهم صل على محمد وآله وبارك وسلم - یہ مسئلہ عنہ شخص
اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا - دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا -
دن بدن فیوضہ لہ القبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدر دانی
نہ ہوئی - نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی - زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس کے موافق کتاب و سنت
میں تحریف و الحاد و یہودیت اختیار کی - پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا - فیوضہ لہ البغضاء
فی الارض کا مصداق بن گیا - قال اللہ تعالیٰ فی امثالہ وائل علیہم نبأ الذی اتیناہ اياتنا
فانسلم منها فاتبعه الشيطان فكان من الغوین - ولو شئنا لرفعناہ بها ولكنہ اخذ
الی الارض واتبع هواہ الاية اللهم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور - یا مصرف القلوب
صرف قلوبنا وقلوبہم علی طاعتک - آمین و صلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم

عبد الواحد بن عبد اللہ لغزنی

الحمد لله نحمده و نستعينه و نسأله الهدى و صلى الله على محمد وآله - المسؤل
عنه عندي مطفى لنور الله والله متم نوره ولو كره الكفرون - محرف للكتاب و
السنة و تحريفه اشد من تحريف اليهود و النصارى و مخالف لجميع المسلمين
و خال لريقة الاملام من عنقه و ان مات على ذلك فيقوم يوم القيمة فاورد هم
النار و يبس الورد المورود و اتبعوا في هذه لعنة و يوم القيمة يدعون الى اشد العذاب

۱۔ زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے - ۲۔ زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے -
۳۔ ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں - پھر وہ
ان سے (یعنی ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا - پس وہ بھکنے والوں سے ہو گیا - ہم چاہتے تو ان آیات
کے ساتھ اس کو بلند کرتے - مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا -

رب اعوذ بک من درک الشقاء وسوء القضاء والنجا النجا۔

”اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال و جواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے نور (اسلام) کو سمجھنا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو لوپورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ کتاب اللہ سنت میں تحریف کرنے والا ہے۔ اس کی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی مسلمانوں کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکلنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرقوم قیامت کے دن اپنی پیروی قوم کے آگے ہوگا۔ اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے و رود ہے۔ ان سب (اتباع و مقبوع) پر دنیا میں لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو اپنا آپ بچاؤ۔ نجات کو لازم بکھڑو۔“

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

لا شك ان مرزا کافر و مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال و سواس
خناس فمن شك في مقالتي هذا فليبا هلني۔

”اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ۔ ملحد ہے، دجال ہے، دوسو ڈالنے والا۔ ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کرے۔“

بیت اکفر مرزا فهل من مباهل بيا هلني في انه ليس كافر
میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کہے

عبداللہ الحق غزنوی

لہ یہ وہ صوفی صاحب غزنوی ہیں جو مرزا سے مباہلہ کرنے کا اہتمام دے چکے ہیں۔

مواہر علمائے لاہور

عقائد و اقوال مندرجہ سوال در کتابے معتبر اہل اسلام ندیدیم و نشنیدیم۔ اہل اسلام را باید
کہ ازین عقائد و اقوال احتراز واجب دانند و اتباع شریعت حق نمایند۔ و معتقد این عقائد
لا از اہل اہوائے و ضلال باید دانست۔

غلام محمد بیگوی بقلم خود

ادعاء الجنوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر صريح مخالف للقران۔
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے)
کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف“

العبد فقیر نور احمد امام مسجد اناکلی لاہور غلام احمد مدارس مدرسہ نکودر
فادد حال لاہور

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين والى اجمعين
اما بعد فلما رأيت الناس مختلفين في امر مؤلف توضيح المرام والبراهين حتى وجدنا
بعضهم معتقدا بكمال ومصداق مقاله و قليل ما هم واكثرهم حاكما بفساد و جاز
بالمحادة و جهت ركاب النظر و مطية الكفر الى مباحة كلامه لا نظير على المارب و اظهر
على المطالب فاذا هو منكر الخوارق و جاهد کمالات اكرم الخلائق و محرف النصوص
عن معانيها و مخرج الكلمات الحققة من مواضعها و منكر صفات المملیكة بل انفسها
لان ما يطلق عليه الاسم شئ ليس له حظ من مصداقية حقائقها فصرت من ارتداد
على اليقين و وصل المحادة عندى الى حق اليقين فمن ياتيه مصداقا فهو من الضالين
ومن فرعن قربة فهو من الامنين اعاذنا الله من شره و شر احزابه الى يوم الدين۔

بعد حمد و صلوة۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی
نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعض اس کے معتقد کمال اور صدق مقال ہیں۔ مگر وہ

سے یہ مولوی صاحب مسجد شاہی لاہور کے امام اور تمام خفیضان شہ لاہور کے مقتدا ہیں۔

بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدان کلام میں دوڑایا تاکہ اس کے مطالب و خیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا۔ اور معنی قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات تشریح کو اپنے ٹھکانے سے نکلنے والا۔ صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد۔ جو اس کا مصدق و موید ہو وہ بھی گمراہ ہے۔ اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے اور اس کے اتباع کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

العبد غلام احمد مدارس مدد نعلانیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ سید المرسلین و خاتم النبیین و آلہ و صحبہ و اجمعین۔ و بعد فقد آیت الاقوال المذكورة في هذا الاختاء لغلام احمد الكاديا و وجدتها يقينا في كتبه المطبوعة الشائعة ايضا فاقول انها مصادمة للشرعية المحمدية الغراء و مناقية للملة الخفية البيضاء مما افيض علينا من جماعة الصحابة و التابعين و وصل اليها عن ائمة المسلمين من الفقهاء و المحدثين فلا شك في ان من يصدق الاقوال المذكورة و يسلمها كما ثنا من كان ماين ما كان فهو خارج عن حوزة الاسلام و الايمان و ما دق عن اتباع الحديث و القرآن هذا والله عزيز و انتقام في يوم الفصل و الخصام۔

میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصدق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے اور اتباع قرآن و حدیث سے باہر۔

العبد محمد عبد اللہ ٹونکی مدرسہ عالیہ پنجاب یونیورسٹی

لاذیب فی ان ما تقولہ المرزا خلاف ما قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان
ما جاء بہ السحرات اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین ویحق اللہ الحق
بکلماتہ ولو کسرة المجرمون۔

” اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مخالف ہے۔ جو کچھ وہ لایا ہے سحر کی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق
کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔“

فقید الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام وازالہ الامور ہام مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اعتقاد و
مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائک بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے انبیاء
پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک
کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔
موسیٰ کا عصا سانپ حقیقی نہیں بناتا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں
بیان ہے) زندہ نہیں کیا۔ بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریم تھے۔ علی ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و
مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سبیل سلف صالحین مہین
کے مخالف ہیں لہذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں۔ اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے
ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین تولد ما تولیٰ
فصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے۔ ان کو لازم ہے

۱۔ سحر اس لیے کہا ہے کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ وہ ”مکرم“ یعنی ہو کر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔
۲۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے
جو مومنوں کی راہ نہ ہو۔ اس کو ہم ادھر ہی پھیریں گے۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے
وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلاء سے نہ صرف دو چار سے بلکہ صد ہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑیں فقط۔ وما علینا الا البلاغ۔

الراقہ خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاذیب مرزا غلام احمد قادیانی کے عادی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیات باطلہ و لغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعویٰ کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے خفا ہے۔ کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات، تویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولیٰ الابدان مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیم جس قدر اس کی نارشرارت کے اطفائین آب جہد مشکور و سعی و فوراً راضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان شان قابل مرحلہ ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی۔ اور مفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موفق حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق، سائے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام و ساعات، بر جمیع اوقات و اوقات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ جاء الحق و ذمق الباطل۔

مجھے اپنے بعض بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام۔ فتح الاسلام۔ ازالۃ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غر و ملت بیضاً مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرہ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادی مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی

صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون و مثنون فرماتے۔ آمین یا بادی المصلین بجزمت
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حورہ فقیر سید ظہور الحسین عفی عنہ
سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ بٹالہ شریف

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلك العقائد فقد ضل ضللاً بعيداً۔
”جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھول گیا۔“

حورہ مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

ماکتب فی هذا الكتاب صحیح بلادیب و تنویہ۔ جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے ہر بلاشک مصلح ساری صحیح ہے۔

حورہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مہرور مغفور

المسطور حق لاریب فیہ... ”اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔“

العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بٹالہ

ما حردہ فی هذا الورق صحیح... ”جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔“

العبد ابوالحسن محمد حسین عفی عنہ

(یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں۔)

ذلك الكتاب لاریب فیہ المجیب مصیب۔ اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے تھیک جواب دیئے۔

حردہ محمد فخرالدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً ومصلياً و مسلماً۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد متحدہ نہ تھیں نہ مفرد نہ مرزا صاحب
قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال

جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جانا تو ضعف ایمان پر وال ہے
 جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن طارق بن شہاب قال اول من بدم بالخطبة قبل العيد مروان
 فقام اليه رجل فقال الصلوة قبل الخطبة فقال قد تولك ما هنالك فقال ابوسعید اما هذا
 فقد قضی ما علیه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكراً فليغيره بيده فان
 لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان۔ رواه مسلم۔

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے۔
 صرف بعض مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت
 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتوں کے
 پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے۔ اور وہاں کہہ ان سے پیشتر خروج کر چکا ہوگا (قتل
 فرمائیں گے۔ اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث
 صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفسی
 بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر

ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تكون المسجدة الواحدة خیرا
 من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقروا ان شئت من اهل الكتاب لیؤمنن
 بہ قبل موته متفق علیہ۔ اس حدیث میں گویا ابو ہریرہ نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے
 ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وعنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فیکسرن الصلیب ویقتلن الخنزیر
 لیضعن الجزیة ولیتکنن القلائص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحار والتباغض و

۱۔ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا جس پر
 ابو سعید خدری نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس
 کو ہٹائے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔
 ۲۔ ان احادیث کا خلاصہ مطلب فتوے میں بر صفحہ ۱۰۹۔۔۔ ۱۱۰ گزر چکا ہے۔

التعاسد وليد عون الى المال فلا يقبله احد - رواه مسلم وفي رواية لهما كيف انتم
 اذا نزل ابن مريم فيكم واما صكم منكم انتهي - ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ
 نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مريم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے
 اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔
 امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں معناه یکسره حقیقۃ ویبطل ما تزعمہ انصارى
 من تعظیمہ و فیہ دلیل علی تغییر المنکرات و آلات الباطل و قتل الخنزیر من ہذا
 القبیل و فیہ دلیل المختار فی مذہبتنا و مذہب الجمهور اننا اذا وجدنا الخنزیر
 فادار الکفر او غیرہا و تمکننا من قتله قتلناہ انتھی - اور مرزا صاحب نے اپنے تئیں
 مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مريم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث
 اور کہیں تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ
 اظہارِ حرمتِ صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ حرمت "صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام ہے مشہور و معروف
 ہے اول تو یہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے اور ان کی تاویل باطل ہے۔ نہو المطلوب اور
 قتلِ خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اظہار ہے اور ظاہری معنی پر یہ اعتراض دیا ہی کیا
 ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھریں گے حالانکہ محاورہ اہل زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو قتل
 کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ
 جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر مباشرت بنفسہ میں بھی کوئی حذور
 نہیں ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرماویں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا اور یہ امور
 ان سے بطور نسخِ شریعت محمدیہ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام واقع نہ ہوں گے۔ کیونکہ نبی مستقل
 ہوں گے بلکہ تابعِ شریعت محمدیہ ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نسخ اور مبین اکام مذکورہ
 ہیں۔ کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرمادیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام

لہ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتلِ خنزیر سے حقیقۃً خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

موجودہ ان کے آنے تک ہیں۔ پھر تبدیل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔
 فعلیٰ هذا قد يقال هذا اخلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا ابدل الجزية
 وجبت قبولها ولم يجز قتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس بمستمرا
 الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام وقد اخبرنا النبي
 صلى الله عليه وسلم في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى صلى الله عليه وسلم
 هو الناسخ بل نبينا صلى الله عليه وسلم هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم
 بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد
 صلى الله عليه وسلم انتهى۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے۔ کہ کوئی اس کو قبول
 نہ کرے گا۔ بعض حواری مرزا صاحب اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے
 ہیں۔ یعنی بذریعہ اشتہارات وعدۃ العام کا دیتے ہیں۔ اور کوئی قبول نہیں کرتا سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَا
 تَأْوِيلِ وَاهِي هُوَ اَوْ كَيْسَا خِيَالِ مَحَالِ هُوَ كَيْنُوكَ كَثْرَتِ مَالٍ وَعَدَمِ قَبُولِ كِي تَشْرِيحِ صَافٍ طَوْرٍ پَرِ اٰپِنِ
 فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جو ان بیکار پر بڑی پھرے گی کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔
 اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اسی وقت ایک سجدہ دنیا وَمَا فِيهَا سے بہتر
 ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تمام دنیا ہی کی طرف ہے۔ حتیٰ کہ عموماً
 ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اَلَا مَا شَاءَ اللَّهُ بَلْ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ لَعَنَ اللَّهُ الْكٰفِرِيْنَ
 کے کہنے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں ناچہ بیاں۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب
 جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا
 انکار بدیہی البطلان ہے۔

بہیں تفاوتِ راہ از کجاست تا رہ کجی

چونکہ مرزا صاحب سے ان امور صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادھر رخ بھی نہ کیا اور حدیثِ مشق

۱۔ اس عبارت کا ترجمہ فقرے میں لکھنا چاہیے۔

میں دوبارہ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ماکان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ کمالا یحییٰ علی اللیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پھول پر اترنا دمشق کے منارہ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آکر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فی تزوج ویولد له ویمسک خمساً واربعمین سنة ثم لیوت فی دفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوٰۃ۔ اور ظاہر ہے کہ علامہ بن جوزی محدث کو رد احادیث موضوعہ کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں غالباً صحیح ہے۔ اور مرزا صاحب کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لا طائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امام مکہ منکو کے یہ معنی لینا کہ آنے والا ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ حقیقتاً ابن مریم علیہ السلام نہیں ہوں گے خیال محض ہے اس لیے کہ امام مکہ منکو کی تفسیر دوری جگہ آگئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام نہیں گے۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزل طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمتمہ اللہ ہذا الامۃ دعا مسلماً۔ بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام نہیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فامکم بکتاب اللہ ویکھو مسلم صفحہ ۸۷ جلد ۱۔

الغرض مرزا صاحب کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل غلط

۱۔ اس کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو پہلے اردو میں کہا ہے۔ ۲۔ اس حدیث کا ترجمہ فتوے کے صفحہ ۲۸

میں ہو چکا ہے۔

حقاً پہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ مسلم میں ہے۔ وان الدجال مسوح
العین علیہا ظفرة غلیظة مکتوب بین عینہ کافر یقرئ کل مومن کاتب وغیر کاتب۔

”اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخن ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین
لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔“

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو ان پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ
عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب کتہ پر قتل فرمائیں گے۔ اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز
تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی
دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اس میں ہے۔ قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لبثت فی
الارض قال اربعون یوماً یوم کسنة و یوم کثور و یوم کجمعة و سائر ایامہ کا یا مکہ
قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذا لک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیہ
صلوة یوم قال لا اقدر و الہ قدرہ الی اخر الحدیث۔

”ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنا عرضہ زمین میں ٹھہرے گا۔ آپ نے
فرمایا چالیس دن۔ جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا
اور باقی اور دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی
وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔“

اور پھر یا جوج ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض و باء عام سے
مرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔
اب مرزا صاحب کا دجال سے مراد با اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریفِ احادیث
صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں۔

غرض کہ باب تاویل میں مرزا صاحب نیچر لوں سے بڑھ گئے ہیں۔ اور جس طرح احادیث
موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکا

یا تاویل باطل کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ من کذب علیّ
متعمداً فلیتبع مقعداً من النار کذا فی الصحاح۔

الغرض یہ عقائد مرزا صاحب کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہیں اور خلاف اجماع
امت ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویستبع غیر مسبیل المؤمنین نولہ ما توتیٰ ونصلہ
جہنم وساءت مصیبا۔ اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جو ان سے
خارج ہو مستحق نادر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی الضلالة وید
اللہ علی الجماعۃ ومن شد شد فی النار۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شد شد فی النار۔ رواہ ابن ماجہ من
حدیث انس کذا فی مشکوٰۃ۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه۔ رواہ احمد والوردی وکذا
فی مشکوٰۃ۔ اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس رجال کذاب پیدا
ہوں گے اور سب کے سب رسالت کا دعویٰ کریں گے سو یہ دعویٰ بھی مرزا صاحب کی کلام میں
پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی شرح المسلم وقد وجد من هؤلاء خلق کثیرون
فی الاعصار واهلکھم اللہ تعالیٰ واقلع اثارھم وکذا لک لیفعل لمن بقی منهم انتھی۔
اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں
مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں۔ حالانکہ ع

نہاں کے ماند آں راز کے کز و سازند محفلہا

جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مدعا قائل دام

اے امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق و اجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔ اے بڑی جماعت
کے پیچھے لگو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔ اے جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا
پٹا گردن سے نکال دیا۔ اے ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔
ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔

میں آئے۔ اب میں خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کو انہیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عموماً کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ اور نیز ان کے متبعین کو امور حقہ پر لاوے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء مکتبہ راجی رحمہ اللہ القوی احمد علی عفا اللہ عنہ پٹالوی مدرس

مدد سہ اسلامیہ پٹالو

علمائے شہر پٹالو ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل تو ضیح و فتح۔ ازالہ نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد منکرہ بے شک و بلاشبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی حافظ غلام مرتضیٰ پروفیسر فارسی

مولوی محمد اسحاق واعظ مفتی شہر پٹالو

ہندو کالج پٹالو

پروفیسر عربی ہندو کالج پٹالو

مولوی غلام محمد عفی عنہ

مولوی فاضل

کرامت اللہ

هذا الجواب صحیح وحق صریح والحق احق ان یتبع۔

”جواب درست ہے، خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔“

حشمت اللہ سنوری

اے مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور دلائل خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰۱ ازالہ۔

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔
مولوی طالب علی لاہودی مقیم پٹیالہ

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ نامہ ہو خواہ ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے
وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(مولوی) حافظ عظیم بخش سکھ بنگہ ضلع بوٹیا رپور مقیم پٹیالہ (یہ صاحب بھی مرزا کے خواری تھے)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔
العبد فقیر عبد العزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سرسہ خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت و جماعت
ہیں لہذا مجھ کو بھی سب علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔
(مولوی حافظ اسید محمد عنایت علی

الجواب صحیح ”یہ جواب صحیح ہے۔“
خادم امام الدین حسین پروفیسر عربی و فارسی اور نیشنل ڈیپارٹمنٹ ہند کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت و الجماعت کے خلاف ہیں ایسا
شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔

العبد خاکسار محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھنؤ کے ضلع ویرز پور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے ممتاز اور
نام آور علماء ہیں اور صاحب برکات و الہامات مشہور ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلا اولیٰ اجنحة مثنیٰ
وثلاث ورباع ۛ ینزله فی الخلق ما یشاء ان الله علیٰ کل شیء قدید المصلوٰة والسلام
علیٰ رسولہ الامین محمد المبعوث فی الامیین بیوام مع الکلم والکلام البین وعلیٰ الہ
واصحابہ اجمعین ومن تبعہم الی یوم الدین۔ اما بعد جو عقائد کفریہ مرزا کا دیانی کے سوال
میں مرقوم ہیں۔ ہر ایک کفر مذکور اس کے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی و وفاقی ہے۔ معاذ اللہ
اس کا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیسا کہ یہ اس نے بعضے اشتہاروں
میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے۔
اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیحہ مرفوعہ جس کو علمائے حدیث
نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے واجب القبول والعمل بالاجماع ہے۔ اس کا منکر مکذب
اپنی رائے سے موضوع و باطل کہنے والا کافر و مرتد ہے۔ اس میں بہانہ قول امام کا یا کشف
الہام کا یا عقل نافرجام کا کچھ کام نہیں آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی
کافر ہے۔ پس میری تحقیق میں یہ ملحد کا دیانی اشد المرتدین عجیب کافر و منافق لاثانی ہے۔ اس
لیے اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں سب اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں ملحد
صریح اور سخت بے ایمان بنا دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے
اور اس کی پوچ تاویل میں قابل التفات نہیں۔ اور نہ لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت تاویلیں
نہیں صاف تمسخر مناققانہ اور استہزاء کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوائے الہامی اس کا کہ میں عیسیٰ
علیہ السلام کے نزول موعود کا مصداق ہوں استعسایے کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔
کیونکہ استعارہ مجاز کا قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانعہ ارادہ معنی موضوع کہ سے ہونا ضروری ہے۔

اور یہاں کوئی قرینہ مانعہ ارادہ معنی حقیقی سے نہیں ہے جو جو مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا تمام ہے۔ والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فی الکلمة المستعمله فی غیر ما وضعت له فی اصطلاح بہ التخاطب علی وجه یصح مع قرینة عدم ادا تہ ای اداة الموضوع له (مختصر معانی مع متنہ تلخیص المفتاح) والاستعادة تفادق الکذب بوجهین بالبناء علی التاویل ونصب القرینة علی خلاف الظاہر فی الاستعادة لما عرفت انہ لا بد للمجاز من قرینة مانعة عن ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متنہ) اور بلحاظ صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہ میں قرار نہیں دیا۔ اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ فی تفسیر ابن کثیر و قولہ سبحانہ و تعالیٰ وانہ لعلم للساعة ط تقدم تفسیر ابن اسحاق ان المراد من ذلك ما بعث به عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام من احياء الموتی و ابراء الاکمہ والابوص وغير ذلك من الاستقام وفي هذا الظرو والعد منه ما حكا قتادة عن الحسن البصری وسعيد بن جبیر عن الضمیر فی وانہ عائد علی القرآن بل الصحیح انہ عائد علی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فان السياق فی ذکرة ثمر المراد بذلك نزوله قبل یوم القيمة كما قال تبارک و تعالیٰ وان من اهل الکتب الا یؤمنن بہ قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم یوم القيمة یكون علیہم شہیداً ط ویؤید هذا المعنی القراءة الاخری وانہ لعلم للساعة ط ای اداة ودلیل علی وقوع الساعة قال مجاهد وانہ لعلم للساعة ط ای آیتہ للساعة خروج عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل یوم القيمة وهكذا روی عن ابی هريرة و ابن عباس و ابی العالیتر و ابی مالک و عکرمہ والحسن و قتادة و الضعک و غیرہم وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خبر بنزل عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القيمة اماما عادلا و حکما مقسطا انتہی۔

* اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی دانہ لعلم للساعة تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مادنا دانہ سے اور کوڑھ سے کو اچھا کرنا۔ مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید ذرہ تفسیر

جو قنادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی توثیق دوسری قرأت ^{لَعَلَّكُمْ لِلسَّاعَةِ} ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نکلنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ وابن عباس اور ابو العالیہ ابو مالک، عکرمہ، حسن، قتادہ، ضحاک وغیرہ سے مروی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں آچکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے اہم عادل ہو کر آئیں گے۔

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۹۸، ۲۹۹ میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اول تو صریح مرام میں۔ میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بنیات الہام سے قائم کیا گیا ہوں الخ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے۔ اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنانا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ منسخر منافقانہ اور استہزا نہیں تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاء ہم جہنم بما کفروا واتخذوا ایاتی حسداً۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنیت ہے اور آپ کی فصاحت بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے بعثت لیجمع الکلم الخ متفق علیہ اور فضلت علی الانبیاء بعت اعطیت جوامع الکلم۔ دعاء مسدود کما فی مشکوٰۃ فی باب فضائل

لہ اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ آنحضرت کی فصاحت و بلاغت اور کلمات جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ الرما صحابہ اجمعین و فی الحدیث متفق علیہ
 ایضاً ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ یسرد الحدیث کسرد کم کان یحدث حدیثاً
 لوعده عادلاً حصاً کما فی المشکوٰۃ فی باب اخلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی صحیح البخاری
 کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم لکلمة اعادها ثلاثاً حتی تفہم عنہ کما فی کتاب العلم
 من المشکوٰۃ و فی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث
 کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ
 ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر تعلیم و افہام تفہیم میں سب انبیاء
 علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے۔ تو پھر آپ کی کلام کے مقابلے میں محدثین ملہمین کی عبارات الہامات
 کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ الہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے و اتینہ الحکمة و فصل الخطاب۔
 قال ابن عباس بیان الکلام کما فی المعالم یعنی عطا کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی
 جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولیٰ اس کمال میں اعلیٰ و
 اولیٰ ہیں۔ لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ و قولہ علیہ السلام خیر الہدی ہدی
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختصر معانی میں ہے۔ و فصل الخطاب۔ اسی الخطاب المقصود
 البین الذی تبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ و هذا فی المطول کفر العظیم کا دیبانی
 علماء مفسرین و محدثین جو ظاہر علم تفسیر و حدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ یہ بے مغز
 خدمتیں ہیں۔ اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں روکھیو
 فتح اسلام صفحہ ۸) قال اللہ تعالیٰ و لئن سألتہم ليقولن انما کنا نخوض و نلعب قل
 ابا اللہ و آیتہ و رسالہ کنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم جو کوئی دین
 کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات
 میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضروری ہے (تفسیر موضح القرآن)

اللہ اکبر۔ دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاداً نہ ہو۔ معاذ اللہ
اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے میں کیا شک ہے۔
الواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے ۵

دینی علم یا عالماں کرے اہانت کو پا کرے اہانت شرع دی ادہ بھی کافر ہو
اور علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص
قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوهَا اور علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔
یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار۔
بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ متلزم ہے۔
اس کفر اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ ان هذا الا قول البشر ہے۔
کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدانے
جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی
فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال
ان القوان مخلوق فهو کافر۔

اور خروج یا جوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج و جبال سے مسیح یعنی
کا دیانی کا کذاب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا۔ اور احمد مبشر بالقرآن ہونے
کا بھی کفر صریح ہے اور علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرت نیت ہے اور اپنی
ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا یہودیت ہے۔ اور جو مومنین ان کفریات صریحہ کو برحق
مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے

لہ یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی
اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ لہ ان کا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ واحباءہ یعنی
ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

کرتے ہیں اور اس پر بزرگی کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز اس کے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من بنى بعثه الله

في امته قبلي الا كان له في امته حواريون واصحاب ياخذون بسنته ويقتدون
بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون و يفعلون ما لا
يؤمرون فبن جاهد هم بيده فهو مؤمن ومن جاهد هم بلسانه فهو مؤمن ومن
جاهد هم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل - رواه مسلم -

”حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے سوا ہی اور اصحاب گزر چکے ہیں جو اس کی سنت و طریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے جو دل سے ان کا مخالف ہو وہ مؤمن ہے۔ اس کے بعد یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو تو دائرہ رائی کے برابر ایمان نہیں ہے۔“

اور جو اس لمحہ کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس

حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ لَعَنَ اللهُ مَنْ اُوِيَ مَحْدَثًا - رواه مسلم - یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی ملحد محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ روایت چھری میں لکھا ہے۔

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقینوں	اس وچہ شک نہ شبہ کوئی ہے مساف ایمانوں دنیوں
جویں انکار فرشتیاں یا انکار جنات شیطاناں	یا تھوٹے بیاج حلال بچپانے یا منکر اماناں
یا معجز پاندا منکر ہوئے من تاویلاں ناماں	یا کہے قرآن کلام محمد کافر باجہ کلماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف ابابا	وچہ قرآن جو قصہ مریم جو ٹھاسنفسہ آبا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا منے قول نساہی	ہک آیت دامنکر کافر جو نکر سدا مارا

لہ روایت چھری مولانا محمد بن بارک التذکی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے اشعار منقولہ بالا کا

اور تاویل میں ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء و تمسخر ہے۔ خدا رسول کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کو سمجھانا نہیں آتا۔ اور میرے الہام بنیات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویلیں کہی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح ابن مریم میں معنی مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور اللف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فعل کا ہے جو حمیر ہے۔ کما
به الہام المجدوب الجسوفی حدثنی به عبد الغفور قال حدثنی به
عبد الواحد قال عبد الغفور حدثنی به المجدوب بنفسه اور میں نے فکر کیا ساتویں
تاریخ ماہ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دقیقاً صفحہ گزشتہ مکتوبی سود کو حلال جانا۔ یا معجزات کا انکار کرنا۔ یا قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ ویت چیرٹی بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔
۱۷ تا موس میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ منفی۔

۱۸ یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ
غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبد الواحد و ماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انہوں نے خود اس مجذوب
سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر گادویانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۱۱ سطر ۱۱ میں کیا ہے۔
اس مجذوب کو حکیم نور الدین جموں سے قادیان میں جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لے گیا۔ وہاں پر مجذوب
صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ گادویانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدی
بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب بعاوضہ برس یا عذاب بیمار
ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہوگی۔ وہ وہاں سے واپس آئے
تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اس سے معذور ہو گئے ہیں۔

یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے (ایڈیٹر)

کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولئک ہما الکفرون حقاً۔ ہکذا تطبیق الہامہ بالقوان
والحدیث و ہکذا تطبیقہ بالہامی۔ اللہ رب جنائیل و میکائیل و اسوائیل فاطر
المسکوت والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ
یختلفون اهدنی لما اختلف فیہ من الحق یا ذلک انت تہدی من تشاء الی صراط
مستقیم۔ ان ملحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الاکذبا۔
نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حردۃ العبد الضعیف عبد الرحمن المدعو ابیحی الدین من مقام لکھو کے فی
جواب سوال المولوی محمد حین عافاہ اللہ وایای فی السارین

الجواب صحیح۔ "یہ جواب صحیح ہے۔"

الملتجی الی اللہ محمد بن مخدومی باریک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع
فیروز پور پنجاب مصنف تفسیر محمدی و النواع محمدی وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ وفضل علی رسولہ الکریم

میرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں معروف تھا۔ جب
اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو ملحد و
دجال و کذاب سمجھتا ہوں۔

حردۃ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد باریک اللہ مرحوم

ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب

سے یہ لوگ بچے کافر ہیں۔ اس کے الہام کی قرآن و حدیث سے یوں ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو یہاں
ہوئی ہے۔ کہ مسیح سے مرزا کا کذاب ہونا اور قادیانی کا گمراہی کے صورت میں دکھائی دینا۔
سے اسی طور اس کا الہام ہاں اس الہام سے کہ وہ بچے کافر ہیں مطابق ہو سکتا ہے۔

دستخط و مواہر علمائے نحر پشاور

يجب على كافة المسلمين طوعاً وعلياً قاطبة المؤمنين جسماً ان يحكوا عليه بالكفر
والالحاد ويجتنبوا عنه بالغيظ والعناد اذ لا شك في كفره وكفرا تباعه ولشياً عملاً
دجال كذاب مؤتاب في الامور اليقينية وسباع في الايض بالفساد هم مؤل للنصوص
القرآنية على ما هو متمناه والسحكمة الفرقتانية على ما هو مبتغاه لانشاء الزود
والارتداد اذ يذهب تارة الى المذهب السوفسطائيه واخرى الى هواجسات
الشيطنانية قد انكر القواطع القطعية والشريعة المحققة الحقيقية كل ذلك باغواء
الشیطان كتب عليه انه من تولاه فانه ليضله ويهديه الى عذاب السعير اعوذ بالله
من شره ومن شر اجارته وانصاره ونتوكل عليه انه هو السميع البصير.

”تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگا دیں اور اس سے کنارہ کش
ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال و کذاب ہے
یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی
خواہش کے موافق۔ اصل معنی سے پھیرنے والا۔

یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیطان کی خطرات پر چلتا ہے۔
احکام و اخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ حکم
ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بناٹے گا اس کو وہ گمراہ کر دے گا اور جہنم کی
راہ پلاٹے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی نپاہ ہے۔“

العبد خادم الفقهاء والمحدثین سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

نحن نتبع ما نفتح الفحول من العلماء والسالكين بطريق الشريعة والانصاف

ونحکم بکفره و اضلاله۔

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علمائے تحقیق کر کے اس پر لگایا

ہے ہم اس کو کافر و گمراہ کٹندہ جانتے ہیں۔“

حسدہ قاضی احمد پشاوری

افرایت من اتخذ الہم ہواة و اضلہ اللہ علی علم و ختم علی سمعہ و
قلبہ و جعل علی بصرہ عشاوۃ فمن یہدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون اھ
اولیک الذین اشتروا الضلالتۃ بالہدیٰ و العذاب بالمغفرۃ فما اصبرہم
علی الناذلک بان اللہ نزل الکتاب بالحق وان الذین اختلفوا فی الکتب لفی
شقاق بعید۔

یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے ”تو نے اس کو بھی دیکھا جس
نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ
گمراہ رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے
اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم نپید پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ
ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔
یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اناری
اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا۔ وہ اس کے خلاف میں دوڑ جا پڑے۔“
العبد فقیر نور محمد مدارس مسجد قائم علی خان پشاوری

الحمد للہ اولاد اٰخرا و الصلوٰۃ علی نبیہ محمد ظاہراً و باطناً و علی الہ و صحابہ
طرا و جمعا ما بعد نیا ایہا الاخران المؤمنون الذی احکم ببقاؤ الایمان ان نزول
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام من السماء بعد ظہور الہدی الموعود حق و ما قتل
عیسیٰ من اییدی الکفار و ما صلب بل رفع اللہ الی السماء و نزولہ علامۃ للساعۃ
و یقتل الدجال الاعور من یدک و ہذہ الامور کلھا ثابتۃ بالایات الناطقۃ و الاحادیث
القاطعۃ فکیف من ادعی بانی انا المسیح عیسیٰ حاشا و کلا لیس ہو کما یعدی بل ہو

من احد الدجالين الكذابين وادعاء باطل محض مشتمل على الكارحة من النصوص القطعية والبراهين اليقينية ولقد زين الشيطان له عداوة الانبياء فمن كان عدوا لله ومليكة ورسوله وجبريل وميكال فان الله عدوا للكافرين وصار مصداق هذه الآية فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه اليس في جهنم مشوي للكافرين - فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاخترتوا منه ومن اجابته وانصارة لعلمكم تغفلون من شره -

» بھائی مومنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناطقہ اور احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور اس کا دعویٰ بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جو نبیوں کا دشمن ہو۔ خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر اتر کرے اور حق کو دجیب اس کے پاس آچکا ہو (جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟

حدیث الفقیر الحقیق حافظ عبد المحکم قادری پشاوری

ما اجاب العلماء الکرام فهو احق بالصواب والجواب -

» جو جواب علماء نے دیا ہے وہ درست ہے۔

الراقم فقیر سید محمد واعظ مسجد گنج خلف الصداق رئیس العلماء

حافظ محمد عظیم مرحوم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين
وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المومنين بجميع ما
جاء به الرسول الامين من الشرح المبين ان فنون عيسى بن مريم الصديقة العدو
في اشراط الساعة حتى ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل
وانه لعلم الساعة - اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذا في الاكليل في
معاني التنزيل وقد روى ابن عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة واخرج البخاري و
مسلم والوداؤد والترمذي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليوشكن ان ينزل فيكما بن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع
الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد ثم يقول ابو هريرة اقروا ان شئتم وان من
اهل الكتيب الا ليرمن به قبل موته والمعنى ما من احد من اهل الكتيب ادرك ذلك
الوقت الا امن بعيسى عند نزوله من السماء وصحح هذا القول الطبري كذا في تفسير
الغازن - وقال عطاء عن ابن عباس اذا نزل عيسى الى الارض لا يبقى يهودى ولا نصراني
الا امن به وشهد انه روح الله وكلمته وعبداه ونبيه كذا في التفسير الوسيط للامام الواحدي
واخرج الامام احمد في مسنده عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخرج الدجال فينزل عيسى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسى في الارض اربعين سنة
امام عادلا مقسطا وفي حديث مسلم عن النحاس بن سمعان ذكر رسول الله صلى الله
عليه وسلم الدجال ذات غداة الى ان قال ثم ياتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصيحون محلين ليس بايديهم شئ من اموالهم وليربوا بالخربة
فيقول لها اخرجي كنوزك فتبتعه كنوزها كيما سيب النخل ثم يدعوا جلا فيضربها بسيف
فيقطع جزلتين رمته الغرض ثم يدعوا فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فينما هو
كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شوقي
دمشق واضعا كفيه على اجنحة ملكين فيبطله حتى يدركه بباب كذا فيقتله الحديث
والعاصل ان نزول عيسى ابن مريم الموعود في زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج

الرجال والاحاديث فيه كثيرة يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الآن حى في السماء وهذا قول اهل الحق المعول عليه لقوله تعالى وما قتلوه يقيناً بل دفعه الله اليه طامى الى السماء قاله الحسن البصرى كما في تفسير الامام الواحدى وينزل عند قرب الساعة كهلاً

رسالة ثلاثين شهراً ثم دفعه الله اليه كذا في تفسير الخازن قالوا وما وصل الى من الكهول فبيد اشارة الى نزوله من السماء كذا في تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى يوفعه اليه حياً بعدما وعدة وقال يا عيسى انى متوفيك ودا فقلت الى والمواد هنها توفى النوم وعليه الاكثرون كما في جامع البيان ومثله قوله تعالى وهو الذى يتوفىكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار والاية فالتوفى اعم من الامامة ويبدل عليه قوله الله تعالى يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت فى منامها فيسك التى قضى عليها الموت ويرسل الاخرى الى اجل مسمى ان فى ذلك لايت لقوم يتفكرون ط فممن تفكر فى قوله تعالى حكاية عن قول عيسى عليه السلام يوم القيمة فلما توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم الاية علما انه لم يرد به الامامة بشهادة الايات السابقة والاحاديث الصريحة المذكورة وبالجملة ان الله تعالى لم يذكر فى هذه الايت التوفى عيسى ابن مريم ولم يذكر فى القرآن انه امامة قبل التوفى والرفع او بعدة فى السماء بل المنصوص ناطقة بان حى ينزل عند اقتراب الساعة فمن انكر نزول عيسى ابن مريم الصديقة مدعياً انه مات فى الحقيقة ثم جعل هذا الانكار تمهيداً لاثبات دعوى المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية فى وصف النبوة واختار صلت الملاحدة والباطنية وصرف التصوص الواردة فى نزول عيسى بن مريم نبي بنى اسرائيل بضرب من التعلل الباطل وفاسد التاويل الى معان توافق لغية هواه وهذا يان يطاق هفوة مدعاة وحرف الكفر عن مواضع ووضع الكلام الحق فى غير موقعه فادعى النبوة الشرعية وانكرو الاحكام المحكمة القطعية فهو كافر ملحد كذاب لا يخفى الحانة وكفرة وكذب على اولى العلم فى هذا الباب فان سيدنا محمداً صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بنص القرآن المبين وقال القاضى

عياض في كتاب الشقأ في حقوق المصطفى من ادعى نبوة احد بعد نبينا عليه الصلوة والسلام
 او ادعى النبوة لنفسه او جونا كتبها بها والبلغ بضيء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة
 المتصوفة وكذلك من ادعى منهما انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة الى ان قال
 فهو لاء كلهم كفار مكذوبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبرنا انه صلى الله عليه وسلم
 خاتم النبيين ولا نبي بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين واجمعت الامة
 على حمل هذا الكلام على ظاهرة وان مفهومه هو المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا
 شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً وسمعا وكذلك وقع الاجماع على تكفير
 كل من دافع نص الكتاب او خص حديثاً مجتمعاً على نقله مقطوعاً به مجتمعاً على حمله
 على ظاهرة انتهى كلامه ملخصاً وقال الامام الصابوني في الكفاية التي صنقرها في عقائد
 اهل السنة والجماعة ما لفظ العدل عن طواهر النصوص من غير ضرورة الحاد محض
 انتهى قال الله تعالى ان الذين يلحدون في آيتنا لا يخفون علينا افسن يلقي في النار
 خيرا من من ياتي امانا يوم القيمة اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصير والله
 سبحانه وتعالى وعد بحفظ كتابه المبين عن تحريف الملاحدة المضلين فقال انما نحن
 نزلنا الذكر واناله لعافظون فاقام العلماء الصالحين على البطل تاويل الملحدين
 فدونا علو الكتاب والسنة الذي هو اساس الاحكام الشرعية الاصلية والفرعية
 في الكتب المبسوط المضبوطة المشهورة التي تداولها اهل السنة والجماعة في
 الاعصار لما ضيقت الى الآن وعنه عليه السلام لا يزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله
 ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين والملحد الذي
 ذكرنا سابقا ليس نظير عيسى ابن مريم الصديقة بل مثل الاسود العنسي ومسيلمة
 اليماني في دعوى النبوة داخل في سلسلة الكذابين الذين اخبر عن خروجهم النبي
 الصادق الامين فقال صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يبعث رجالون كذابون
 قريبا من ثلثين كلهم يترعمونه رسول الله اخبره صلوة وغيره فثبت بهذا التفصيل
 مواضع الدليل ان الملحدين المسطور على الوصف المذكور رجال كذاب استعوز عليه

الشیطان فحملہ علی ذلک الہذیان والمطغیان وهو المفسد الساعی فی افساد عقائد
المومنین والیقاع التشریثی فی صدور عوام المسلمین وعندی ان ترک المباحثہ مع
الملحد المطرد اولی ولا مائتہ قولہ النزاع احرى بل الواجب لتنفیر العوام تشہیر
فساد عقائدہ بین الانام واللہ درمن قال بالجہر ولن یصلح العطار ما افسدہ الدر حفظ
اللہ المومنین عن شرہ وضرہ وعن کفرہ بعد فسدہ ثم العجب العجیب من بعض اولی
الایاب وجمع من اهل العلم فی الباب کیف اغتروا باقوال الملحد البطل وتنزلوا
الی مدارک الجہال فامنوا با باطیل ذلک الضال ذاعین انہ صادق وموحد ذو حلو
لابل هو مارق وملحد فی سلم۔ اتخذ الہة ہواہ واضلہ اللہ علی علم واعجب من
ہذا النہم ینعمون انفسہم کحواری المسیح عیسی ابن مریم الصدیقہ کلابل ہم
النصارا للمسیح الدجال الاعور فی الحقیقۃ۔ فاوردوا کثیراً من العوام کالانعام فی ورطۃ
الضلالة وفسدوا علیہم عقائدہم القدیمة الحقۃ فمارجوا فی ہذہ البضا عتو
التجارة الا الہلکۃ والفسادۃ ایتۃ خادۃ خادۃ الدنیا والاخرۃ فان لم ینتہوا
عن تلک الاقاول التی یلقی علیہم العنازیل فعی اللہ ان یسلط علیہم لنقاد فیفہم
ای یسکتہم او یولفظ یقبہم ویرمیہم بالکساد ولیشیح اخبار فیضہم فی جمیع البلا
فتتقی علی تضلیلہم وتسفیہم السنۃ جمیع اهل الرشاد ولا یفتی لکیدہم تاشیر ولا لکرم
بجال وعند اللہ مکرہ وان کان مکرم لتزول منہ الجبال وعماقیل لیصبحن نادمین
ولتعلن نبأہ بعد حین۔

” حمد و صلوات کے بعد۔ مومنوں کو معلوم ہو کہ علامات قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا نزول شمار کیا گیا ہے وہ سچی ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکلیل میں ہے۔ ایک قرأت
میں علم کی جگہ علم بفتح ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے
روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ خنزیر

کو قتل کریں گے۔ جزیرہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ چاہو تو اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو۔ وات من اهل الكتب الا یہ۔ جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کو تفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی و نصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بند اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسط میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال نکلیے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نو اس بن سمان سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو وہی دست ہو جائیں گے پھر وہ کھنڈروں پر گزرتے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اپنے خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ سے آئے گا ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال کو دروازہ لڈ کے پاس پا کر قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہوگا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھایا ہے دلیل ہے اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے

ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ قولِ خداوندی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں اور سن کہولت میں (کیساں) کلام کریں گے۔" بھی دلیل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھالیا۔ ایسا ہی تفسیرِ خازن میں ہے علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت کو نہ چھپے تھے کہ اٹھا گئے۔ لہذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے تاکہ سن کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جاوے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھانے کی اپنے اس وعدہ کے بعد خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ تَوَفَّى سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قولِ خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا ہے۔ توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قولِ خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجملہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی بمعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے۔ اور نصوص صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹری جھٹاتا ہے اور تاویل و تحریف آیات و احادیث متعلقہ نزولِ مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے۔ اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے۔ وہ کافر و ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے یا نازل وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیوٹ سمجھنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خدا تعالیٰ بھی فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ نہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو الفاظ صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

اہم صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ ظاہر معنی آیات و احادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا۔ الحاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ منحرف نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جاوے وہ بہتر ہے یا جو با امن قبائلیت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کر لیا ہے۔ لہذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد کا دیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود غنسی اور مسلمیہ کذاب کا۔ (جن کا ذکر فتوے کے صفحہ ۶۰ میں ہے) نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں داخل جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ چنانچہ مسلم وغیرہ کی حدیث (مذکورہ صفحہ ۶۱ فتوے میں ہے)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحد مذکورہ دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکو اس کر رہا ہے۔ وہ مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کرنے عام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد بطل کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل

خیالات کو حق اور اس کو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ و فساد کو ظاہر و مشتر کریں گے پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔“

حررہ الفقیر محمد الیوب المحضی الپشاوری خادم الفقہ والمحدث والتفسیر

ما قال اعلنا ومدققنا فهو عين الصواب لا شك في نزول عيسى وانه
لعلم للساعة فلا تمتت بها يدل عليه سياق النظم وسباقه ومن معتدى ان
نزول عيسى حق ثابت بالادلة القاطعة من الايات والاحاديث واجماع الامة فمن
انكروا نكاه من الادلة المذكورة فهو معرض عن طريق الرشاد وصريح
لسبيل الالحاد.

”جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقق نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ آیت لعلم للساعة کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے وہ ارشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔“

کتبہ فقیر مسعود خلف مفتی بوکت اللہ مرحوم

اللهم انى اعوذ بك من فتنه المسيح الدجال - بہت افسوس بجال میرزا صاحب کا دیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد و کلمات ان کے جو انہوں نے ترضیح مرام و انالہ اوہام میں تخریب کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب

لہ اے خلیع دجال کے فتنہ سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مولانا افضل رومی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے
وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب۔

المعبود قاضی عبد القادر پشادہ

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے در حق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور
معتقد اعتقاد تو ضیح المرام کافر ہے۔

العبد ملا محمد بشیر صوات ملا محمد منیر ملا الہداد

ملا نصیر بشکرام ملا معز الدین تنکی تپہ شہت نگر ملا وجیہ الدین

ملا اسمعیل اودی گرام صوات ملا بشیر محمد قاضی عبد الخالق ماجور

ملا فصیح المدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن وے بایں دنیا بقرب قیامت و مقبول گردیدن وے وغیرہ
امور کہ در فتویٰ نامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند۔ اگر غلام احمد قادیانی اس کلمات گفتمے باشد
یا اعتقاد وے بریں باشد وے بموجب شرع شریف کافر مطلق است داعوان وے اگر اس
اعتقاد داشته باشد کافر اند۔

معتقد ما فی هذا السؤال فی العقائد والبیان قد استهوته الشیاطین فی الارض
حیران له اصحاب یدعونہ الی الہدایتنا۔ فما یاتی الیہم موقنا۔ ومنشأ اعتقاده
الفاسد انہ ما یمیز بین الہام الرحمن۔ ووسوسۃ الشیطان و بین خواطر الروح و
ہوی النفس و الطغیان۔ وتترك ما وجب علیہ من تطبیق الخیالات و الخطرات بالقرآن
والسنة واجماع الامة المرحومہ۔ فالواجب علیہ ان یتوب۔ فانه وقع فی اکبر الكبائر
من الذنوب۔

عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے لیکن
اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد و اعتقاد کا منشا یہ ہے

کہ وہ الہامِ رحمانی اور دوسرے شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ تڑکھے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔

العبد رحمت اللہ عفا اللہ

علمائے راولپنڈی و ہزارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين - لا ريب ان العقائد المذكورة في السؤال كفرو ونفاق وزندقة والحاد واحدات وضلال فان لم يكن مما جها كافرًا وعلما وذنديقًا و منافقًا فليس في الارض كفرو الحاد وزندقة فلعنة الله على من اسس الضلال وغيى الدين وحرف النصوص واسما لظن بالله و بانبياؤه وشرعه وقال اوحى الحاد لم يوح اليه شيء و على اعدائه و انصاره السفهاء الاذلين ولا شك في كونه من المدجاجة عصمنا الله تعالى من كيداه و اضلاله آمين -

” اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر و الحاد اور چھپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے مگر اہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے مکر و گمراہی سے بچائے۔“

کتبہ عبد الاحد ابن القاضی محمد حسن خانپندی عفا اللہ عنہما

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد واله وصحبه اجمعين -

اما بعد فيقول احقر عبادي الباري محمد الغانفوري ان ما قال شيخنا السيد

فنا یرحمنین و بركاتنا المولوی عبد الجبار الغزنوی سلمهما الله تعالیٰ فی
الدا دین وغیرهما من العلماء الکرام فی حق الکا دیانی فهو حق و صواب لا شک
انه من الداجلة اعادنا الله من هذه العقيدة الفاسدة امین۔

”جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد تیز حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبد الجبار صاحب
وغیرہ علمائے کرام نے کا دیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک کا دیانی
دجالوں میں سے ہے۔“

حدیث محمد بن محمد حسن خا نفوری عنی عنہ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسولہ الذي بعث بالحق لينظرة على الدين
كله اما بعد فيقول احقر العباد محمد بن سالم المكراني ان ما قال العلماء في تكفير مرزا
الكا ديانى فهو حق و صواب ولا شك ان من مات بهذه العقائد الفاسدة ولم
يتب فهو في نار جهنم خالدا فيها۔ اللهم اعذنا من هذه العقيدة الباطلة الحق يعلوا
ولا يعلى عليه۔

”جو کچھ علمائے تکفیر کا دیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں
کہ جو شخص ایسے عقائد فاسدہ پر بلا توبہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔“
فقیر محمد بن سالم المکرانی عنی عنہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فما قال العلماء في تكفير ميرزا
كا ديانى فهو صحيح وكفرة ثابتة وعقائد مخالفة الكتاب والسنة۔ وقوله ان مشيد
المسيح وعيسى ابن مريم مات فدعوا به باطل وهو دجال كذاب خارج عن الاسلام
لقوله صلى الله عليه وسلم سيكون في امتي كذابون كلهم يزعم انه نبي الله واننا
خاتم النبيين لا نبي بعدى۔

”علمائے جو کچھ تکفیر کا دیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس

کے عقائد کتاب و سنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا مشیل ہوں ایک باطل دعویٰ ہے اور وہ دجال و کذاب ہے۔ اسلام سے خارج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا ہوں گے جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔“
العبد تاج دین گجراتی پنجابی

ماقال العلماء المحققون فی الکادیانی حق و صواب۔
”جو علمائے محققین نے کادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے۔
نیذا آگین قاضی محسن الدین عفی عنہ

میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اور اس سے پہلے اس شخص کے رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازہ الادبام وغیرہ بھی دیکھے۔ اور اس کے بعض مریدوں۔ نیم ملا خطرہ ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا اور خود مرزا سے بھی الہام کے بارہ میں بالشافہ ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض میں ان کے مذہب اتباع ہوا سے پورا واقف ہوں۔ حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح اور بجا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو تو یہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔

ہدایت اللہ امام مسجد مرحومین صدر پنڈی

ان ہذا العقائد الاخیرۃ الی ذکر فی رسائل الکادیانی باطلۃ ذائغۃ
مضلة فانہا مخالفة للکتاب والسنة واجماع الامة ومعارضة للاخبار والاشار
الصحيحة واقوال الموضیة ومبانیة لاهل السنة والجماعة وموافقة لاهل البدعة
والهوی واهل الکتاب من الیہود والنصارى واهل الالحاد والزنادقة والہنود والافلا^{سفة}

یا للعجب ان قائلها ینکر خوارق الملائکة والانبیاء والاولیاء یدعی هو من
 فسہ صدودها وینتار علمه وفہمہ علی علمہم وفہمہم وهذا اضلال صریح و
 عنوال قبیح۔ اللہ متب علیہ ان تاب عنها واهلکہ ان بقی علیہا و طغی واعدنا منها
 اجعلنا من المهتدين وا حفظنا عن مکرا لما کرین۔ امین ثلما مین برحمتک یا ارحم الراحمین
 ”کا دیانی کے یہ آخری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں۔ کتاب سنت
 اجماع امت کے مخالف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض۔ اقوال پسندیدہ
 اہلسنت سے مبائن۔ اہل بدعت۔ یہود۔ نصاریٰ۔ ملحدوں جیسے مرتدوں، ہندوؤں
 فلسفیوں کے موافق ہیں۔ تعجب ہے کہ کا دیانی ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کی خوارق کا
 منکر ہے اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم و فہم کو ان کے علم و فہم سے بہتر سمجھتا
 ہے۔ یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے۔ خداوند اس کو توبہ نصیب کر یا ہلاک کر۔“
 حافظ عبد الہادی اعاذہ اللہ عن الاعادی شاہ پوری ثور فنڈی

علمائے جہلم و قرب و جوارِ آل

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسنہ مرزا کا دیانی کے جو علی العموم و اصل
 ہوئی تھی جن ظن بلیغ تھا اور اس کو نہ مزہ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیف
 دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو جن ظن
 مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشک وہ اتداد و الحاد میں داخل
 اور مستحق وعید و لاتصل علی احد منهم مات ابدا و لا تقم علی قبرہ کا ہے۔
 واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

العبد احمد الدین دیالوی علاقہ جاپ تحصیل پنڈا دادن خان ضلع جہلم

حال دار جہلم

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم - ان كان عقائد
هكذا فجميع ما حرد العلماء في حقه صحيح -

”مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے“

الوعبد البصير مير حمزة هزاروي

الحمد لله العزيز الرحيم والمصلوة على نبيه الكريمة وعلى اله واصحابه
المشيدين للدين التقويم - اما بعد بنده زماثة ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری
اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا یہ نہایت جان نثاری صمیم قلب سے
معتقد تھا اور اس کو زمرہ غمخواران خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور ابتداء میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا
کہ سبحان هذا بہتان عظیم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات
مطبوعہ مشہورہ کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابو سعید محمد حسین ہتم اشاعت السنہ
بٹالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہیں - اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو
باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں - تاکہ میں ان کے مطالعے سے حسب استعداد اپنی کے وجہاً
دکتابیت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا حقانیت و رہبانیت و صداقت و اشاعت
اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کر تا اور پھر استفتا پر لکھتا کہ اس کو عالم الغیب و الشہادۃ
کی حضور میں پیش کر سکتا - اور فرمان ایزد سبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت
سے منع کرتا ہے کہ ولا تقف ما لیس لك به علوان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك
كان عنه مسئولاً اور ایضاً ایوم فختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ الشاہد
یرى ما لا یرى به الغائب اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات
میرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے - لہذا نہ مطلقاً بلکہ مقیداً لکھا جاتا ہے
کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انہیں
فتوؤں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے ربانیین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور عیاد بالذکر
کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں - اعوذ باللہ من شرور نفسي

ومن سیئات اعمالی اللهم ات تقویہا و زکھا فانک خیر من زکھا امین
یا ارحم الراحمین -

العبد برہان الدین جہلمی

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تخریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔
فیض احمد جہلمی

هذا الجواب صحیح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعت -
”یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔“

احقر العباد فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے ہے۔

عبدالرودد سلطان محسود عفی عنہ جہلمی

علمائے گجرات و حوالی آں

جو عقائد معہ دلائل مرزا کا دیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف
ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوص تُحِبُّ عَلَى تِلْكَ مَا هَذَا الْعَدُولِ اِىٰ مَعَانِ يَدْعِيهَا

لہ مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے میرزائی عیسائیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں
نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی
تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت
پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر بولیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔
لہ اس عبارت کا ترجمہ فتوے میں بصفوہ ۴۰ گزر چکا ہے۔

اهل الباطل الحاد۔ قال الله تعالى ان الذين يلحدون في آيتنا لا يخفون علينا۔
عبد الرحمن ساکن موضع دیونہ ضلع گجرات

من كان اعتقاده مخالفاً للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين
اعاذنا الله واخواننا المسلمين من اباطيله الكاذبة ومعتقداته الباطلة۔
”جس شخص کا اعتقاد اہل سنت جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے
سوا۔ اور راہ چلنے والا۔ خدا اس کے چھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔“

العبد فضل الدين گجراتی

عقائد میرزا غلام احمد الکاویانی من الاعتزال۔ والفلسفة والذین سموا
باهل السنة والجماعة من وقت بدع النواع بین فرق المسلمين لمراحل منه
کل حزب بما لایه فرعون عهدی ما فی الفاظی من غیر تبنذیر ولا تقیید۔

”کاویانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں
وہ ان عقائد سے کوسوں دور ہیں۔ میری یہی بات ہے جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔“

ابوالفیض محمد حسن حنفی از بہین تحصیل چکوال ضلع جہلم

سیالکوٹ

الحمد لله وكفى وسلام على عبادة الذي اصطفى وعلى اله اهل التقى اما بعد
اس عاجز کو سیدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اتفاق
ہے۔ واللہ اعلم وعلیہ السلام۔

ابوعبدالله عبیداللہ معروف بمولوی غلام حسن

لہ اس آیت کا ترجمہ صفحہ میں ہے۔

وزیر آباد

الحمد لاهل الصلوة على اهلها - اما بعد فقد طالعت مرة بعد اخرى - كتب
 الكادياني ورسائله فوجدتها صلوته بالكفر والالحاد والكذب على الله ورسوله و
 الطعن على اهل الحق فانه يسلم امرأ مرة وينكرا اخرى - طريقته طريقة اهل الاحاد
 والفساد - ومذهبه مذهب اهل الزيغ والعدا - هو دجال من الدجاجلة الذين
 اخبر عنهم المخبر الصادق ومتبع غير سبيل المومنين و متمسك بدلائل الملحدين
 و خداع للمسلمين - من طالع كتبه وواذنها بالكتاب والسنة فلا يخفى عليه ما قلنا
 اعاذنا الله وجميع المسلمين من عقيدته الباطلة وطريقته الكاسدة وارشدهنا الى
 طريق الصواب الذي اختاره لعباده الذين هم اولوا الفضل واولوا الالباب -
 ” بعد حمد و صلوة ريس نے کادیانی کی کتابوں کا بارہا مطالعہ کیا تو ان کو کفر والحاد سے
 اور خدا و رسول پر انفراسے پڑ پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری
 ہوتا ہے۔

اس کا طریق اہل الحاد وفساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا
 مذہب ہے۔ وہ ان دجالوں میں سے دجن کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خبر دی ہے) ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور
 ملحدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا۔ جو شخص اس کی
 کتابوں کو دیکھ کر قرآن و حدیث سے ان کا مقابلہ کرے گا اس پر ہمارا یہ بیان منحفی نہ
 رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدہ باطلہ سے بچائے اور طریق صواب پر چلنے
 کی ہدایت کرے۔“

حافظ عبد المنان

اصداک یا من له الحمد واصلی علی من علیا الصلوٰۃ اما بعد فقد نظرت فی

رسائل ابادیاتی نظراً لانصاف وسمعت مقالاتہ فوجدتها داعيةً الى الاعتساف
وهو رجل قبيح قبيح الله وجهه ووجه اتباعه ما دام على هذا المنهاج۔ اوتاب
الله عليه وعلى اتباعه ان رجع عن هذا الاعوجاج۔

”بعد حمد و صلوة۔ میں نے کادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات
کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا۔ خدا اس کا اور اس کے
اتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منبر بر کرے یا ان کو تبرک کی توفیق دے۔“
العبد المسکین فقیر جلال الدین

فقد طالعت هذا السؤال والجواب۔ بالتامل والصواب فوجدته حقا قويا
وجوابا صحيحا وفصل الخطاب ولا ريب ان الكادياني ضال مضل مفتر على الله
ورسوله ومبتغى في الاسلام طريقة الجاهلية ومطلب بذالك العروض الدنيوية ومسود
وجهه بفعله القبيح صب عليه سوط العذاب اويهديه الى سبيل اولي الابصار
واولي الالباب۔

میں نے اس سوال و جواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق و قوی اور چکوتا
حکم پایا۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا
ورسول پر افتراء کرنے والا۔ اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس
ذریعے سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہوا اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت
نصیب ہو۔“

حرة محمد عبد القادر سنغافوی

الحمد لله رب العالمين وبه تفتي والصلوة والسلام على امام وبه اقتدائي۔
اما بعد فقد نظرت في السؤال والجواب وتدبرت فيه فوجدته مطابقا للحق وموافقا
للغرض الصحيح الذي ادشدنا اليه الله ورسوله فصاحب هذه المهفوات التي مندرجة

فی السعال ذندیق شریر مخالف لملۃ الاسلام - حفظنا اللہ جمیع المسلمین عن مزخرفاتہ -

”میں نے سوال و جواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں۔ قائل چھپا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالفت۔“

العبد محمد محی الدین نظام آبادی

تولی فی الکادیانی کقول شیخی حافظ عبد المنان فی حقہ -

”قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبد المنان صاحب کا قول ہے۔“

المسکین محمد شاکر دین سوہد روی

بحکم نصوص شاریع مضامین تالیفات، مرزا کی ضلالت سے مبرا ہے۔ خصوصاً اس کا

ادعا نبوت جس صورت میں مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ رد برو کا ذکر ہے۔ تو الکا

لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث، بحديث لقد کان لکوفیما قبلکم من

الامم محدثون فان یک فی امتی فانه عمر متفق علیہ سے بقاعدہ مشرہ اصول عدم

شرط مثلزم عدم شرط نفی محدثیت بھی نظر اہل الساف صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسیٰ بن

مریم نبی اللہ نبی اسرائیل پر ردیحصرنبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ حتی یکن راس

الثور لاحدہم خیراً من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب اللہ نبی اللہ عیسیٰ و

اصحابہ فیرسل اللہ الحدیث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه

قال لیس بینی وبتہ (عیسیٰ علیہ السلام) نبی وانہ نازل را بوداؤد - ص ۱۳۱ وار دینے ہی

اعتراض بعینہ نبوت مرزائی و امتیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہو سکتا ہے

اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب متفق

نزول (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ نبی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیوں۔

عائذ باللہ عبد اللہ پسرودی عبد العظیم پسرودی عبد الکرم پسرودی

ماقولہم در کفر مرزا غلام احمد کا دیانی۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کا فر فرمائے میرے
نزدیک بھی کافر ہے۔ جو ایک رکن اسلام سے انکار کرے اس کے کفر میں کیا شک۔

حافظ محمد گوہر نوکھوی

علمائے کپور تھلہ وغیرہ

حامدًا ومصداً۔ گزارش ہے کہ احقر الناس کو کا دیانی صاحب کی نسبت ان کے
ابتدائی امر میں بہت کچھ حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔

۱۔ فتح توضح۔ ازالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور
سنیہ سے استشہاد بھی کیا تو بطورہ تاویل القول بسلا یرضی بہ قائلہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت
کے لکلی خلاف۔

۲۔ کا دیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی
طریقیت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی ابد اللہ فیوضہم کی جناب میں درخواست
کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرماویں۔ حضرت مرشدانے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس
کا حال مختار تقضی کا سا بتلایا گیا ہے۔

۳۔ عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ کا دیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا
کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت
سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ کا دیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیے کہ سر و
قامت گندم گون و جہیہ اور سفید پوش ہیں لیکن بوٹے بردت حد سنونر سے بہت بڑھے ہوئے

۴۔ یہ وہ شخص ہے جس نے سیا کوٹ میں بمقام حمام الدین اوبرو مولوی محمد احسن لہری بیعت مرزا کی کی تھی۔ اب
اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستغفی ہے۔ ۵۔ مختار کا حال صفحہ ۱۵۱ میں فتویٰ کے گزرا۔

گو یا کسی سکھ کی موٹھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپور تھلہ حال دارہ و سلطان پور نے بھی
استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب
کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴۔ علمائے ظاہر کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی ان کے مفترانہ خیالات کے سخت مخالف
ہیں اور فرماتے ہیں من لا شیخ لہ فشیخ شیطان کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے
شیطان کے قابو میں آگئے ہیں اور اس کے وساوس کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ چونکہ ان کی
باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنی اس لیے بلاشبہ حدیث قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی اخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکم من الاحادیث بما
لا تسعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم)
کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر مرسل نیردانی۔ اور سرورق فیصلہ آسمانی پر تعریفاً یا حیرتہ علی العباد
ما یا تبہم من رسول الا کانوا بہ یستہذون اور انالہ کے صفحہ ۲، ۶ میں آیہ مبشر اب رسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا۔ اور رسالہ الحق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ۱۰
نوٹ ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں
ماتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے کادیانی صاحب کا مدعی نیرت
اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم
انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

اور صفحہ ۱۸-۱۹ توضیح میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا ہے۔
ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے ان النبی محدث والمحدث نبی اس لیے حدیث قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و

۱۲۱ ان احادیث کا ترجمہ فتوے کے صفحہ میں گزرا۔

وانا خاتم النبیین لانسبی بعدی کے حصہ دار میں۔

مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراطِ مستقیم پر لاوے۔ ورنہ اہل اسلام کو شرفِ فتنہ سے بچاوے۔ اللہم اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ آمین۔

احقر العباد بندہ محمد اشرف علی ساطع نیوری

مرزا تادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن عمر بن الخطاب قال انہ سیاتی ناس یجادون کولہم بشبہات القرآن فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امام المدین کی چود تھلی

من اعتقدا موافقا لکاد یانی فهو مردود لان اعتقاده المستنبط من تصانیفہ خلاف القرآن والحديث واجماع الصحابة والتابعین والمجتہدین و علماء اہل الحق من امیر سید المرسلین وخاتم النبیین۔ بل الظاہر من تصانیفہ انکار المعجزات المصححة فی کتاب اللہ المجید واللہ یهدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔
”جو شخص کادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے۔ کیونکہ کادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین

لے حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے مشتبہ اور ذمی الوجہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے پکڑو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

دیگر علمائے اہل حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصانیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔“

عبد القادر بیگوال ریاست کپور تھلہ

المجیب مصیب۔ ”مجیب نے ٹھیک کہا ہے“

غلام محمد مدرس مدرسہ فارسی کالج اندھیر کپور تھلہ

علمائے دیوبند سہارن پور وغیرہ

حامد اومصلیاء عقائد مذہبہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و منقض اجماع امت ہیں۔ اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفیات و تکذیبات ہیں مگر اس قسم کی یہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جائے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین درہم برہم ہو جائے۔ اور محدثیت اور ملہمیت محض تزمین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ فخر ع ان عقائد کا ضلال و مفیل بلکہ دجا جلد کا راس رئیس ہے اور اس کی تبع اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دنیوں سے حفظ و حمایت فرمائے اور ان کو رجوع کی توفیق دے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

حسدہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامد اللہ العلی الاعلیٰ و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ سیدنا محمد سید الوردی
والہ واصحابہ نجوماً لہدی من اتدی بہم اہتدی ومن اخطأ طریقہم غوی
وددی ولید فان ما اعتقدہ الکادیانی واتباعہ العاد بلا جملہ و البطل للشریعة المستقیمة
البیضاء لیس لہ فیہ شاہد من الکتاب و سنت النبی المتطاب واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ حکم۔
”بعد حمد و صلوة۔ کادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلا شک الحاد ہے“

اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب و سنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔

کتبہ عزیز الرحمن دیوبندی

الامور المنسوبة الى المرزاهدا انا لله واياه لاشك انها منابتة بنصوص الد
ومردود باجماع المسلمين وجملة هذه الاقوال معتزلة عن الطريق عن الطريق^{لمت}
اي اعتزال لا يجتر عليها الا جاهل غوى ولا يعقد عليها الا ضال شقى والله سبحانه
ولى الرشاد واعلم بحال العباد۔

جن مسائل کو کا دیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلا شک نصوص قرآن و حدیث
پھینک رہی یعنی رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے
برکنار ہیں کہ کوئی شخص سبج جاہل اور گمراہ کے ان پر جرات نہیں کر سکتا اور ان کا متقدم نہیں ہو سکتا۔

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمد حسن صاحب

یہ جواب صحیح ہے۔ مرزا غلام احمد کا دیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور منہوات باطلہ کے منجھ
دجالوں، کذابوں، خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرہ اہل اہوا ہے اور اس کے اتباع بھی مثل
اس کی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد فاقول واني
على بينة من ربي ان من كانت اعتقاداته كما ذكرت في السؤال فهو من اهل الاهواء
والضلال۔ وليس هو من ابن مريم عليهما السلام في شئ ولكن مقلد للمسيح الدجال
وهل يجترى دجل في قلبه مثقال ذرة من ايمان۔ على ان يضع الاحاديث عن مرتبة
التفسير ويرفع اقاويله الباطلة الى ان يتكرس فيها الاحاديث وياول القرآن۔ ابن هو من
قوله تبارك وتعالى ويكلم الناس في المهد وكهلا فقد تكلم عيسى ابن مريم عليهما السلام

فی المهد ومتی تکلم کھلا۔ فکیف یرتاب فی کلامہ ونزولہ من اٰمین بما انزل اللہ علی
رسولہ۔ فیما للعجب۔ کیف جوز مثل هذه کنایات والاستعارات الباطلہ فی الاحادیث
والآیات۔ فہل جعل اباطیلہ المہمۃ من الاستعارات۔ ونجا من مثل هذه المفتریات
وامن بما انزل اللہ من البینات۔ ہدانا اللہ الصراط السوی ودقانا شر من کل غبی وغوی۔

”حمد و صلوة کے بعد جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہل ہوا و گمراہ ہے
ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح و جال کا شیل و نظیر ہے۔ جس کے دل
میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرات نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن سمجھنے
کے مرتبہ سے نیچے گرائے۔ اور اپنی آقا و اہل باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے
سبب احادیث کا انکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قول خداوندی کے
ملاحظہ سے کہاں چلا گیا جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت میں
کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے
پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو
سن کہولت میں کلام کریں گے تعجب ہے کہ وہ ان آیات و احادیث میں استعارات
باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔
تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو۔ اور آیات بینات خدا پر ایمان حاصل ہو۔“

حدیث عبد الرحمن عفی عنہ

ما افادہ المصیب البیب اعنی مولانا المولوی عبد الرحمن فہو حق لا ینیب فیہ

”جو مولوی عبد الرحمن صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔“

العبد محمود حسن عفی عنہ

ما افادہ مولانا مولوی محمد عبد الرحمن فہو حق لا یرتاب فیہ۔

”مولوی عبد الرحمن صاحب نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے اس میں شک نہیں۔“

حدیث محمد حسن عفی عنہ

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور مقتصدان کا کافر ہے۔

احقر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب - مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔

حۃ محمد جان علی عفی عنہ

میرزا کا دیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انہوں نے اپنے
تراش و خراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں
داخل ہیں۔ اور بعض عقائد ان کے یونانی جاہلوں کے قواعد اور اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو
اس سے احترام کرنا۔ واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیر یہ میں مسطور ہے۔ ومن
العلوم المذمومۃ علوم الفلاسفۃ فانہ لا یجوز قرأتہ لمن لم یکن متبحراً فی العلم
وسائر الحجج علیہم وحل شہاتہم والخروج عن اشکالاتہم ونیز میرزا کا دیانی
اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلہم کمثل الذی استوقد ناراً فلما اضاءت
ما حولہ ذهب اللہ بنورہم وتوکلہم فی ظلمت لا یبصرون۔
شگفتہ محمد گل بے نظیر

هذا هو الحق والحق حقیق بالاتباع - یہی حق ہے اور حق ہے۔ اتباع کے لائق ہے۔

العبد مکین محمد اسماعیل بیگ

بے برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی
گئی ہیں خوب واقف نہ ہو اور ان کے تیز دماغ نہ کر سکے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔
لہ ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے ارد گرد روشنی کی تو خدا
ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

مرزا قادیانی تفسیر بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالوں کا ذہین کے ہے کہ جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے۔

محمد حسن مراد آبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو استعارے کو رد کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے انہوں نے ازالہ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۶، ۷ کی عبارت اس کی شاہد ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بنا تا ہوں اور ان میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔

اس کی تاویل مرزا غلام احمد نے یہ کی کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے جانور اڑتے تھے جیسے آج کل کے صنایع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ مسمریزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بھی انکار ہوا اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔ اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

داقہ محمد احتشام الدین مراد آبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد يقول العبد الفقير

ابو الطیب محمد الصدیق وشمس الحق العظیم آبادی عفا الله عنه سیاتہ و تبادر عنہ
انی تشرفت بمطالعة هذه الرسالة التي حردها شيخ الاسلام والمسلمين المحدث
المفسر الفقيه مسند الوقت شيخنا العلامة السيد محمد نذير حسين الدهلوي ادام الله
تعالى بركاته علينا وجعله الله ممن يوتي اجرة مرتين في رد هفوات الكادياني الكاذب
المفتري الضال المضل فرجدها مطابقة للحق وماذا بعد الحق الا الضلال ولا ريب
ان الكادياني سلك مسلك الالحاد و حروف الكلووا لنصوص الظاهرة عن مواضع وتفوه
بما تشعرونه الجلود وبما لو يجتريه الا غير اهل الاسلام اعاذنا الله تعالى والمسلمين
من شروده ونفسه ونفخه ورضى الله تعالى عن شيخنا العلامة حيث ذب عن الاسلام
وانتصر له ثم حذى الله الفاضلين الاكملين مولانا ابا سعيد محمد حسين اللاهودي -
ومولانا محمد بشير السهسواني كيف قابلا للمناظرة بذلك المفتري الكذاب واظهر
الحق واسكتا الكادياني النقي والغوي فلم يستطع ان يقوم لود الجواب بل فر مثل فرار
حمر الوحش فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب
اليم والله اعلم -

”بعد حمد و صلوة - ابو الطیب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ (فتویٰ) کے مطالعہ کا شرف
حاصل ہوا جس کو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب
دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا سب گمراہی
کیا تصور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص
کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ باتیں بولا ہے جس پر کوئی مسلمان بحسن
اقوام غیر جرأت نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وسوس اور عیاد سے مسلمانوں کو
بچاوے۔ اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو جنہوں نے اسلام سے حملہ نجات
کی مدافعت کی۔ اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابو سعید اور مولوی محمد بشیر صاحب
کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مفتري کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر
اور اس کو لاجواب کر دیا۔ اس کو جواب کی طاقت نہیں ہوئی۔ تو ان کے مقابلہ سے

جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

العبد البوطیب محمد شمس الحق

الحمد لله فقد خاب وخسر من افتدى على الله كذبا ويهت وانقلب
ساغرا وذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم۔
”جس نے خدا پر اقرار کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا۔ یہ اس لیے کہ خدا
مومنوں کا مولا و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولا نہیں۔“
حررہ نور احمد العظیم آبادی

ما احباب به السيد العلامة المحدث الدہلوی هو الحق بالقول۔
”جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے۔“

حررہ محمد اشرف علی عظیم آبادی

الجواب صحیح..... ”جواب صحیح ہے۔“
محمد عبداللطیف

الجواب صحیح والسرائی نجیح۔ جواب صحیح ہے اور رائے موجب رشکاری
العبد علی نعمت ساکن پھلواری ضلع پٹنہ

علمائے کانپور و لکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب
ہیں۔ اعاذنا اللہ و سائر المسلمین من شر مکائدہ۔

کتبہ محمد احمد بن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

هو العليم الحمد لله الذي هودب البرية والمصلوة والسلام على رسوله ذى
 الاخلاق السنية واهله وصحبه اولى الفضل الشامخ والرتب العلية وتابعيهم وتبعهم
 من الائمة المبحتهدين المشيدين لبنيان القواعد الشرعية اما بعد فبايها الناس وفقده
 الله لما يحب ويرضى اعلموا ان ما تقوه به الكاذبا في القوي من الجهالة والسفاهة نكاف
 لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الايات الالهية والاحاديث النبوية وهو
 اضل من شيطانه الذي لعب به بلا امتراء ما دام متحرراً عن المطريقة الخفيفة السبحة
 البيضاء كيف لا وهو ينكر وجود الملائكة على وجه خبر به عن خير البرية ويقول ان
 المواد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة فلهذا المصيب المصيب
 حيث صرف همة العلياء وبذل جهده بالنهج الاو في جزاء الله تعالى خير جزاء وان ليس
 للانسان الاماسعى-

”حمد وصلوات کے بعد جان لو کہ کاذبا فی نے جو بکواس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت
 کے جو آیات و احادیث سے ثابت ہیں، مخالف ہے۔ وہ اپنی اس شیطان سے
 بھی جو اس سے کھیل رہا ہے زیادہ تر گمراہ ہے۔ کیوں نہ ہو جس حالت میں کہ وہ اس
 وجود ملائکہ سے۔ جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے منکر ہے ختم مطلق
 نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریحی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب و مصیب نے
 اس کے جواب میں بہت عالی معروف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔“

حورہ العبد الضعیف المفتاق الی رحمة ربہ القوی محمد صدیق دیوبند عفی عنہ

هو الملهم للصدق والصواب

الاکاذیب التي نقت في السؤال لاشك انها خيالات باطلة وظنون فاسدة
 كظنون اهل الجنون وقائلها الكاذبا في قمين بان يقال له انه لجنون. مقالاته
 الكاذبة تدل على انها من قبيل هذيانات المبرسمين والمسرسمين. وهو الفقدان
 البصيرة لا يقدر على التمييز بين الغث والسمين. اقاويله الاباطيل تدل على ان حين

صدورها وقد سلبت عنه حواسه حين من غضب الواحد القهار من هو في الاسلام
 عوامه وخواصه. هفتواته مسالا يخفى مخالفتها لما اتى به الرسول الامين. من
 حضرة فاطمات السموات والارضين عليه وعلى اله المصلاة والتسليمات من رب العالمين.
 فلا مزية انه خارج عن دائرة ملّة الاسلام وانه في ضلال مبين والله ذو من اجاب و
 افاد فانه قد اصاب واجاد. والله سبحانه اعلم وعلمه انموذاحكم.

جو عقائد کا دیا فی کے سوال میں منقول ہیں۔ وہ بلا شک باطل خیالات ہیں۔ جیسے
 اہل جنوں کے ظنون اس کے قائل۔ کا دیا فی کو بخون کہنا مناسب ہے۔ اس کی جھوٹی
 باتیں تیار ہی ہیں کہ وہ از قلم ہڈیاں برسام اور برسام والوں سے ہیں اور وہ بے بصیرت
 ہونے کے سبب دبلے اور موٹے یعنی قومی و ضعیف میں تیز نہیں کر سکتا۔ اس کے
 اقوال تیار ہی ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا۔ خدا اپنے غضب
 سے عوام اہل اسلام کو (جو اس کے دم میں آگئے ہیں) بچائے۔ اس کی بکواس
 اس دین کے برخلاف ہے جو رسول امین خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ بلا شک
 دائرہ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا
 ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہ صواب تیار کیا۔ اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے۔
 حرة العبد الخامل محمد عادل عاملنا لله تعالى بفضلہ الشامل

هو العليم۔ لاشك ان هفتوات الكادياني و لغوياته مخالفة لعقائد جمهور الاسلام
 وتوهمات كانياب الاغوال واصفات الاحلام هداة الله الكريم الى صراط الاستقيم
 وحفظ المسلمين عن كيداء ومكائد الشياطين۔

اس میں شک نہیں کہ کا دیا فی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف
 ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غول بیابانی کے دانت ہیں اور پریشان خواب

سہ برسام مشہور مرض ہے ایسا ہی برسام دماغی مرض ہے جس سے بعض بکواس کرتا ہے۔

خدا اس کو راہِ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے
مکروں سے بچائے۔

حورہ محمد عبد الغفار لکھنوی

لاریب فی ان المتقد یہذہ الاعتقادات المتقول بتلك المقالات هادم لاساس
الکتاب و مراغم للسنة التي هي فصل الخطاب و مصادم لاجماع المسلمين الذي
هو حجة شرعية بلا ارباب كما فصله المجيب جناه الله خيرا و لم يلحق به ضيل
ونسئل الله تعالى العفو والعافية في الدنيا والاخرة امين ثم امين۔

”اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد
کو بزعیم خود دھمانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا
مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بہ تفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے خیر دے
اور ضرر سے بچائے۔“

کتبہ محمد اشرف علی

فتویٰ شریعتِ غرّاء

نمبر اول

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لادے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرسن بھی کہا ہے۔ معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اُس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم۔ اما بعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا لمحہ قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں جن میں بعض کا بطور مشتے نمونہ از خروارے کلمہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

ازالہ ادہام صفحہ ۳۰۳ عیسیٰ علیہ السلام یوسف بنجار کے بیٹے تھے۔ حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ شریر بکار۔ چور شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو صمیمہ انجام آتھم

صفحہ ۳ تا ۷ اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں، نانیاں زناکار تھیں صفحہ ازالہ ۶۲۸ تا ۶۲۹۔ انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔

ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

توضیح مرام ۶۸۔ ۸۵۷ حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔

صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰۔ ازالہ اوہام۔ قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب سحر زیم ہیں۔

صفحہ ۲۹۵ تا ۲۹۶۔ ازالہ۔ دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آوے گا۔

صفحہ ۶۸۵۔ ازالہ۔ دجال کا گدھاریل ہے۔ اور کوئی گدھا نہیں۔

صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۸۔ ازالہ۔ یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

صفحہ ۵۱۳۔ ازالہ دُخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں۔ صفحہ ۵۱۵۔ ازالہ۔ آفتاب مغرب

سے نہیں نکلے گا۔

دآبۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دآبۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱) الہام قل (ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹۔

(۲) مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہ ابتداء

(ڈائٹیل پیج) ازالہ اوہام)

(۳) خدانے مجھے آدم صغی اللہ کہا۔ اور مثل نوح کہا۔ مثل یوسف کہا۔ مثل داؤد کہا۔ پھر

مثل موسیٰ کہا۔ پھر مثل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ بلفظہ ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳۔

(۴) پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر

قرار پاچکا تھا۔ تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ بلفظہ ازالہ ۴۱۳ - ۴۱۴۔

(۵) چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لئے عاجز کا نام بھی آدم کہا۔ اور مسیح بھی ازالہ صفحہ ۴۵۶

(۶) خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ ازالہ صفحہ ۵۳۳

(۷) احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے۔

مبشرًا برسول باقی من بعدی اسمہ لحمدہ ازالہ صفحہ ۶۷۳۔

(۸) اور یہ آیت کہ هو الذی امرسلہ رسولہ بالهدی و دین الحق لیظہرہ

علی الدین کلہ) درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ بلفظہ ازالہ ۶۷۵

(۹) وہ آدم اور ابن مریم ہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا۔ اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ ازالہ صفحہ ۶۹۵ مطبوعہ ۱۳۰۸ھ

(۱۰) حضرت اقدس امام نام مہدی مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام رسالہ آریہ دھرم

مؤلفہ مرزا صفحہ ۶۵۔

(۱۱) ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔

انجام آتھم صفحہ ۵۲ - ۵۶۔

(۱۲) اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲۔

(۱۳) تو ہمارے پانی میں سے ہیں۔ انجام صفحہ ۵۳۔

(۱۴) پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ انجام صفحہ ۵۳۔

(۱۵) نبیوں کا چاند (مرزا صاحب آئے گا) انجام صفحہ ۵۸ - ۶۰۔

(۱۶) وما أرسلناک الا رحمة للعالمین - تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے

بھیجا۔ انجام صفحہ ۷۸۔

۵ اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔

۶۔ یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷) انی مُرسلک الی قوم المفسدین۔ یعنی "کچھ کہ قوم مفسدین کی طرف رسول
 :اگر بھیجا۔ انجام آتھم۔ صفحہ ۷۹۔

توینیاتِ انبیاء

(۱) میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے
 جام پئے گا ہرگز نہ مرے گا۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۔

(۲) جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ ازالہ صحت

(۳) حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر
 حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھی تھی۔ غایۃ مانی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی
 پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ بلفظ ازالہ صحت۔

(۴) سیر معراج (حضرت صلعم) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ ازالہ صحت۔

(۵) یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں چھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان
 کے معجزہ کی طرح تھلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے
 خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ
 کرنے والے تھے۔ ازالہ صحت۔ پڑھتے ہیں کہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور بلنا اور
 دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔ ازالہ صحت۔

(۶) حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الہی ایسی نبی کی طرح اس عمل التراب (سمریزیم) میں
 کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو
 خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ عجوبہ نمایاں میں حضرت ابن مریم سے
 کم نہ رہتا۔ ازالہ صحت۔

- (۷) یہ جو میں نے سمریزی کے طریق کا نام عمل التراب کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔ ازالہ ص ۳۱۲۔
- (۸) چار نبیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔ ازالہ ص ۶۲۹
- (۹) جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ ازالہ ص ۶۸۳
- (۱۰) حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ ازالہ ص ۶۸۸ و ص ۶۸۹
- (۱۱) اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صلعم ابن مریم اور دجال کے حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موجب منکشف نہ ہوئی ہو۔ الخ ازالہ ص ۶۱۱۔
- (۱۲) سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم سمریزم تھا۔ ازالہ ص ۷۴
- (۱۳) حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا سمریزم کا عمل تھا۔ ازالہ ص ۷۵۔
- (۱۴) مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت میں رکھا۔ انجام آتھم ص ۷۱

عقائدِ مزائے قادیانی

(۱) ہمارا خدا حاجی ہے۔ براہین احمدیہ ص ۵۵۶

- (۲) حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک الخ ازالہ ص ۳۰۲
- (۳) نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زہریہ تک بھی پہنچے پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ ازالہ ص ۴

- (۴) سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ ازالہ ص ۷
- (۵) قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت

۱ کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا۔

۲ مائقی کا نام

درجہ کا غیبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ ازالہ صفحہ ۲۵-۲۶

(۶) اس نے (قرآن شریف) ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کی ہیں۔ ازالہ صفحہ ۲۷

(۷) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب سمریزیم ہیں۔ ازالہ صفحہ ۴۸-۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۳ -

(۸) قرآن شریف میں انا انزلنا قریباً من القادیان۔ ازالہ صفحہ ۴۶-۴۷۔

(۹) اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے۔ اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ توضیح مرام ص ۱۸

(۱۰) امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔ ازالہ صفحہ ۵۱۸-۵۱۹۔

(۱۱) پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے۔ الخ ازالہ صفحہ ۲۹۵-۲۹۶۔ انجام اتھم وضمیمہ۔

(۱۲) وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ ازالہ صفحہ ۶۸۵

(۱۳) یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔ ازالہ صفحہ ۵۰۲-۵۰۸

(۱۴) دابة الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔ ازالہ صفحہ ۵۱۔

(۱۵) دخان سے مراد قحط عظیم و شدید ہے۔ ازالہ صفحہ ۵۱۳۔

۱۵ گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔

(۱۶) مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کئے جائیں گے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ ازالہ ص ۵۱۵

(۱۷) کسی قبر میں سانپ اور کچھو دکھاؤ۔ ازالہ ص ۵۱۵

حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں :-

” یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے۔ میری سمجھ

میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے

یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسول ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا صاحب کی رسالت کے

منکر ہیں اس لئے فروعی اختلاف نہیں۔“ مرزا غلام احمد صاحب کی تقریر کا خلاصہ صفحہ ۲۳۔

(۱) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا۔ اور باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری

ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکہ ٹھہر سکتا ہے۔ مرزا البشیر الدین نے اس مضمون کو اپنے باپ کی

کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ سے نقل کیا ہے۔

(۵) ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی اور دل سے سچا بھی جانتا ہے۔ اور

بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو ص ۱۱

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا محمد کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔

کیونکہ ان میں یا تو بین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا ردِ نصوص اور یہ سب کفر

ہے۔ پس مرزا قادیانی کے ملحد مرتد کافر۔ دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کافر تو ایسا

ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک و شبہ و تردد نہیں ہے۔ مومن

کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم حررہ

العاجز یوسف عفی عنہ از بگھیلے والا۔

الجواب :- بلاشبہ مرزا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو

اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول، اپنے

رسالہ ازالۃ الاوثام کے صفحہ ۶۷ پر لکھا ہے۔ میں احمدیوں جو آیت مبشراً برسول

یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تورات کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سنانا ہر جو میرے بعد تشریف لائے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحتہ ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مشرکہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔ کفر دوم۔ دافع البلاء کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر سوم اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے۔ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھا ہے۔ سچا خدا ہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم ازالہ صفحہ ۳۱۰-۳۱۱ پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على اعداء انبياء الله وصلى الله تعالى عليه وبارك وسلم۔ ہر نبی کی تحقیق مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیق کہ سمرزیم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے لعنة الله على الكاذبين الكافرين اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے مسائل میں بھرے ہیں۔ باطلہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے تابعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشارکت اور مجالست سب ناجائز و حرام حدیث میں ہے۔ لا توادوا کلوہم ولا تشادواہم ولا تجالسوہم۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولا تروا الى الذين ظلموا فتمسکم الناس۔ ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ

تمہیں دوزخ کی آگ چھوٹے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمن البہاری عفی عنہ صحیح الجواب عبده
 المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی۔ صحیح الجواب عبده المذنب ظفر الدین عفی عنہ بریلوی،
 الجواب صحیح محمد عبدالحمید سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے۔ کریم بخش عفی عنہ سنبلی۔ جواب
 درست ہے۔ عبد الوحید۔ مدرس اول نعمانیہ امرتسر۔ صحیح الجواب۔ بندہ فتح الدین ازہر شاپور
 سنی۔ حنفی۔ قادری۔ رضوی عبدن المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری
 ابوالفیض غلام محمد سنی حنفی۔ قادری۔ بریلوی عبد النبی نواب مرزا۔ جواب ٹھیک ہے۔
 خادم العلماء بندہ امام الدین کپور تھری۔ ہذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری
 الجالندھری وجدتہ صحیحاً ملیحاً مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی تم
 گجراتی بہر دارالافتاء مدرسہ اہل سنت وجماعت معروف بنام مافی منظر الاسلام
 بریلوی۔ قولنا بہ ہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ولایتی ساکن سوات نمبر
 ملک ماتحت اخون صاحب سوات الجواب صحیح احقر الزمن محمد حسن مدرس مدرسہ
 نعمانیہ امرتسر ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور جوابات مذکورہ
 بالامطابق اصول اہل سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمن خاک رسید
 حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ الجواب صحیح لا شک فیہ۔ یکن علم الدین
 لاہوری۔ ہذا الجواب صحیح لا شک فیہ محمد رشید الرحمن عفی عنہ لقد اصاب
 من اجاب حرره الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علائقہ ہندوستان
 پنجاب کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج
 کیا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے۔
 اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی بہرین اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں۔ نمقہ ابوسعید
 محمد حسین بٹالوی حنفی الہمدیث۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں
 درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔ حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ۔

الجواب صحیح : ابو العلام محمد شبلی جیرا چپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
 الجواب صحیح : سید علی زینی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ۔

ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔ حررہ محمد واحد نور رامپوری۔ مرزا قادیانی اصول اسلامی
 کا منکر ہے۔ اور محمد اس کی امامت بعیت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمہ احقر العباد
 اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔ بے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے
 ہیں۔ اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ
 دہلی۔ الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ ایسا شخص بے شک دائرہ
 اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق (مفتی ٹیالہ) غلام مرتضیٰ ٹیالوی غلام محمد عفی عنہ
 الجواب صحیح: حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ محمد عبد الغنی
 عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ الجواب صحیح سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ
 امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح۔ محمد زکریا اللہ دہلی جواب صحیح ہے۔ ابو محمد عبد الحق دہلوی
 جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے۔ اور
 جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعویٰ مذکورہ کا مدعی ہے، تو
 وہ بے شک کافر ہے۔ حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ۔ الجواب صحیح محمد لطیف اللہ
 از علی گڑھ۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نصیر الدین خان غلام مصطفیٰ
 ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان۔ محمد رضا خان۔ مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست
 مثل ابو سلیم کے کافر ہیں۔ حررہ عین الہدی عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔ قادیانی خنزیر سلیمہ کذاب
 قادیان میں رہتا ہے۔ منقری۔ زندیق۔ مردود۔ کافر نایب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ
 قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر شہر منظر آباد۔
 الجواب صحیح احمد جی علاقہ چیمپہ موضع پانڈک الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین اعظم سادھو
 ضلع انبالہ۔ بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف مجزہ کا
 مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی کی بعیت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست

نہیں۔ حررہ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ۔ جواب درست ہے
 عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ۔ جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے۔ یا
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ عبدالسلام
 پانی پتی۔ الجواب صحیح۔ فصل احمد ضلع لپشاور تعلقہ مردان تحصیل صوابی مرزا قادیانی کے عقائد
 اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جاوے۔ دعویٰ
 نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحت موجود ہے۔ انبیاء علیہ السلام
 پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں و
 اشتہار و رسالے مملو ہیں۔ معجزات و خوارق عادت کی دُور آرزو کار تاویلیں۔ لُصوصِ قطعہ کی
 تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ لہذا ان کے کافر ہونے میں شک و شبہ نہیں اور ان کی
 بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ الراجحی الی اللہ
 محمد کفایت اللہ شاہ جہان پوری خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق
 کرتا ہے۔ کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی۔ مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے
 خارج ہے۔ محمد اسحاق لدھیانوی۔ بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوے کفر کے ہیں۔ اور
 قائل ان کا کافر ہے۔ اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔
 راقم فقیر امانت علی از نکودر۔ یہ شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس
 کے دعوے کا ہر ایک کلمہ کسی کئی طرح کے کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غیر میں قائل
 ان کلمات کا اور مدعی دعاوی کا مثل فرعون دجال سیدہ کے ہے اس کے ساتھ بیعت
 وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر اور حرام ہے۔ کتبہ محمد محی الدین صدیقی الحنفی عفی عنہ مدرس
 مدرسہ نصرۃ الحق حنیفہ امرتسر۔ ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد
 جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے اقوال کا ذبح اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں
 وہ بھی کافر ہیں۔ اس لیے کہ الرضاد بالکفر کفر۔ حررہ محمد عبدالغفار خان رام پوری۔
 ذلک الكتاب لا ریب فیہ۔ محمد معز اللہ خان رامپوری۔ الجواب صحیح
 احمد سید رامپوری۔ قد صح الجواب۔ محمد امانت اللہ رامپوری۔ الجواب صحیح

محمدضیاء اللہ خان رامپوری۔ حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں۔ لہذا جو شخص اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے۔ اور عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مذبذذب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذتاب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ بحرہ خلیل احمد سہارنپوری الجواب صحیح عبداللطیف عفی عنہ سہارنپوری صحیح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری المدجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی الجواب صحیح فضل احمد رائے پور گوجراں الجواب صحیح والقول بنجیح والمذنب ابوالرجا غلام محمد ہوشیارپوری۔ اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام۔ لاہور۔ راہبیتہ فوجدتہ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول نگری الجواب صحیح۔ عنایت الہی سہارنپوری ہتم مدرسہ عربیہ سہارنپور الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہارنپوری الجواب صحیح صدیق احمد ابنوٹھوی الجواب صحیح اختر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ صحیح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح عزیز الرحمن مسمی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارن پور الجواب صحیح بندہ عبد المجید الجواب صحیح علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب عبد الخالق بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے اولہ قطعہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔ کتبہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیارپوری۔ الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ۔ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ الجواب صحیح احمد علی شاہ اجیری ہذا هو الحق جمال الدین کوٹہالوی

المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی۔ جواب درست ہے سلطان احمد گنجوی ،
 جواب درست ہے۔ احمد علی عفی عنہ سہارنپوری۔ الجواب صحیح۔ محمد عظیم متوطن گکھڑ جواب
 صحیح ہے۔ فقیر غلام اللہ قصوری۔ جواب صحیح ہے۔ محمد شرف علی عفی عنہ ساکن بھون ،
 ہندوستان ما اجاب بہ المجیب فہو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فتنہ
 من قال سوار ذلك قد قال محالاً حرره ابوالہاشم محبوب عالم غفی عنہ توکلی سیدی
 ضلع گجرات ، جواب درست ہے عبد الصمد مدرس دیوبند ذالک کذا لک ، فقیر
 فتح محمد عفی عنہ سوہدرہ ضلع جالندھر۔ الجواب صحیح۔ شیر محمد عفی عنہ۔ لاریب فی ما
 کتب رحیم بخش جالندھری۔ الجواب صحیح۔ ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری۔ جواب
 صحیح ہے۔ عبد الکریم مجددی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔ الجواب صحیح۔
 فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج۔ لاہور۔ الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ
 دہلی۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المسلمین مدرس مدرسہ
 حسین بخش دہلی۔ الجواب صحیح۔ محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب
 مرحوم دہلی۔ ہذا هو الحق۔ خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب
 الجواب صحیح۔ عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش۔ دہلی المجیب مصیب
 محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندوراؤ دہلی۔ الجواب صحیح۔ عبدالرحمن عفی عنہ
 مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب۔ دہلی۔ الجواب صحیح۔ بندہ ضیاء الحق عفی عنہ
 الجواب صحیح محمد پر دل عفی عنہ دہلی۔ الجواب صحیح۔ ولی محمد کرنالوی ، شخصے کہ مدعی
 رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ذکر کفر منکر
 تطبیات اختلاف نیست و ہمراہ چنین کسان بیعت و محبت چہ معنی دارد الرقم غلام احمد
 مدرس مدرسہ نعمانیہ۔ لاہور۔ الجواب صحیح محمد ذاکر گبوی عفی عنہ من اجاب فقد
 اصاب۔ غلام رسول ملتانی الجواب صحیح۔ ابو محمد احمد چکوالی۔ الجواب صحیح
 نور احمد عفی عنہ امرتسری۔ جو شخص اقوال و عقائد مذکورہ بسوال کا قائل و معتقد ہو، وہ
 انکار منصوصات تطبیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سبقت

سلام تا تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے۔ اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر متفرع ہیں۔ الراقم ابو الحامد محمد عبد الحمید الحنفی القادری الانصاری لکھنوی،
 الجواب صحیح۔ محمد عبد الخالق عفی عنہ لکھنوی۔ صحیح الجواب۔ محمد قائم عبد القیوم الانصاری
 لکھنوی۔ الجواب صحیح محمد عبد العزیز لکھنوی اصاب من اجاب۔ محمد برکت اللہ
 لکھنوی۔ اصاب من اجاب۔ محمد عبد الہادی الانصاری لکھنوی۔ صحیح الجواب
 محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔ اصاب من اجاب۔ محمد عبد الحمید غفر اللہ الوحید
 لکھنوی۔ سب نبی کفر ہے اور دعوت نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل
 سمجھنے والا کافر ہے۔ ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا
 قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے۔ اس کے الہامات سے معلوم
 ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں
 کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لئے
 کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے۔ جو حد تو اتر میں داخل ہے۔ اس لئے
 وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی اسلام
 و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس
 دوم جامعہ جامع الکلام کانپور جواب صحیح ہے۔ محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ
 جامع العلوم کانپور الاجوبۃ صحیحہ مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم
 کانپور لقا اصاب من اجاب۔ مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور۔ جو
 کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبد المنان
 وزیر آبادی۔ مرزا غلام احمد کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے
 فتوے کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیرنگری جواب صحیح ہے۔
 محمد عبد اللہ ناظم دینیات مدرسہ دارالعلوم علی گڑھ۔ تمام علماء نے اس کے کافر

ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہذا اس کے بیعت اور اس کے پیروں سے مجالست و ملاقات قطعی ناجائز ہے۔ ابوالعظیم سید محمد اعظم شاہ جہانپور۔
میری نظر سے مرزا کی کتابیں گذریں ان میں صراحتہ عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا صاحب کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہ جہان پور۔

مرزا صاحب کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو خصوصاً قاطعہ کے خلاف ہیں لہذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکفریم عفی عنہ از ہندوستان محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے۔ تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زاید ہے! العیاذ باللہ فقط محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہ جہانپور۔
بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبدالحق

عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہ جہانپور۔
بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلیم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابوالرفعت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہ جہانپور۔
مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب بتماہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے تبعین سے اسلامی طریقہ سے لانا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔ مرزا قادیانی جو عیسٰی مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیدہ لکھنے والا وغیرہ۔
مراسر کاذب اور منقری انتہاء درجہ کا بدین مرتد محمد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالعبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلا ریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور جامعی

امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے۔ اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے۔ اور وجوہ بھی تکفیر مرزائین کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث ممنوع ہے۔ جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ و خطابات تشریحیہ اہمیت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں۔ جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا منسے رکھتے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے۔ اس پر بھی مخالفت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دعویٰ تحول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبد الحق المتانی عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ متانی۔ الجواب صحیح محمد فیض اللہ عفی عنہ متانی۔

یہاں پر ایک فتوے مختصر کر کے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت و الجماعت سے مرزائیوں کی تکفیر کے فتووں سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بدینوا توجروا۔

الجواب: مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے (دیکھو) امام ابو الفضل قاضی عیاض کتاب الشفاقی تفریع حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے۔ اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تہجد بید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا کھلا دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت و الجماعت کو اس کو پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔ کتبہ المفتی محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور المحیب مصیب محمد عمر خان عفی عنہ الجواب صحیح محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاہور ذلک کذا لک محمد حسین عفی عنہ۔ هذا الجواب صحیح والمحیب نجیح محمد یار عفی عنہ۔

قدح الجواب حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ
از لاہور۔ المجیب منصیب احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ جواب صحیح غلام رسول
چہارم مدرس مدرسہ از لاہور۔ الجواب صحیح ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ فتویٰ اول ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتویٰ شریعتِ غمرا

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ
ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا
ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقاد یہ مسائل میں شامل ہوں
لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً
اس کو کیا کہنا چاہیے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے
وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے
ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں
دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کاروائی منافقانہ

ہے۔ کوئی مصلحت مد نظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ زیاد
 رکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل
 مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریایت کے معلوم ہونے کے اس کے
 کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے
 نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس
 واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ
 از بگھیلے والا۔

الجواب :- جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود
 کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق
 عذاب عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے۔ کفر من لم یکفر من دان بعیر
 ملتہ المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک یعنی ہم ہر اس شخص
 کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے
 و محج الانر و در مختار فتاویٰ خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ
 و عذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر
 ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبد الرحمن البہاری عفی عنہ۔ صحیح الجواب
 احمد رضا عفی عنہ الجواب صحیح محمد عبد المجید سنبلی عفی عنہ۔ صحیح الجواب عبیدہ
 ظفر الدین بریلوی سنی حنفی قادری رضوی عبیدن المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی مہر
 دارالافتاء مدرسہ و جماعت بریلوی منظر الاسلام الجواب صحیح و المجیب مصیب
 احقر زین محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ مدرسہ جواب صحیح ہے۔ سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ
 نعمانیہ لاہور۔ جواب صحیح ہے۔ کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبد الوحید مدرس
 اول مدرسہ نعمانیہ مدرسہ ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
 قولنا بہ ہذا حکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات بنیر و وجد قہ
 صحیحاً ملیحاً مسکین عبد اللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی تم گجراتی جواب صحیح ہے۔

بندہ امام الدین کپور تھلوی ہذا الجواب صحیح سید علی جانندھری لقد اصاب
 من اجاب حرره الفقير المفتي ولي محمد جانندھری الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار پوری
 ہذا الجواب صحیح لاشک فیہ محمد رشید الرحمن الجواب صحیح لاشک فیہ علم الدین
 لاہوری جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بد عقیدہ۔ بیعت اور امامت ایسے
 شخص کی بھی درست نہیں۔ کتبہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء۔ الجواب صحیح
 سید علی زینبی عنہ مدرس دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب
 ابوالعماد محمد شبلی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ایسا شخص جاہل ہے۔
 اس کو سمجھانا چاہیے۔ اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت
 سے بچنا چاہیے۔ اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور راجپوری
 بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت اللہ از علی گڑھ۔ الاجوبہ صحیحہ۔
 نور لطف اللہ عنہ از علی گڑھ۔ جو شخص مزار غلام احمد دینی کو مسلمان جانے کو اس طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو۔ مگر
 وہ ایسا ہے جیسا کہ شہر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے۔ اور
 جاننے والا بھی منافق اور خارجی ہے۔ حررہ عین الہدی شاہ قادری از کلکتہ
 ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت
 قبول نہیں ہے۔ یا واقف متعصب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ ورنہ یہ تعصب بے محل
 محل امامت و ارشاد ہوگا۔ حررہ ابوالحامد محمد عبد الحمید المنفی القادری الانصاری النظامی
 لکھنوی۔ ہذا الاجوبہ صحیحہ ابوسعید محمد عبد الخالق لکھنوی۔

اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز لکھنوی

صح الجواب عبد الخالق لکھنوی

الجواب صحیح ولی محمد کرناوی

صح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی

اصاب من اجاب محمد بکت اللہ لکھنوی

اصاب من اجاب محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی

صحیح الجواب محمد عبید اللہ لکھنوی

ایسا شخص فاسق ہے۔ محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری۔ دہلی

الجواب صحیح۔ بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح۔ الطارح حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح۔ محمد کرامت اللہ دہلوی

الجواب صحیح والمجیب بنحیح۔ بندہ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح۔ محمد عبدالحق دہلوی۔

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی

کا پیرو ہے۔ ابو محمد سید محمد حسین بٹالوی۔

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے۔

تو یہی کافر ہے۔ لان الرضا بالکفر کفر۔ محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ

امینیہ دہلی۔

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے۔

ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا جائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس

گورنمنٹ سکول دہلی۔

کیکہ قابل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد۔ منظر دنا واقف از اصول

دین است۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت تے بند و بطلان نماز امام موجب

بطلان نماز مقتدی است کما لا یخفی علی من لا التمسک بالذین و بیعت چنین ناوقت

بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

الجواب صحیح: محمد ذاکر گوبی عفی عنہ لاہوری۔ من اصاب فقد اجاب۔ غلام رسول

المتانی عفی عنہ

الجواب صحیح: ابو محمد احمد عفی عنہ چکوالی۔ لاہور

الجواب صحیح۔ نور احمد عفی عنہ امرتسری اصحاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نمازیہ لاہور

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبد الجبار امرتسری۔
الجواب صحیح: عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں شاہ۔ ایسا شخص منافق ہے۔ ایسے شخص کے خلف اقتدار درست نہیں۔ سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح: حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔
الجواب صحیح: سید شاہ حیدر آبادی۔ جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراطِ مستقیم و دین توہم سے منحرف ہے۔ مرید احمد قادیانی

ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔ ابو یوسف امرتسری
ایسا شخص سائر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری۔

الجواب صحیح: محمد اسحاق لودھیانوی۔ اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبد السلام پانی پتی۔ شخص مذکور اگر مرزا کے کفر یہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو قبہا در نہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

الجواب صحیح: عبد اللطیف سہارنپوری

الجواب صحیح: ثابت علی سہارنپوری

الجواب صحیح: محمد کفایت اللہ سہارنپوری

الجواب صحیح والقول بنجیح: غلام محمد ہوشیار پوری

الجواب صحیح: حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے اور قطعہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اسے مملوہ کتبہ احقر
نشد اللہ لسمہ ازلونا غلام محمد ہوشیار پوری۔

الجواب صحیح: محمد ابراہیم وکیل اسلام۔ لاہور رائیٹہ فوج تہ صحیحاً نبی بخش حکم
رسول نگری۔ اصاب من اجاب۔ فضل احمد رائے پور گجران۔
الجواب صحیح: محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الور۔ ما اجاب بہ المجیب فهو مصیب
غلام احمد امرتسری۔

جواب صحیح ہے۔ خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سیدوی ضلع گجرات۔
الجواب صحیح فتح محمد۔ صحیح الجواب شیر محمد۔ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرس حمید لاہور
الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری الجواب صحیح فتح محمد الجواب صحیح احمد علی شاہ
اجمیری هذا هو الحق جمال الدین کھٹیا لوی۔ الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع
گجرات الجواب صحیح محمد عظیم منوطن گھکڑ۔ المجیب مصیب۔ احمد علی بٹالوی۔
الجواب صحیح۔ صدیق احمد دہلوی۔ جواب درست ہے۔ احمد علی غنی عنہ مدرس مدرسہ
اسلامیہ میرٹھ۔ الجواب صحیح: عنایت علی بہار پوری۔ الجواب صحیح محمد بخش بہرائی۔
الجواب صحیح: اختر گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح۔ سید محمد مدرس
مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح غلام اسعد مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح عزیز الرحمن
منفی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند۔ اصاب المجیب۔ محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح۔
بندہ محمود غنی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد بہار پور۔
الجواب صحیح بندہ عبد المجید غنی عنہ الجواب صحیح علی اکبر غنی عنہ المجیب صادق۔
عبد الخالق الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح فتح علی شاہ المجیب مصیب
عبد الرحمن الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غنی عنہ الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری۔
الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری الجواب صحیح بندہ عبد الصمد غنی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب الصحیح عبد الکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔ جواب صحیح ہے۔
محمد یعقوب دیوبند۔ الجواب الصحیح محمد رحیم اللہ۔ دہلی۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب
حبیب المسلمین مدرس اول مدرسہ حسین بخش۔ دہلی۔ الجواب صواب محمد وصیت علی
مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلوی۔ هذا هو الحق خادم حسن غنی عنہ

مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ
فتح پوری۔ دہلی۔ الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی الجمیب مصیب
محمد حکم عفی عنہ مدرس مدرسہ بارہ ہندوارے دہلی الجواب صحیح بندہ ضیا الحق عفی عنہ دہلی
الجواب صحیح: حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔ الجواب صحیح ولی محمد کرنا لوی۔ ایسے آدمی کی
بیعت کفر ہے اور مسلمان جانتا درست نہیں۔ احمد علی عفی عنہ الجواب صحیح عبدالستار خان
مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ جو ایسے مدعی کو اس کی اتاویل کا ذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا
ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر محمد عبد الغفار خان
رامپوری۔ ذلک الكتاب لا یریب فیہ۔ محمد معز اللہ خان رامپوری۔

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمان سے خارج ہونا ہے، ابو المعظم سید محمد اعظم
مفتی حنفی شاہجہانپور۔ جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نہ
درست نہیں۔ اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی۔ جواب صحیح ہے۔
محمد عبد اللہ علی گڑھیو۔ مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر
کوئی نہیں۔ العاجز عبد المنان وزیر آبادی۔ جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی
کافر ہے۔ جمال الدین ریاست کشمیر۔ الجواب صحیح۔ احمد جی علاقہ چیمہ الجواب صحیح
سید محمد حسین داعظ ساڈھوہ۔ جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو
وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔
جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام
پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے جس نطن رکھتا ہو۔ اور اس کو مسلمان کہتا ہو۔
تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز
جائز نہیں۔ اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔ حررہ محمد خدابخش عفی عنہ پشادری
مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر
باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض کلہ گوئی پر مسلمان جانتا
ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی

امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی۔ الجواب صحیح۔ محمود عفی عنہ
ملتانی۔ الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ۔

ضمیمہ رسالہ ہذا



منقول از روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۳۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

میرزا صاحب قادیانی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیسہ اخبار مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر "مضمون خاص" کو

دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسٹنٹ سر جن لاہور مرزا صاحب
قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجتے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا
صاحب سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے
دریافت کرنا چاہیے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزاجی کے اسی
استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزاجی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے
دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوند! کوئی جھوٹ کی انتہا ہوگی جو مدعی نبوت و رسالت
کی طرف سے سپک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزاجی کا اس ایچ بیج سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں
نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے
وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے۔ اور
ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جاوے اس لئے
ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور ہوئے۔ بلخصوصاً

مرزاجی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزاجی نے جب تمام
مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب
علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزاجی پر کفر کے فتوے دیئے کہ مرزاجی اور
اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزاجی کے بہت سی کتب میں درج ہیں جس کی
تفصیل نہیں۔ دو موٹے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف) کہ مرزا جی انبیاء علیہم السلام پر سنت یہودیہ یا نہ الزام لگا کر فحش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، تو میں کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب) دعوائے نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی رسالت اور نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مزائیوں نے بھی مرزا صاحب کے منکروں کو کافر لکھا ہے۔
وہو ہذا۔

(۱) قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله - بلفظ براہین احمدیہ ص ۲۲۹-۵۰۲ - ترجمہ کہدے غلام احمد) اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔

(۲) الہام قل جاءكم نور من الله فلا تكفروا ان كنتم مؤمنين بلفظ براہین احمدیہ ص ۵۱ حاشیہ تبرہم کہدے اے غلام احمد) خدا کی طرف سے نور اترے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزا جی کا منکر کافر ہے (۱۸۸۷ء)
(۳) میں نبی ہوں۔ میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ ملخصاً توضیح مرام مرزا جی کی الہامی کتاب ص ۱۸-۳۰۸ ہجری۔

الہام: قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ای مرسل من اللہ بلفظ معیار الاخیار مرزا جی کا ص ۳۲۲ ۱۸۹۹ء ترجمہ: کہدے (غلام محمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگوئی الواقع میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۱۶) ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔ خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے بلفظ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لئے ص ۱۸ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء
دکافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے تم میرے

منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے۔ **ما دعاء الکافرین الا فی ضلال بلفظ مرزا جی کا دافع البلاء ص ۱۹۰۲**۔ ترجمہ۔ کافروں کی دعا مگر ایسی میں ہے۔ (۱۰) **اللہم فانتقوا اللہ ایتھا الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان بلفظ خطبہ الہامیہ ص ۳۶**۔ ترجمہ۔ اے جو انو! خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو، اور میری پیروی کرو۔ اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو (۱۲) **وان انکادی حسرات علی الذین کفروا بی وان اقواری بمرکات للذین یتسکون الحمد ویؤمنون بلفظ خطبہ الہامیہ ص ۱۱۳**۔ ترجمہ۔ بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لئے حسرتیں ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے لئے برکتیں ہیں جنہوں نے حسد کو چھوڑ دیا۔ اور مجھ پر ایمان لے آئے (۱۳) اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ۔ **بلفظ مرزا جی کا اشتہار العداء من وحی من السماء ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء**

نتیجہ (مرزا جی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد الکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور ہشتی مقبرہ میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ پڑھا اور سنگ مرزا پر مرزا صاحب نے یہ شعر لکھوایا۔

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا

مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

اللہم قطع دابر القوم الذی لا یؤمنون۔ بلفظ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ترجمہ

اس قوم کی جڑ کاٹ ڈالی گئی جو مرزا جی پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ: جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے اپنے ہاں

طبع کر کے لوگوں میں تقسیم کریں تاکہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے

بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

مطبوعات دارالدعوة السلفية

۱۶۔ تنقیح الزوائد فی تخریج احادیث مشکوٰۃ۔ الجز الثالث (عربی)

از: سید احمد حسن دہلوی

جلد سوم، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کی مراجعت اور تحقیق کے ساتھ

جلد چہارم: زیر طبع

۱۷۔ مشککات اللالی والدردر فی المحاکرۃ بین العینی وابن حجر دہلوی

شیخ عبد الرحمن البوصیری

۱۸۔ مشککات الاحادیث (عربی) عبد اللہ القصیمی النجدی

۱۹۔ حج مسنون: مولانا مختار احمد ندوی

بلا قیمت تقسیم کی جانے والی کتب

۲۰۔ علمی جائزہ "سلسلہ مرزائیت": مولانا فضل الرحمن ایم اے

۲۱۔ آخری چہار شنبہ کی تاریخی حقیقت: مولانا فضل الرحمن ایم اے

۲۲۔ انکم ٹیکس کی شرعی حیثیت: مولانا فضل الرحمن ایم اے

۲۳۔ کتاب التوحید: شیخ محمد بن عبد الوہاب

۲۴۔ چند غلط فہمیوں کا ازالہ: حافظ صلاح الدین یوسف

۲۵۔ قبر پرستی: حافظ صلاح الدین یوسف

۲۶۔ امام خمینی اور شیعیت: مولانا منظور احمد نعمانی

۲۷۔ دین انسانی کی حقیقت: صوفی نذیر احمد کاشمیری

۲۸۔ زیارت القبور: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ اسلام اور مسائل جاہلیت: مولانا مختار احمد ندوی

۳۰۔ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب: مولانا مختار احمد ندوی

۱۔ غمغمی الاخبار: (ترجمہ اردو مع عربی متن)۔ از: شیخ الاسلام

عبد السلام ابن تیمیہ: صفات دو ہزار۔ سفید کاغذ۔ دو خوبصورت جلدوں میں

۲۔ اہل حدیث اور اہل تقلید: حافظ صلاح الدین یوسف

۳۔ حدیث کی شرعی حیثیت: حافظ صلاح الدین یوسف

۴۔ تعلیم الصیام: نواب سید صدیق حسن خان قسنوچی

۵۔ تعلیم الزکوٰۃ: نواب سید صدیق حسن خان قسنوچی

۶۔ تیممہ الصبی فی ترجمۃ الاربعمین من احادیث النبی

نواب سید صدیق حسن خان قسنوچی

۷۔ البقاء لمن بالقاء لمن: نواب سید صدیق حسن خان قسنوچی

نواب صاحب کی خود نوشت سوانح نئے قالب میں

۸۔ مسائل رمضان المبارک (زیر طبع) مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی

۹۔ اہل حدیث کا مذہب: مولانا ثناء اللہ امرتسری

۱۰۔ کربلا کی کہانی حضرت ابو جعفر کی بانی: ترجمہ و تعلق: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف

۱۱۔ اسلام اور قبروں پر عرس: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف

۱۲۔ پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ

مرزا قادیانی و اس کے پیروکاروں کے خلاف اسلام کے خارج میں (مولانا محمد حسین شاہ)

۱۳۔ التحقیق الراسخ: از قادیانی: محمد العصر حضرت مولانا محمد کرم دہلوی

۱۴۔ مسئلہ رفع الیدین: مولانا ارشاد الحق اشرفی

۱۵۔ اہل حلی اردو، جلد اول: ترجمہ: مولانا غلام احمد حسینی

دارالدعوة السلفية

شیش محل روڈ لاہور

فون ۵۲۲۰۶

8509